THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the August 02, 2023
(331st Session)
Volume VIII, No.05
(Nos. 01-09)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume VIII No.05
SP.VIII (05)/2023 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Fateha 2
3. Motion moved for dispensation of Rules 2
4. Introduction of [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023] 3
5. Presentation of special report of the Standing Committee on Aviation regarding Pilots Licenses 6
6. Presentation of report of the Standing Committee on Aviation on [The Pakistan Civil Aviation Bill, 2023] 6
7. Presentation of report of the Standing Committee on Aviation on [The Pakistan Air Safety Investigations Bill, 2023] 7
8. [The Pakistan Civil Aviation Bill 2023] 7
9. [The Pakistan Air Safety Investigations Bill,2023] 9
10. Briefing by Rana Tanveer Hussain, Minister for Education and Professional Training on [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023] introduced in the House 10
    - Senator Muhammad Tahir Bizinjo 17
    - Senator Syed Yousuf Raza Gillani 17
    - Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice 18
11. Introduction of [The Hajj and Umrah (Regulation) Bill, 2023] 22
12. Consideration and Passage of [The National Commission for Human Development (Amendment) Bill, 2023] 23
13. Introduction of [The Federal Urdu University of Arts, Science and Technology Islamabad, (Amended) Bill, 2023 25
    - Senator Kamil Ali Agha 30
    - Senator Mushtaq Ahmed 31
    - Senator Syed Yousuf Raza Gillani 34
    - Senator Mian Raza Rabbani 34
    - Senator Kamran Murtaza 35
    - Senator Muhammad Hamayun Mohmand 36
14. Introduction of [The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023] 38
15. Consideration and passage of [The Pakistan Sovereign Wealth Fund Bill, 2023] 39
16. Speeches condemning the tragic suicide attack which claimed more than 50 innocent lives of people and particularly JUI-F political workers in Bajaur, erstwhile FATA 43
    - Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri 43
    - Senator Hidayat Ullah 47
    - Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House 51
    - Senator Syed Yousuf Raza Gillani 55
    - Senator Dost Muhammad Khan 58
    - Senator Mushtaq Ahmed 61

- Senator Bahramand Khan Tangi 65
- Senator Muhammad Tahir Bizinjo 68
- Senator Hidayatullah Khan.. 69
- Senator Palwasha Mohammad Zai Khan.. 73
- Senator Saifullah Abro... 77

17. Laying of the Annual Report of the National Commission for Human Rights for the period from December, 2021 to December, 2022............. 83
18. Further Speeches condemning the tragic attack which claimed more than 50 innocent lives of people and particularly JUI-F political workers in Bajaur, erstwhile FATA.. 84
    - Senator Fida Muhammad 84
    - Senator Molvi Faiz Muhammad.. 87
    - Senator Kamran Murtaza 88
    - Senator Danesh Kumar 92
    - Senator Rana Maqbool Ahmad... 95
    - Senator Syed Waqar Mehdi 100
    - Senator Kamran Murtaza 101

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Wednesday, the August 02, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at three in the afternoon with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ
اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ
رِئَآءَ النَّاسِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تمہارا کسی گروہ سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو، اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو، تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو، اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ تم کمزور پڑ جاؤ گے، اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور صبر سے کام لو۔ یقین رکھو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے، اور لوگوں کو اپنی شان دکھاتے ہوئے نکلے تھے، اور دوسروں کو اللہ کے راستے سے روک رہے تھے۔ اور اللہ نے لوگوں کے سارے اعمال کو اپنے علم کے احاطے میں لیا ہوا ہے۔

سورۃ الانفال (آیات نمبر ۴۵ تا ۴۷)

Fateha

جناب چیئرمین: السلام علیکم جناب، میری مولانا عطاء الرحمٰن صاحب سے گزارش ہے کہ جو باجوڑ میں دہشت گردی کا افسوس ناک اور انسان دشمن واقعہ ہوا ہے ، اس کے شہداء کے لئے دعا کریں۔ اس کے بعد میں نے یہ فیصلہ کیا ہے، میری عرض یہ ہے کہ میں نے آج کوئی Calling Attention Notice اور کچھ نہیں رکھا ہے۔ یہ business ہے، جیسے ہی ایک گھنٹہ پورا ہوگا ، اس کے بعد میں چاہتا ہوں کہ پورا ایوان اس پر بحث کرے تو وہ پورا fix ہے، جب تک ایوان کے ممبران بولنا چاہیں گے، میں ان کو موقع دوں گا۔ یہی ایجنڈا ہوگا۔ جی مولانا عطاء الرحمٰن صاحب، پلیز آپ دعا کرائیں۔

(اس موقع پر ایوان میں فاتحہ خوانی کی گئی)

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بات یہ ہے کہ پھر Question Hour خراب ہو جائے گا، سارے ساتھیوں کو اس لئے میں نے گھنٹہ ڈیڑھ کا وقت دیا تھا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس پر تو میں نے کہا ہے کہ سب کو موقع دوں گا بس میں business جلدی نکال رہا ہوں اس کے بعد پورا ایوان اس پر discuss کرے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے business آپ نے ملتوی کرنا ہے تو پھر ایک کام کرتے ہیں کہ Question Hour ملتوی کر دیتے ہیں، Business بیس منٹ کا ہے وہ لے کر پھر اس پر discussion کر لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے جی؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی؟ تشریف رکھیں، پلیز، ابڑو صاحب! تشریف رکھیں۔ جی Honourable Minister for Law.

Motion moved for dispensation of Rules

Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law and

Justice): Mr. Chairman!I move that the Question Hour be suspended.

جناب چیئرمین: Question Hour suspend کر دیا ہے جی۔ اس کے بعد rest of the business میں پانچ منٹ لگیں گے وہ لے کر اس کے بعد discussion start کریں گے۔ ٹھیک ہے جی؟ پانچ منٹ کا کام ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اس پر رپورٹس بھی میں بعد میں move کروں گا۔

Order No.14, honourable Rana Tanveer Hussain, Minister for Federal Education.

یہ ان کے behalf پر کون کرے گا۔ جی

Honourable Minister for Law, please move order No.14.

Introduction of [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023]

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I, on behalf of Rana Tanveer Hussain, Federal Minister for Education and Professional Training introduce the Bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023.]

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب، میں اس پر تھوڑی بات بھی کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: پچھلے کچھ دنوں سے اس بابت Social Media Platforms پر اور پریس میں کافی زیادہ گفتگو ہو رہی ہے۔ اس لئے آج اسے business پر رکھا گیا اور اسے lay کیا جا رہا ہے۔ میری معزز اراکین سے گزارش ہوگی اور Minister for Education ابھی قومی اسمبلی کے business میں ہیں کیونکہ ہم نے Question Hour suspend کیا otherwise وہ خود یہ ساری باتیں بیان کرتے۔

انہوں نے یہ جو amendments تیار کی تھیں،

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جیسے آپ مناسب سمجھیں، اس کے لئے کوئی haste نہیں ہے، وہ اپنی Statement of objects دیں گے۔ یہ Bill House کی امانت ہے۔ معزز سینیٹر صاحبان اسے دیکھیں جب یہ دوبارہ take up ہو تو وہ ساری چیزیں آپ کے سامنے آ جائیں گی۔ میری صرف ایک استدعا ہے کہ time کے حوالے سے جو بل یہاں سے transmit ہو کر قومی اسمبلی میں جانے ہیں۔ میری یہ استدعا ہے جو اس طرح کے urgent matters ہیں ان میں ہم چاہے ایک دن کا وقت لے لیا کریں لیکن معزز ممبران انہیں پڑھ لیا کریں، جناب والا! جب کمیٹی میں جاتا ہے تو کمیٹی کے لیے ,availability of places ہیں جو کمیٹی روم ہیں اور جو quorum ہے اس کو پورا کرتے کرتے وہ چیزیں اٹک جاتی ہیں، میری یہ استدعا ہو گی اس طرح کے جو بل ہیں وہ آپ examine کریں، اپنی sense دیں، minister in charge جو available ہوں گے، آپ کی جو suggestions or amendments ہیں وہ بھی لائیں اور اس پر بات کرلیں، یہ قومی اہمیت کا بل ہے، اس کو سوچ سمجھ کر کیا جائے۔

جناب چیئرمین: بل ایوان میں lay کر دیں، وزیر صاحب آئیں گے تو پھر دیکھیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے وزیر صاحب کو آنے تو دیں، میڈم تشریف رکھیں۔
Order No.17, Khawaja Saad Rafique, Minister for Aviation, on his behalf Senator Azam Nazeer Tarar Minister for Law, please move Order No.17.

Senator Azam Nazeer Tarar: I, on behalf of Minister for Aviation, move that the Bill to consolidate and amend the law for better regulation and control of civil aviation and to confer certain duties and powers on the Pakistan Civil Aviation Authority [The Pakistan Civil Aviation Bill, 2023], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

اس میں، میں تھوڑا عرض کر دوں۔ آپ سب کو معلوم ہے PIA کے جو operations ہیں، آج سے کچھ عرصہ پہلے، آج سے تین سال پہلے Minister for Aviation نے بغیر کسی تحقیق کے ہمارے پائلٹس کے بارے میں ایک statement دی، اس کو عذر بنا کر کیوں کہ یہ competitive market ہے، مختلف حیلوں بہانوں سے showcase notices ہوئے، explanations ہوئیں، ہمارے Europe and UK کے جو flight operations تھے وہ suspend کر دیے گئے، بڑی تکلیف والی صورتحال تھی، ہم لوگ جب coalition government power میں آئے ہیں تو انہوں نے سب سے پہلے اس matter کو take-up کیا، ہماری جو international agencies, authorities ہیں ان کے ساتھ negotiations ہوئیں، ہماری relevant governments جو UK and European governments ہیں ان کے ساتھ بات ہوئی، ہم نے modern requirement ساری پوری کیں، اس کے لیے انہوں نے کہا کہ آپ aviation authority میں دو تین طرح کی services ہوتی ہیں، ایک آپ کی security ہے جو ASF کا domain ہے وہ 1975 کا ASF کا اپنا act ہے، اس کے تحت کرتے ہیں۔ جو aircraft safety and security ہے اور اس کی technical investigations ہیں وہ ایک الگ authority ہونی چاہیے وہ الگ سے aviation کا حصہ نہیں اور جو airport services ہیں جس سے آپ مسافروں کو سہولت دیتے ہیں، lounges ہیں، seats ہیں، بیٹھنے کا، tickets کے counters, shops ہیں، duty free ہے وہ صفائی ستھرائی janitorial airport services والے کریں۔ جناب والا! Bifurcate کرکے، under the law مفت میں محکمے بنا دیے گئے ہیں، انہیں law regulate کرے گا، یہ بل کمیٹی میں گیا، تمام stakeholders نے اس کو examine کیا، اس میں پانچ سات amendments آئیں کیوں کہ یہ قومی اسمبلی سے پاس ہو چکا تھا، with those amendments reports have been laid اور میری یہ گزارش ہوگی کہ یہ جڑا ہوا ہے، PIA کی flight operations جڑی ہوئی ہیں وہ بحال ہونے ہیں۔ ہمیں

صرف London, Heathrow کے ایک airport بند کرنے سے تین سال تک 59ارب روپے سالانہ کا نقصان ہوا ہے، جناب والا! اسے پاس کیا جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، میں ذرا report lay کروادوں؟

Order No.04, Senator Hidayat Ullah, Chairman, Standing Committee on Aviation, please move Order No.04.

Presentation of special report of the Standing Committee on Aviation regarding Pilots Licenses

Senator Hidayat Ullah: I, Senator Hidayat Ullah, Chairman, Standing Committee on Aviation, present a special report of the Committee, pertaining to the examination/consideration and recommendations for resolution of issues regarding Pilots Licenses.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.05, Senator Hidayat Ullah, Chairman, Standing Committee on Aviation, please move Order No.05.

Presentation of report of the Standing Committee on Aviation on [The Pakistan Civil Aviation Bill, 2023]

Senator Hidayat Ullah: I Senator Hidayat Ullah, Chairman, Standing Committee on Aviation, present report of the Committee on the Bill to consolidate and amend the law for better regulation and control of civil aviation and to confer certain duties and powers on the Pakistan Civil Aviation Authority [The Pakistan Civil Aviation Bill, 2023].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.06, Senator Hidayat Ullah, Chairman, Standing Committee on Aviation, please move Order No.06.

Presentation of report of the Standing Committee on Aviation on [The Pakistan Air Safety Investigations Bill, 2023]

Senator Hidayat Ullah: I Senator Hidayat Ullah, Chairman, Standing Committee on Aviation, present report of the Committee on the Bill to provide for better investigation of accidents and other incidents arising out of navigation of aircrafts [The Pakistan Air Safety Investigations Bill, 2023].

Mr. Chairman: Report stands laid, thank you. Order No.17, Honourable Khawaja Saad Rafique, Minister for Aviation, on his behalf Honourable Minister for Law, please move Order No.17.

[The Pakistan Civil Aviation Bill 2023]

Senator Azam Nazeer Tarar: I, on behalf of Minister for Aviation, move that the Bill to consolidate and amend the law for better regulation and control of civil aviation and to confer certain duties and powers on the Pakistan Civil Aviation Authority [The Pakistan Civil Aviation Bill, 2023], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? It has been moved that the Bill to consolidate and amend the law for better regulation and control of civil aviation and to confer certain duties and powers on the Pakistan Civil Aviation Authority [The Pakistan Civil Aviation Bill, 2023], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Second reading of the Bill i.e. Clause by Clause consideration. Clauses 2 to 153, the question is that Clauses 2 to 153 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 153 stand part of the Bill. Schedule 1, the question is that Schedule 1 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Schedule 1 stands part of the Bill. Schedule 2, the question is that Schedule 2 do form of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Schedule 2 stands part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the preamble and the title, stands part of the Bill. Order No.18, honourable Federal Minister for Law, on behalf of Khawaja Saad Rafique, Minister for Aviation, please move Order No.18.

Senator Azam Nazeer Tarar: I wish to move that the Bill to consolidate and amend the law for better regulation and control of civil aviation and to confer certain duties and powers on the Pakistan Civil Aviation Authority [The Pakistan Civil Aviation Bill, 2023], be passed.

Mr. Chairman: I has been moved that the Bill to consolidate and amend the law for better regulation and

control of civil aviation and to confer certain duties and powers on the Pakistan Civil Aviation Authority [The Pakistan Civil Aviation Bill, 2023], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously. Order No.19, honourable Khawaja Saad Rafique, Minister for Aviation, on his behalf, honourable Minister for Law, please move Order No.19.

[The Pakistan Air Safety Investigations Bill,2023]

Senator Azam Nazeer Tarar: I wish to move that the Bill to provide for better investigation of accidents and other incidents arising out of navigation of aircrafts [The Pakistan Air Safety Investigations Bill, 2023], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? It has been moved that the Bill to provide for better investigation of accidents and other incidents arising out of navigation of aircrafts [The Pakistan Air Safety Investigations Bill, 2023], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Second reading of the Bill, Clauses 2 to 43. The question is that Clauses 2 to 43 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 43 stand part of the Bill. Clause 1, The Preamble and the Title of the Bill. The

question is that Clause 1, The Preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, The Preamble and the Title stands part of the Bill.

Order No. 20, honourable Khawaja Saad Rafique, Minister for Aviation, on his behalf, honourable Minister for Law, please move Order No. 20.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I wish to move that the Bill to provide for better investigation of accidents and other incidents arising out of navigation of aircrafts [The Pakistan Air Safety Investigations Bill, 2023], be passed.

(The motion is carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously. Yes honourable Minister for Education, please.

تو انہوں نے lay کر دیا ہے، آپ اس کے بارے میں بتائیں جی۔ بل آپ کیوں لانا چاہ رہے تھے، house کو ذرا brief کر دیں honourable Minister صاحب۔

<u>Briefing by Rana Tanveer Hussain, Minister for Education and Professional Training on [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023] introduced in the House</u>

رانا تنویر حسین (وفاقی وزیر برائے تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت): Thank you very much sir جناب چیئرمین ۔یہ Higher Education Commission کا جو ordinance ہے وہ 2002 میں مشرف کے دور میں جاری ہوا اور اس وقت Higher Education Commission کو ایک بہت powerful ادارہ بنایا گیا۔ اس میں کچھ ایسے

بھی sections تھے جو person specific تھے، اس پر میں کہتا ہوں کہ اس وقت ایک خاص آدمی کو چیئرمین لگانے کے لئے اور اس کو ذہن میں رکھ کر یہ سارا law بنایا گیا۔

تو جب اٹھارویں ترمیم آئی تو education کے کافی سارے معاملات provinces کو devolve ہو گئے ۔ تو اس وقت کچھ Higher Education Commission اور Provincial Education Authority کے departments تھے ان کے آپس میں operational side پر تھوڑے سے conflicts چلتے رہے اور بعد میں کچھ معاملات عدالتوں میں گئے۔ Supreme Court نے بھی اس پر اپنا mind apply کیا اور decisions and judgements دیے کہ اس میں جو legislators ہیں ان کو دیکھیں اور اس پر اٹھارویں ترمیم کی روشنی میں accordingly legislate کریں۔

لیکن آج اکیس برسوں کے بعد بھی اس پر کوئی amendment نہیں کی گئی سوائے اس کے کہ صرف ایک amendment پچھلے سالوں میں PTI کی government میں کی گئی۔ اس وقت کے Prime Minister کے ساتھ چیئرمین HEC کا کوئی conflict آیا تو اس وقت کے Prime Minister نے کوشش کی کہ اس کو remove کروں as Prime Minister, of course, he is the Chief Executive of the country and Prime Minister of Pakistan. تو چیئرمین HEC ان کے سامنے کھڑے ہو گئے تو انہوں نے مجبوراً ان کو نکالنے کے لئے ایک ہی راستہ ڈھونڈا کہ کوئی کچھ کر ہی نہیں سکے۔

تو انہوں نے ایک amendment کی اور اس کا tenure چار سال سے دو سال کر دیا۔ جب دو سال tenure کی amendment آ گئی تو اس وقت کے چیئرمین HEC عدالت میں چلے گئے۔ اس پر عدالت نے کہا کہ یہ amendment آپ اگلے چیئرمین کے لئے retrospectively apply نہیں کر سکتے۔ تو وہ دو سال government کے سامنے بیٹھا رہا اور جو ہوا وہ ایک تاریخ ہے۔

Anyhow, Prime Minister کوئی بھی ہو اس سے مجھے concern نہیں لیکن جب میں نے judgement دیکھی تو اس میں ہم نے HEC کی بہتری کے لئے ،

function کے لئے، education quality کے لئے کچھ چیزیں کیں۔ Sir ایک گھنٹہ بھی میں یہ بتاؤں گا تو میرا خیال ہے کہ وہ کم ہے کہ quality of education کہاں تک پہنچ گئی ہے اور کیا ہوا ہے اور کتنے پیسے HEC میں pump in کیے؟ کوئی ایک ہزار billion دے چکے ہیں اور quality of education دن بدن نیچے جا رہی ہے۔

اگلے دن KP کے Public Service Commission نے ایک report شائع کی ہے جو گورنر کو submit کی گئی ہے، mandatory ہے وہ، اس میں بھی بتایا اور reflect کیا ہے کہ HEC کی performance اور quality of education کہاں تک گر گئی ہے اور کیا ہوا ہے۔ یہ اخباروں میں بھی آیا اور social media پر بھی چلتا رہا۔ Anyhow, اس پر کچھ amendments propose کی گئیں تو laws static تو نہیں ہوتے، living laws ہوتے ہیں لیکن اس پر کافی کچھ ایسے معاملات چلے جن پر میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا لیکن ایک reservation آئی کہ اس قسم کا کام نہیں ہونا چاہیے ۔ تو جب Cabinet نے، ایک formality جو ہوتی ہے، وہ principally approve کر کے بھیجا، ہماری جو CCLC ہوتی ہے headed by Law Minister صاحب، تو انہوں نے اس میں جتنی بھی ہماری allied parties ہیں ان کی representation ہے، Peoples Party کی ہے، JUI کی ہے، MQM کی ہے، سب کی ہے اور وہاں پر انہوں نے deliberations کے بعد، یہ Law Minister صاحب بتائیں گے، وہاں پر انہوں نے 50 percent اس کو dilute کر کے واپس Cabinet کو بھیج دیا۔

وہ Cabinet میں put نہیں ہوا لیکن جب Prime Minister office نے دیکھا تو انہوں نے پھر مختلف parties کے سات آٹھ ممبران پر مشتمل ایک Cabinet Sub Committee بنا دی کہ اس کو مزید دیکھیں کیونکہ مختلف جگہ سے کچھ چیزیں پہنچ رہی تھیں کہ وہاں پر یہ HEC کی amendments جو آ رہی ہیں۔ تو اس پر انہوں نے Committee بنا دی اور اس Committee نے اس کو مزید dilute کر دیا۔

اس کے بعد پھر ایک Committee بن گئی، headed by Education Minister جس میں Law Minister بھی تھے۔۔۔

سینیٹر شیری رحمٰن: آپ نے مجھے نہیں بلایا تھا۔

رانا تنویر حسین: جی، آپ تو نہیں attend کر سکیں،...please

سینیٹر شیری رحمٰن: آپ نے نہیں بلایا تھا۔

رانا تنویر حسین: چلیں مانا کہ نہیں بلایا تھا۔ وہ میں نے sorry کر لیا ہے۔ اس میں سب parties کے لوگ تھے، بہر حال اطلاع ہوئی یا نہیں آئے، یا میں نے نہیں کی، جو بھی ہے، تو اس میں انہوں نے مزید amendments کیں تو میں نے کہا کہ میں تو flexible ہوں اور بہتری کے لئے کر رہا ہوں تو آپ جو چاہیں کریں۔ پھر جب اس کو CCLC میں بھیجا گیا تو انہوں نے وہاں پر پھر deliberation کی اور اس کو pass کرکے یہ کہا کہ نوید قمر، Law Minister and Education Minister بیٹھ کر ایک آخری try دیں but it was principally approved by CCLC اور یہ Cabinet کو بھیج دیں۔

ہم تینوں بیٹھے اور وہاں نوید قمر صاحب نے جو provincial level پر reservations تھیں ان پر بات کی اور جو مزید opinions آئیں، ان کو بھی include کر کے final کیا اور Cabinet کو بھیج دیا۔ اس کو Cabinet نے pass کیا جہاں محترمہ (سینیٹر شیری رحمٰن) بھی تھیں۔ جب وہ ادھر initiate کر دیا تو members کی strong reservations سامنے نہیں آئیں۔

میں اس میں موجود نہیں تھا اور جب مجھے پتہ چلا میں نے کہا کہ یہ جو impression ہے کہ شاید یہ HEC کا bill amendments کے ساتھ جو introduce کیا جا رہا ہے اس میں provincial education authorities کے ساتھ کوئی مداخلت کی جا رہی ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ اس پر تمام parties کے لوگوں نے، جیسے Peoples Party کے نوید قمر صاحب اور ساروں نے کہا کہ یہ 100 percent ٹھیک ہے۔ لیکن میں نے کہا کہ نہیں! چونکہ یہ honourable Ministers کی طرف سے آئے ہیں تو ہمارے Law Minister صاحب

نے رضا ربانی صاحب، جو ابھی نہیں پہنچے ہیں، ان سے contact کیا اور ان سے کہا کہ minister کو تو کوئی objection نہیں ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں flexible ہوں اور اس میں آپ جو بھی amendment چاہتے ہیں وہ کر دیں۔ So he proposed 7 amendments جو مجھے refer کیں اور میں نے دیکھیں اور ان 7 amendments کو accept کیا۔

میں باقی honourable senators سے بھی ملا ہوں اور ان کی جو reservations تھیں وہ میں نے دور کی ہیں لیکن sir, بات یہ ہے کہ جو ایک impression ہے کہ اس کو شاید bureaucratic clutches میں دیا جا رہا ہے، لیکن میں یہ assure کر دوں کہ کسی جگہ پر بھی ان کا role نہیں ہے۔ Issue صرف یہ ہے کہ میں نے universities کو function کرتے ہوئے دیکھا ہے اور HEC کا اس میں control دیکھا ہے کہ HEC اس میں minimum standards کی setting کرتا ہے جو کہ CCI کا فیصلہ ہے۔ دوسرا یہ کہ ان کے پاس degrees کی attestation ہے، ان کو اس کے وہ پیسے دیتے ہیں جو کہ devolve ہو چکا ہے۔

میں Sindh government کے سینیٹرز سے بھی ملا ہوں اور میں نے انہیں بتایا ہے کہ میں Sindh government کو سلام پیش کرتا ہوں کہ یہ صرف Sindh government ہے جس نے provincial HEC کو بیس یا چھبیس ارب روپے دیے ہیں۔ کسی اور صوبے نے کوئی ٹیڈی پیسہ نہیں دیا۔ Federal and provincial HECs ہیں اور پیسے ہم دے رہے ہیں۔ لیکن Sindh government نے اپنا چھبیس ارب روپے ان کو دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ اچھا کام کیا ہے اور پیسے دینے چاہیئیں۔

NFC کے تحت پیسے چلے گئے ہیں لیکن پھر بھی ہم public sector universities کو bailout کرتے رہتے ہیں۔ اگلے دن بلوچستان کے لوگ آئے تھے تو Prime Minister نے بھی directions دیں کہ ان کو بھی bailout کریں۔ لیکن جب HEC ان سے پوچھتی ہے کہ NOC لیے بغیر universities function کیوں کر رہی ہیں۔

اس پر وہ کہتے ہیں کہ آپ کون ہوتے ہیں پوچھنے والے؟ اس کے مد نظر ہم کہتے ہیں کہ ان سے اتنا تو ہم پوچھیں کہ ان کی degrees ہم نے attest کرنی ہیں تو NOC تو لیں۔ بچے آ جاتے ہیں اور degrees ہاتھوں میں پکڑ کر پھر جلوس نکالتے ہیں ۔ ہمارے پاس NOC نہیں ہوتا تو ہم attest کیسے کریں۔ تو پھر ان کو bailout کرنا پڑتا ہے، بہت کمیٹیاں بنتی ہیں اور بہت کچھ کرتے ہیں۔ بعض اوقات ہم test بھی لیتے ہیں۔

تو یہ ایک ایسا issue تھا جس کو address کرنے کے لئے ہم نے یہ کام کیا۔ لیکن یہ impression میں یہاں دور کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی ممبر بھی، یہاں سارا house بیٹھا ہے، قلم پکڑ لے اور جہاں شائبہ تک بھی ہو کہ اس کو کسی بھی bureaucratic involvement میں سے گزارنا چاہتے ہیں یا ہم ان کو toothless کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے تو HEC کو زیادہ مضبوط کیا ہے۔ ہمارے کچھ دوستوں کو اعتراض ہوا تو انہوں نے اس کو بھی آہستہ آہستہ ختم کیا۔

تو میں آج بھی اس house کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ bill ہے اور اس کو اور study کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے پاس بڑے بڑے مایہ ناز سینیٹرز ہیں جو یہاں ہر issue پر اور ہر subject پر contribute کرتے ہیں اور جس کو ہم فخر سے بھی دیکھتے ہیں ۔ یہاں پر بہت بڑے بڑے وکلا بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بھی دیکھ لیں، ان کو جہاں پر کسی جگہ کسی چیز پر اعتراض ہے کہ کسی طرح سے حکومت اور bureaucratic involvement ہو رہی ہے، میں اس amendment کو accept کرنے کے لیے بالکل حاضر ہوں۔ یہ دیکھتے ہیں کہ provincial autonomy میں کہیں دخل ہے، میں اس کے لیے سو فیصد کھڑا ہوں۔ جیسے میاں رضا ربانی صاحب نے 7 amendments دی ہیں، مجھے 2 amendments پر تھوڑا سا اعتراض ہے لیکن وہ بہت مایہ ناز چیئرمین بھی رہے ہیں اور سینیٹر بھی ہیں، میں نے ان کی wisdom کو accept کیا ہے۔ سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب educationist ہیں، میں ان کی تہہ دل سے عزت کرتا ہوں اور میں ان کی ہر بات کو تعلیم کے شعبے میں مانتا ہوں، وہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ہمیں جس طرح کہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو آج کل واویلا پڑا ہوا ہے، جناب! یہ بڑا ضروری ہے کیونکہ واویلا

ہے، یہ status quo مشرف کے law کا چل رہا ہے، اگر اس پر کوئی کوشش کرے کہ اس کو بہتر کریں، status quo کو توڑا جائے، 21 سال ہو گئے ہیں، living laws ہیں، میرے سارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، ان میں improvement کی گنجائش آئین میں ہوتی ہے، laws میں ہوتی ہے، یہ بہتری کے لیے ہوتی ہے۔ ان کو چھیڑا جائے تو جن کے مفادات کو کچھ ٹھیس پہنچتی ہے، پھر social media and TV پر بڑے programmes ہوتے ہیں اور واویلا ہوتا ہے۔ میں دونوں چیزوں کو clear کرنا چاہتا ہوں، اس میں نہ تو کوئی bureaucracy کا عمل دخل ہے، نہ ہی provincial autonomy میں ہے۔ میرے جس دوست کو کوئی اعتراض ہو تو میں حاضر ہوں۔ بہر حال آپ اس bill کو کل لے آئیں، میں ان کے ساتھ بیٹھنے کے لیے تیار ہوں، آپ ان کو bill دے دیں، distribute کر دیں۔

جناب چیئر مین: ہم نے bill distribute کر دیا ہے۔

رانا تنویر حسین: کر دیا ہے تو یہ اس کو پڑھیں اور جہاں پر بہتری کی ضرورت ہے تو کر دیں۔ میں نے پانچ، چھ اور ساتھ دن نہیں ہونا، میری یہ ایک duty ہے اور passion ہے، میں نے اس میں بہتری کرنے کے لیے ایک تجویز دی ہے کیونکہ ان کے پاس power ہے اور ان کے پاس اختیار ہے۔ یہ اگر چاہیں گے تو ہو جائے گا، اگر یہ نہیں چاہیں گے تو میں نہیں کروں گا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ پڑھ لیں، صرف media and social media کی بات نہ سنیں۔ جو original bill ہے جس کو 90% ختم کر دیا گیا ہے، اس کو ہی پڑھ کر بات کر لیتے ہیں لیکن جو bill یہاں پر lay کیا گیا ہے، اس کو دیکھ لیں۔ یہاں پر چھ ماہ سے deliberation ہوئی ہے اور وزیر قانون صاحب بتائیں گے، انہوں نے اس پر 9 ,9 گھنٹے محنت کی ہے۔ Vice Chancellors and Chairman HEC stakeholders تھے، ان کو اس کمیٹی کے سامنے on board لیا گیا ہے، وزیر قانون صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ تفصیل بتائیں گے یا ہمارے وہاں پر کوئی اور اراکین ہوں۔ انہوں نے ان کو کہا ہے کہ ہم اس کو ایک، دو چیزوں کے سوائے مانتے ہیں۔

جناب! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بہتری کی ایک کوشش ہے اور یہ 90% پہلے ہی ختم ہو چکا ہے، میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی چیزیں ہیں، یہ مزید کوئی amendments دیں تو میں ماننے کو تیار ہوں۔ اس کو کل کے لیے رکھ لیں، یہ لے جائیں، اس میں کوئی amendment propose کرنی ہے تو propose کریں ورنہ یہ بہتر کوشش ہے، آپ مہربانی فرمائیں اور اس کو کل لے آئیں تو میں حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: ہمارے بلوچستان میں چنگیز جمالی صاحب پیپلز پارٹی کے صوبائی صدر ہیں اور سردار عبدالرحمٰن کیتھران صاحب ہمارے provincial Minister ہیں، یہ تشریف لائے ہیں، welcome to the House. جی سینیٹر طاہر بزنجو صاحب۔

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب! اب ایک حکومت صرف چند دن کی مہمان ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ بہت سارے اہم معاملات میں قانون سازی بھی کر رہی ہے اور بہت سارے معاملات پر قانون سازی کرنے پر اصرار بھی کر رہی ہے۔ مجھے رانا صاحب کی نیت پر بالکل کوئی شک نہیں ہے، میرے دل میں ان کے لیے بہت regard ہے۔ میں صرف ایک اصولی بات رکھتا ہوں کہ HEC کی عمر 22 سال ہو گئی ہے۔ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ اس کو اس کی original form میں ہی چھوڑا جائے اور آنے والے وقت میں جو حکومت آئے گی، ایک elected اور مضبوط حکومت آئے گی، وہ اس میں بےشک ترامیم اور اضافے کرنا چاہتی ہے تو وہ کرے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ جناب! آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: قابل احترام سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی صاحب۔

Senator Syed Yousuf Raza Gillani

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب! قابل احترام وزیر صاحب نے بہت وضاحت سے یہاں پر اظہار کیا ہے اور stages بھی بتائیں ہیں کہ کن کن stages پر deliberation ہوئی ہے۔ میں ایک ہی point پر بات کرنے کی جسارت کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر سب سے زیادہ critic سینیٹر

میاں رضا ربانی صاحب تھے، انہوں نے جو amendments دی ہیں۔ کیاآپ ایوان کو apprise کر سکتے ہیں کہ وہ کون سی amendments ہیں۔ جناب! آپ شکریہ۔

Mr. Chairman: Yes, honourable Minister for Law, please.

Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! سینیٹر طاہر بزنجو صاحب کا ادب اور احترم ہے، میرے لیے محترم بھی ہیں۔ جناب! حکومت قانون سازی نہیں کرتی، قانون سازی قانون ساز کرتے ہیں، یہ آپ کا prerogative ہے، یہ قانون سازی اس ایوان بالا اور ایوان زریں کا اختیار ہے۔ حکومت اپنی کوشش اور deliberation کرتی ہے، processes ہیں، 8, 8 ماہ سے، مجھے پتا ہے کہ اس bill پر 7 ماہ سے کام ہو رہا ہے۔ اب یہ کہنا کہ اس کو 3 ماہ کے لیے موخر کریں، پارلیمان کی آخری 9 دن میں بھی وہی authority ہے جو پارلیمان کی authority پہلے دن سے ہے، وہ elected پارلیمان ہے۔ ابھی یہ ایوان رہے گا، قومی اسمبلی بھی elected ہے، ان کے پاس mandate ہے۔ اس مرتبہ دوسری اچھی بات یہ ہے کہ پاکستان کی جمہوری تاریخ میں اس طرح کا سیاسی جماعتوں کا coalition نہیں بنا۔ آپ کو اس کی جھلک کابینہ میں بھی نظر آتی ہے اور جو کابینہ کی ذیلی کمیٹیاں ہیں۔ یہ بات میں floor of the House پر کہہ رہا ہوں اور بڑے یقین سے کہہ رہا ہوں کہ وزیر اعظم شہباز شریف نے آج تک Cabinet Committee for Legislative Cases جو ہر bill کو پڑھ کر کرتی ہے، اس کی composition میں مجھے Chair کے طور پر بٹھایا گیا، سید نوید قمر صاحب، سردار ایاز صادق صاحب اور اسد محمود صاحب ہیں اور جس محکمے کا bill ہوتا ہے، اس کا وزیر لازمی موجود ہوتا ہے، اگر وہ وزیر نہ ہو تو ہم bill take up نہیں کرتے۔ یہ ساری inclusive exercise ہے جب ایک bill تیار کیا جاتا ہے تو بڑی محنت ہوتی ہے اور اس کے پیچھے مقاصد ہوتے ہیں۔ ان ساری چیزوں میں بالکل کوئی intentions, motives other than improvement نہیں ہیں تو ان چیزوں کو positively لیں۔ آپ کے سامنے bills ہوتے ہیں، ان کو دیکھیں۔ میں نے بات کی تھی کہ وقت کی قلّت ہے، committees میں process کے لیے 8, 8 دن لگتے ہیں،

committees rooms availability and quorum کا issueہوتا ہے۔
ماشاء اللہ آپ خود کمیٹی میں بیٹھ کر وہی بات کرتے ہیں، bill lay ہو جاتا ہے، آپ اس کو دیکھیں، اگر آپ کوئیamendmentلانا چاہتے ہیں تو ہم سےdiscuss کریں۔ آپ کو Ministry of Law and Justice سے کوئیtechnical assistanceچاہیے تو ہم حاضر ہیں۔

جناب! سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب کیamendmentsکے بارے میں بات کی گئی تو انہوں نے دو چیزیں کہی تھیں کہ آپ چاروں صوبوں کی وcommission کی ہیت سے، یہ کن بندوں کاCommission تھا، Education Ministry نے کہا کہ اس کو چھوٹا کیا جائے کیونکہ quality بہتر ہوتی ہے، اس کو 13 رکنی کر دیا جس میں 2 Ex-officio Members تھے جو Secretaries concerned departments Finance and Educationکے تھے. I believe اس کے علاوہ چاروں صوبوں کے Chief Secretaries نے ایک ایک senior officer کی nominations کرنی تھی۔ سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب نے کہا کہ آپ اس کو substitute کردیں، ان کو Chairman Higher Education Commission کے چیئرمین کے ساتھ کر دیں، جہاںHigher Education Commission نہیں ہوگا، وہاں پر Secretary Higher Education Commissionآ جائیں گے۔

جناب! پہلے جوMembers 5 تھے بلکہ زیادہ Members تھے، ان کی nominationہوتی تھی جوrelevant academia field سے تھی، انہوں نے اسے آسان کر دیا، انہوں نے کہا کہtwo Vice Chancellorsرکھیں کیونکہ ان کا conflict to interest بھی ہوتا ہے۔ HEC universities کا regulator ہے، اگر سارے Vice Chancellors Board and Commission میں بیٹھ جائیں گے تو وہ اپنی مرضی کی فیصلے کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک نمائندہ public sector university سےVice Chancellorصاحب تشریف رکھیں گے اور ایکprivate universities

کے نمائندے ہوں گے، ان کی اپنی academic organizations ہیں، یہ changes تھیں۔

جناب! انہوں نے دوسرا ایک دو جگہ پر یہ کہا کہ یہ towards provincial autonomy Act travel کرے گا، انہوں نے وہاں پر 2 amendments دیں، انہوں نے ان پر بھی بات کر لی ہے کہ ٹھیک ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں اس سفر میں خود شریک رہا ہوں، ہمارے آج کے موجودہ HEC کے چیئرمین ہیں، ڈاکٹر مختار صاحب بہت قابل آدمی ہیں، مجھے وہ بھائیوں کی طرح عزیز ہیں اور وہ بڑی محنت کرتے ہیں۔ وہ ان meetings کا حصہ رہے ہیں I am stating on the floor of the House at the cost of repetition, کم از کم پانچ مرتبہ clause by clause reading ہوئی ہے۔ اس وضاحت کے ساتھ میں عرض کروں گا کہ قانون سازی آپ کا اختیار ہے، کئی قانون سازیاں ایسی ہیں جو کہ آپ کے مستقبل کے لیے اور آپ کے ملک کی economic life کے لیے اچھی ہیں۔ جیسے ہم نے یہ PIA والا کام کیا، ہمیں یہ قوی امید ہے کہ اگست میں ہماری meetings ہیں، جو بھی آئیں گے وہ اس عمل کو continue کریں گے اور audits ہونے کے بعد ان شاءاللہ العزیز on behalf of Minister of Aviation I am making this statement that we are quite sanguine, optimistic and hopeful کہ PIA کے جو flight operations suspended ہیں کم از کم برطانیہ کے لیے وہ ان شاءاللہ العزیز by the end of October, November بحال ہو جائیں گے۔ ہمارے تارکین وطن بھائی دگنی یا تگنی قیمت پر ٹکٹس خرید رہے ہیں، اس لیے باقی laws بھی اسی طرح ہیں۔

جناب چیئرمین: میری ایک گزارش ہے کہ تمام ترامیم جو مشتاق صاحب نے بھی دی ہیں، رضا ربانی صاحب نے بھی دی ہیں اور bill بھی ابھی سب کو ایوان میں دے دیں، آپ اس کو study کریں، ہم اسے آج defer کر دیتے ہیں، آج نہیں لگائیں گے، اس کو کل لگائیں گے، پھر آپ سب کو اس پر بات کرنے کا موقع دیں گے، پہلے آپ study کر لیں، کل میں اس پر بات کرنے کا سب کو موقع دوں گا۔ بس اب بات ختم ہو گئی ہے، کل آپ کو موقع دیں گے۔ جناب clear ہو گیا۔ کمیٹی میں سب نہیں ہیں اس لیے کل آپ سب کو موقع دیں گے۔ میڈم اگر آپ بات کریں گی تو

پھر سب بات کریں گے، براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ شیری رحمان صاحبہ اس کمیٹی میں نہیں تھیں clear ہو گیا۔ شکریہ۔ جناب کل سب اس پر بات کریں، اسے کل لائیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Defer کر دیا ہے کہ کل آپ سب ہوں گے، Committee of the Whole بن جائے گی، آپ اس طرح کیوں کرتے ہیں، تشریف رکھیں۔ میری عرض سنیں اور ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھیں۔ اس پر ruling آ گئی ہے، آپ سب ترامیم دیکھیں جو رضا صاحب اور مشتاق صاحب نے دی ہیں، آپ اسے دیکھیں، ابھی میں نے defer کر دیا ہے، آج بل کو lay نہیں کر رہے ہیں کیونکہ اس کمیٹی کے چار یا پانچ اراکین ہیں، سارا ایوان دیکھے، کل سب کو بحث کا موقع دوں گا تو بات ختم ہو گئی۔ رضا صاحب، سب نے یہی کہا کہ اسے ابھی defer کر دیں تو میں نے defer کر دیا ہے۔ انہوں نے آپ کی تمام ترامیم لے لی ہیں۔

میں نے عرض کیا ہے کہ یہ کل اس وقت تک پاس نہیں ہو گا جب تک ہر member نے پڑھا نہیں ہو گا یا وہ اس پر بات نہیں کرے گا۔ ہدایت صاحب، ڈاکٹر ہمایوں صاحب تشریف رکھیں۔ یہ passage پر اس وقت جائے گا جب تمام اراکین بات کریں گے۔ کامران صاحب آپ سے promise ہے پہلے آپ سے start لیں گے۔ قانون سازی آپ کے بغیر نہیں کریں گے۔

آپ کمیٹی میں بھجوانا چاہتے ہیں تو ایک دن کے لیے کمیٹی بھیج دیا۔ بس ٹھیک ہے ابھی جب کمیٹی کو بھجوا دیا ہے تو وہاں پر ہر جماعت موجود ہے، بعد میں discussion نہیں ہو گی، شکریہ۔ ایوان میں بھی اور وہاں بھی آپ سب بات کریں گے؟ تو پھر Committee of the Whole رکھ لیتے ہیں۔ رضا صاحب پھر ایک فیصلہ کریں۔ شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ کمیٹی کو بھیج دیا ہے۔ اب کمیٹی جو بھجوا دیا ہے، آپ نے کمیٹی کا کہا، وہاں بھیج دیا لیکن آپ پھر کھڑے ہیں، بیٹھ جائیں۔

Order No.23, Senator Muhammad Talha Mehmood, Minister for Religious Affairs and Interfaith Harmony, please move Order No.23.

Introduction of [The Hajj and Umrah (Regulation) Bill, 2023]

Senator Muhammad Talha Mehmood (Minister for Religious Affairs and Interfaith Harmony): Thank you very much. I, Minister for Religious Affairs and Interfaith Harmony move that the Bill for regulating and managing the Hajj and Umrah [The Hajj and Umrah (Regulation) Bill, 2023], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

سینیٹر محمد طلحٰہ محمود: جناب چیئرمین! اس میں کوئی ایسی خاص بات تو نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے بہت problem ہے۔ یہ قومی اسمبلی سے بھی pass ہو چکا ہے اور اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے اگر آپ دیکھنا چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں لیکن اگر آپ ہر چیز کو کمیٹی میں بھجوائیں گے تو ہمارے سارے کام کا ہرج ہو گا۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب پہلے وزیر صاحب کو سن تو لیں، ابھی کوئی فیصلہ تو نہیں ہوا ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد طلحٰہ محمود: جناب اس وقت کوئی بھی چیز regularize نہیں ہے جس کی وجہ سے بڑے مسائل پیش آ رہے ہیں۔ میں اگلے حج کا کوٹہ لے کر آیا ہوں اگر ہم ابھی سے اس کی exercise کریں گے تو آگے جا کر عوام کو بہت فائدہ ہو گا اگر ہم اسے لمبا کریں گے تو اس سے complications آئیں گی۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب اسے ایک دن کے لیے کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں۔ ایک دن کے لیے بھیج دیں۔ شکریہ۔

Order No.25, Rana Tanveer Hussain, Minister for Federal Education and Professional Training, please move Order No.25.

Consideration and Passage of [The National Commission for Human Development (Amendment) Bill, 2023]

Rana Tanveer Hussain (Minister for Federal Education and Professional Training): Sir, I beg to move that the Bill to amend the National Commission for Human Development Ordinance, 2002 [The National Commission for Human Development (Amendment) Bill, 2023], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? Yes Minister *Sahib?*

رضا صاحب آپ سن تو لیں۔

رانا تنویر حسین: جناب چیئرمین! اس کا background یہ ہے کہ یہ بھی 2002 میں مشرف صاحب نے بنایا تھا لیکن جب 18th Amendment آئی ہے تو یہ سارا devolve ہو گیا۔ اب اس وقت سے لے کر آج ہمارے پاس سات ہزار ملازمین ہیں، سارا function صوبوں میں چلا گیا، وہ تنخواہیں لے رہے ہیں، ان میں گریڈ 20-19 کے بھی ہیں، گریڈ 17 کے بے حساب ہیں، ٹوٹل 7000 ہیں، ہم پیسے دے رہے ہیں لیکن وہ کام نہیں کر رہے تو ہم نے اسے accordingly amend کیا ہے تاکہ ہم ان ملازمین سے کسی نہ کسی طریقے سے کام لے سکیں۔ صرف اتنی سی ترمیم ہے کیونکہ یہ NCHD devolve ہو گیا ہے تو ہم اسے capital تک effectively operational کر دیں۔ ان کے پاس بہت سارا بجٹ ہوتا ہے۔ یہ اتنی سی بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب سن رہے ہیں؟ اس کو صرف Federal Capital تک effective کرنا ہے، بس اتنی سی amendment ہے۔

رانا تنویر حسین: یہ devolve ہو گیا ہے، وہاں پر operations سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی تارڑ صاحب بتائیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب اس میں کوئی 600 کے قریب employees ہیں جو تنخواہیں لے رہے ہیں لیکن کام نہیں کر رہے ہیں۔ ICT میں انہیں jobs assign کی ہیں، اس میں صرف اتنی سی ترمیم ہے۔ باقی سارا صوبوں کو چلا گیا ہے۔ یہ چیزیں رہ جائیں گی پھر ایک سال کے بعد ہم یہیں پر کھڑے ہوں گے۔ ہم لوگ آتے ہیں، سرکار کا خرچہ ہوتا ہے، جو ہونے والا کام ہے اس بابت ہمیں ایک دوسرے پر believe کرنا چاہیے۔

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to amend the National Commission for Human Development Ordinance, 2002 [The National Commission for Human Development (Amendment) Bill, 2023], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Second reading of the Bill. The question is that Clauses 2 to 26 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 26 stand part of the Bill. Clause 1, the preamble and the title of the Bill. The question is that Clause 1, the preamble and the title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the preamble and the title stand part of the Bill. Order No.26, honourable Rana Tanveer Hussain, Minister for Federal Education and Professional Training please move Order No. 26.

Rana Tanveer Hussain: I, Rana Tanveer Hussain Minister for Federal Education and Professional Training, move that the Bill to amend the National Commission for

Human Development Ordinance, 2002 [The National Commission for Human Development (Amendment) Bill, 2023], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to amend the National Commission for Human Development Ordinance, 2002 [The National Commission for Human Development (Amendment) Bill, 2023], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Bill stands passed. Order No.27 honourable Rana Tanveer Hussain Minister for Federal Education and Professional Training please move Order No.27.

Introduction of [The Federal Urdu University of Arts, Science and Technology Islamabad, (Amended) Bill, 2023

Rana Tanveer Hussain: I, Rana Tanveer Hussain Minister for Federal Education and Professional Training, move that the Bill to amend the Federal Urdu University of Arts, Sciences and Technology, Islamabad Ordinance, 2002 [The Federal Urdu University of Arts, Sciences and Technology, Islamabad (Amendment) Bill, 2023], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب بتائیں کیوں لائے ہیں Bill.

رانا تنویر حسین: ہمارے محترم سینٹر رضا ربانی صاحب کراچی سے تعلق رکھتے ہیں یہ University زیادہ کراچی سے function کرتی ہے۔ Over the period of time University کا جو حال ہوا ہے میرے خیال سے جو بھی اس صوبے سے ہیں یا اس شہر

سے ہیں ان کو بخوبی اندازہ ہے تو میں نے جب یہ دیکھا اس کو بہتر کرنے کے لیے پچھلے 6 مہینوں سے کام ہو رہا تھا، کبھی وہاں پر Education mafia کا قبضہ ہے، promotions, budget deficit, corruption جس طرح وہاں پر gangs بنے ہوئے ہیں وہ کسی سے بھی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ Higher level پر جو بہت سارے offices ہیں ان کی اس میں دسترس ہے اور جس طرح سے ہوتا ہے تو اس کو تھوڑا سا بہتر کیا ہے، اس کے syndicate کو بہتر کیا ہے effective کیا ہے۔ وہاں پر ایسے کچھ لوگ ہیں Senate کے جو کافی سالوں سے آرہے ہیں جن کے اپنے interest ہیں اس طرح تو بہت لمبی بات ہو جائے گی۔

میرا خیال ہے اس کو بہت appreciate کیا گیا ہے ہمارے جتنے بھی دوست ہین National Assembly میں PPP, MQM جتنے بھی وہاں پر لوگ ہیں انہوں نے اس کو بہت appreciate کیا ہے یا جتنے باقی لوگ ہوں، ہمیں انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں نے وہاں پر بہتری کے لیے کام کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں جو sanctity HEC کی تھی آپ نے جو حکم کیا تو یہ ایسی چیزیں ہیں جن پر میرا خیال ہے بجائے اس کے کیونکہ وقت نہیں ہے۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ کل Education Committee of Senate کی meeting بھی ہے وہ پہلے ہی بہت زیادہ burdened ہے، اگر آپ مہربانی فرمادیں میری گزارش پر، اگر مجھ پر کوئی doubt ہے تو میرا تو ایسا کوئی interest نہیں ہے، اگر میں اس کو بہتر کر رہا ہوں تو اس میں میری تو ایسی کوئی نیت نہیں ہے کہ جس سے میں کوئی خرابی پیدا کروں۔ میں چاہتا ہوں یہ کام بہتر ہو، quality of Education بہتر ہو، Universities اچھے طریقے سے چلیں کیونکہ over the period of time جس طرح نیچے گئی ہیں میں ایک ایک University کا بتا سکتا ہوں کہ 10 years پہلے کیا تھیں اور آج ان کی ranking کہاں چلی گئی ہے۔

ہماری Punjab University کا کیا حال ہوا ہے ایک لمبی داستان ہے میں یہ ہی گزارش کروں گا کہ اگر اجازت دیں تو اس کو فوراً consider کر لیں، تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: اس میں آج صبح میں نے 8 amendments move کی ہیں اور آج صبح اس لیے کی ہیں کیونکہ رات کو پتہ چلا کہ یہ Orders of the Day پر ہے تو رات کو بیٹھ کر بنائیں اور آج صبح داخل کی ہیں۔ یہ اتنا simple bill نہیں ہے جتنا فاضل منسٹر صاحب فرمارہے ہیں، ان کی نیت بیشک یہ ہو گی کہ اس University کو بہتر بنایا جائے اس حد تک میں ان کے ساتھ ہوں لیکن اس bill کے اندر در حقیقت جو ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ academic freedom کو kill کیا جارہا ہے اور academic freedom کو اس طرح kill کیا جارہا ہے کہ ایک office of the pro-Chancellor create کر دیا گیا ہے اور pro-Chancellor جو ہے وہ Minister concerned ہو گا اور pro-Chancellor کے اتنے vast and varying powers ہیں کہ یہ صرف اور صرف اگر اس وقت mafias کا control ہے تو پھر

Bureaucratic control from Islamabad will start for this University.

دوسری بات یہ ہے کہ syndicate کے اندر اساتذہ کی جو نمائندگی ہے وہ نہیں دی گئی۔ Senate کے اندر teachers 2 کی نمائندگی ہے جب کے 3 campuses ہیں ہر campus سے ایک teacher کی نمائندگی ہونی چاہیے، لہٰذا میری آپ سے استدعا ہے کہ اس bill کو آپ committee کو بھیجیں تا کہ وہاں پر اس کے اوپر سیر حاصل بحث ہو and heavens are not falling اگر ایک pro-Chancellor کچھ عرصے کے لیے نہیں بنتا اگر House اس کو pass کرتا ہے as it is تو heavens will not fall Mr. Chairman. لہٰذا اس قسم کی legislation جو ہم نے پچھلے ایک ہفتے سے شروع کی ہوئی ہے وہ مناسب legislation نہیں ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے، استدعا ہے کہ اس کو آپ committee میں بھیجیں

because this is infringing upon academic freedom.

Mr. Chairman: Honourable Rana Tanveer Hussain Minister for Federal Education and Professional Training.

رانا تنویر حسین: میں بہت احترام کرتا ہوں رضا صاحب کا لیکن اس کو اس طرح لینا کہ pro-Vice Chancellor کا create کیا گیا پہلے جو تھی وہ Chair مقرر کرتی تھی، Chancellor is President of Pakistan اور وہ جس طرح Chair مقرر کی جاتی تھی اس کی لمبی داستان ہے۔ اگر منسٹر کا وہاں ہونا یہ سمجھتے ہیں کہ Bureaucratic ہے، اگر Minster in charge Bureaucrat ہوتا ہے وہ People's aspirations یا اس کو درد نہیں ہوتا کسی چیز کا تو پھر ایوان میں یہ سارے سیاستدان ہیں، elected ہیں بہت معتبر ہیں، میں پھر کیا کہہ سکتا ہوں لیکن یہاں سب بیٹھے ہوئے ہیں کوئی بھی University آج بھی Federal government کی جتنی بھی Universities ہیں ان کا Chancellor President of Pakistan ہے، pro- Vice Chancellor Minister ہے جتنی بھی ہیں Urdu University کے علاوہ اور میں بتا رہا ہوں وہاں pro-Chancellor Minister of Science and Chancellor ہے، Technology تھا COMSATS میں pro-Chancellor تھا اور NUST میں، پنجاب میں Governor is the Chancellor اور اس کے under باقی سب ہوتے ہیں۔

Governor کون ہوتا ہے، جو Chancellor ہے، President کون ہے، جو Chancellor ہے وہ elected ہیں۔ Elected آدمی ہیں جن کو آپ نے elect کیا ہے وہ bureaucrat تو نہیں ہے لیکن وہاں پر جو گند مچا ہوا ہے sorry to say pass کریں یا نہ کریں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اتنا گند ہے، اتنی corruption ہے، اتنے زیادہ mafias ہیں، وہاں پر جھگڑے رہتے ہیں کبھی canteens پر کبھی کسی اور بات پر۔ منسٹر مٹی کا بت ہے، بے حس ہے، اس کے پاس دماغ نہیں ہے، اس نے کام نہیں کرنا۔ چیئرمین صاحب کون ہیں؟ چیئرمین صاحب elected آدمی ہیں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں as a Chairman آپ وہاں پر as a President act کرنا شروع کر دیں تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اتنے allergic کیوں ہیں۔ میں نے رہنا ہے؟ Minister کیا میں نے کل کو جیت جانا ہے؟ یہ جلدی میں نہیں ہے یہ ایک سال کا وقت مجھے ملا ہے، 2022 کے یہ سارے ہیں، 2022 سے میں نے 15 change کیے

ہیں۔ میں بھی بہت خوشی سے بیٹھ جاتاstatus quo رہتا، status quo چلتا رہتا کسی نے انگلی بھی نہیں اٹھانی تھی۔ میں بہت مزے میں رہتا نہ ہی social media تنقید کرتا اور نہ مجھے ادھر اس طرح لیا جاتا جس طرح مجھے یہاں لیا جارہا ہے لیکن اگر status quo کو توڑنا ہے۔

18th Amendment کیوں کی گئی؟ اس لیے کہ ضرورت تھی، دوسرے قوانین میں کیوں Amendment کی جاتی ہے اس لیے کہ ضرورت ہوتی ہے۔ Prime Minister کو کچھ اختیار دے دیے جاتے ہیں، Prime Minister کو President سے لے کر اختیارات دیے جاتے ہیں، کیوں دیے جاتے ہیں۔ اس طرح تو نہیں کرنا چاہیے کہ ہر چیز کو critically دیکھا جائے، ہر چیز پر شک کریں۔ میں تو 40 years سے اس House کا ممبر ہوں میرے خون کے ایک ایک قطرے میں democracy شامل ہے، میں election لڑتا ہوں۔ جیلیں کاٹی ہیں۔ مسئلہ کیا ہے؟ اگر time ہو تو مجھے تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔ آپ کمیٹی میں لے جائیں اور ایک مہینہ اس پر لگائیں۔ ان کی ترامیم آئی ہیں۔ رضا صاحب کی HEC سے متعلق دو ترامیم ہیں جو 2002 سے چل رہی ہیں اس کو بھی انہوں نے amend کیا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ وہ بھی قبول ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان کو سمجھتے ہیں کہ یہ ایک اتھارٹی ہے۔ اگر یہ amendments دیتے ہیں تو ان کو دیکھ لیتے ہیں۔ ابھی move کرتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ ان کی amendments کیا ہیں۔ Chair کو چانسلر مقرر کرتا ہے۔ میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتا جس طرح وہاں پر تماشا لگا ہوا ہے۔ ایک چیز کو بہتر کرنے کے لیے آپ کے پاس لے کر آتے ہیں۔ آپ کا اختیار ہے آپ reject کر دیں۔ مجھے کیا ہے۔ میں تو کہوں گا کہ میں نے تو کوشش کی تھی۔ معزز سینیٹر حضرات نہیں مانے یا اس معزز ایوان نے پاس نہیں کیا۔ یہ اختیارات کی کوئی جنگ نہیں ہے کہ کمیٹی کے ساتھ یا ہاؤس کے ساتھ ہمیں کوئی ایسی بات ہے۔ ہمیں کسی سے کوئی گلہ نہیں ہے۔ سارے ممبران کہتے ہیں کہ کمیٹی میں بھیج دیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ Pro-Chancellor ڈالا کیوں ہے۔ کس لیے ڈالا ہے۔ اس لیے ڈالا ہے کہ ایک یونیورسٹی کی scheme of things یہی ہے۔ President of Pakistan Chancellor ہے اور Pro-Chancellor اس وقت کام کرتا ہے کہ جب President موجود نہیں ہوتا۔ اگلے دن جب وہ باہر تھے تو آپ as a

President act کر رہے تھے۔ تو National Skills University سے ایک request آئی کہ ہم نے میٹنگ ضرور کرنی ہے۔ ہمارا بہت نقصان ہو رہا ہے اور President Sahib باہر گئے ہوئے ہیں۔ تو آپ نے delegate کر دیا کہ Pro-Chancellor یہ میٹنگ preside کر لے۔ آپ جانتے ہیں کہ Pro-Chancellor نے پھر وہ میٹنگ preside کر لی۔

جناب چیئرمین: بالکل ایسا ہی ہے۔

رانا تنویر حسین: اس نے پھر دوبارہ approve کرنا ہے جس طرح minutes approve ہوتے ہیں۔ جناب چیئرمین! ایک سسٹم ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جس طرح HEC سے متعلق میں نے کہا کہ ٹھیک ہے کمیٹی میں بھیج دیں لیکن میں نے یہ بھی کہا کہ اس کے لیے ایک وقت مقرر کر دیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں۔ اگر ہاؤس یہ پاس نہیں کرتا تو نہ کریں لیکن سارے لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ اردو یونیورسٹی والا آپ بہت اچھا کر رہے ہیں۔ اس کا گند ہم نے نکالنا ہے۔ میری آپ سے اپیل ہے۔ باقی جو ان کا حکم ہے وہی چلے گا۔

جناب چیئرمین: کامل علی آغا صاحب۔

Senator Kamil Ali Agha

سینیٹر کامل علی آغا: رانا صاحب میرے بھائی ہیں۔ ہمیں ان کا بڑا احترام ہے۔ ہمارا ان کے ساتھ بڑا احترام کا رشتہ ہے لیکن یہ بات درست ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ اس یونیورسٹی کو فعال کرنے کے لیے مناسب اقدامات اٹھائے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کام کو کرنے کے لیے جلدی میں قانون پاس کرنا good legislation نہیں ہو گی بلکہ وہ bad legislation ہو گی۔ یہ claim کرنا کہ قومی اسمبلی نے پاس کر دیا ہے تو پھر اس سینیٹ کو بند کر دیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ بھی ایک ہاؤس ہے۔ یہ Upper House ہے۔ رانا صاحب! اس بات کو آپ دل و جان سے تسلیم کریں۔ اگر اس House کی کمیٹی میں یہ جائے گا اور اس میں اچھی ترامیم آ جائیں گی۔ جیسا کہ رضا ربانی صاحب اور مشتاق صاحب نے پیش کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تاج حیدر صاحب کی بھی اس کے متعلق ترامیم ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ منسٹر کی Chair ہو جائے گی۔ منسٹر 34 یونیورسٹیوں کا Chair

holder ہوگا تو وہ کیا کام کرے گا۔ اس کی کارکردگی President سے بھی زیادہ بری ہو جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ایسے نہ لیا جائے۔ جب ہاؤس کے اندر کوئی چیز آجاتی ہے تو اچھا مشورہ مان لینا بھی اچھی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔ دو چار دن اگر اس پر consideration ہوتی ہے اور اچھی amendment آتی ہے تو یہ credit رانا صاحب اور اس ہاؤس کا ہوگا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، مشتاق صاحب۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! میں نے HEC سے متعلق بھی تقریباً دس ترامیم جمع کی ہیں اور سینیٹ سیکرٹریٹ کو وہ موصول ہو گئی ہیں اور انہوں نے ان کو accept کر لیا ہے۔ یہ جو وفاقی اردو یونیورسٹی والا issue ہے اس پر بھی میری دو ترامیم آج کے ایجنڈے پر ہیں۔ جناب چیئرمین! میری درخواست یہ ہے کہ قومی اسمبلی جو Lower House ہے لیکن وہاں پر مناسب اپوزیشن نہیں ہے۔ یہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ قومی اسمبلی نے پاس کر دیا ہے اس لیے سینیٹ بھی اس کو پاس کر لے۔ جس طرح گزشتہ ایک ہفتے سے یہاں پر قانون سازی ہو رہی ہے۔ پوری دنیا، میڈیا اور سوشل میڈیا پر اس ایوان کا مذاق بنتا جا رہا ہے۔ اس لیے کہ ہم اپنے قواعد و ضوابط کو خود پامال کر رہے ہیں۔ مجھے حیرت ہے کہ اس حکومت کے تقریباً 15 ماہ ہو گئے ہیں۔ یہ آخری ہفتے قانون سازی کا floodgate کیوں کھولا ہوا ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ HEC والا، یہ اردو یونیورسٹی والا اور اس کے علاوہ Official Secret Act وغیرہ یہ بڑے strategic bills ہیں اور ان کے بڑے دور رس اثرات ملک اور تعلیم پر پڑیں گے۔ حکومت کو اس حالت میں جب چار پانچ دن ان کی زندگی ہے ان کو یہ نہیں کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! میں آخری بات یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ رانا صاحب نے کہا کہ *(xxx) ہیں اور میں یہ ان کے توڑ کے لیے کر رہا ہوں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ *(xxx) کے توڑ کے لیے کر رہے ہیں لیکن جب آپ یہ پیغام دیں گے کہ قومی اسمبلی سے ایک دن میں 25 پرائیویٹ

* *"Expunged as ordered by the Chairman.".*

یونیورسٹیوں کو charter دیا جارہا ہے تو لوگ کیا کہیں گے۔ *(xxx) وہاں ہے یا آپ کے بارے میں لوگ انگلیاں اٹھائیں گے کہ یہاں پر 25 یونیورسٹیوں کو اور پھر چھ مزید یونیورسٹیوں کو charter پر لایا جارہا ہے۔ آپ ان کو کم از کم کمیٹیوں میں بھیج دیں اور جو قواعد و ضوابط ہیں ان کو violate نہ کریں۔ جب quality legislation ہوگی اور logic کے ساتھ بات ہوگی تو ہم ان شاء اللہ اس کو تسلیم کریں گے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Federal Education.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب کھڑے ہوگئے ہیں۔ میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔ Expunge کر دیا ہے۔ انہوں نے ہاؤس کو *(xxx) نہیں کہا ہے۔ بہرہ مند خان تنگی صاحب! تشریف رکھیں کیونکہ منسٹر صاحب کھڑے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب۔

رانا تنویر حسین: جناب چیئرمین! میں مشتاق صاحب کا بہت مشکور ہوں۔ پہلے تو میں clarify کرنا چاہتا ہوں کہ قومی اسمبلی سے 25 یونیورسٹیوں کا جو بل منظور ہوا ہے۔ یہ ہاؤس گواہ ہے کہ جب یہاں پر کچھ یونیورسٹیوں کے بل آئے۔ پیر صابر شاہ کا بھی ایک بل تھا۔ جس طرح میں یہاں پر گھنٹے تک لڑا ہوں اور سارا ہاؤس ایک طرف تھا اور میں کہہ رہا تھا کہ اس طرح نہ کریں۔ جب قومی اسمبلی سے 25 یونیورسٹیوں کا بل پاس ہوا ہے تو میں اس دن وہاں پر موجود نہیں تھا۔ میں باہر گیا ہوا تھا۔ جب مجھے وہاں رات کو خبر ملی تو میں نے سر پکڑ لیا۔ کل وہاں پر بل آئے ہیں تو میں نے کھڑے ہو کر ڈٹ کر مخالفت کی ہے اور ان کو روکا ہے۔ آپ کو شاید اخبارات سے پتا چل گیا ہو۔ یہ بات نہ کریں کہ قومی اسمبلی میں اس طرح ہوتا ہے۔ قومی اسمبلی میں بھی ہمارے معزز اراکین ہیں اور یہاں پر بھی معزز ارکان ہیں۔ وہ اگر سوچتے ہیں کہ یہ ہونا چاہیے۔ یہ ایک فلاسفی ہے۔ میں چونکہ Minister In-charge ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ قواعد و ضوابط کے ساتھ چلنا چاہیے۔ ان کا خیال ہے کہ جتنی یونیورسٹیاں بنیں تعلیم کے لیے بہتر ہے۔ یہ ایک فلاسفی ہے۔ میرا یہ خیال نہیں ہے۔

---

* *"Expunged as ordered by the Chairman."*.

میں سمجھتا ہوں کہ .quality is more important than quantity کیونکہ جس طرح یونیورسٹیاں راتوں رات بن رہی ہیں quality نیچے جا رہی ہے۔ میں ان کے خلاف لڑ رہا ہوں اور لڑتا رہوں گا لیکن وہ بااختیار ہیں۔ آپ بھی بااختیار ہیں۔ اس دن جس طرح میں یہاں پر پھنسا تھا۔ جس طرح سارا ہاؤس یک مشت ان کے ساتھ کھڑا تھا۔ یہ ہاؤس گواہ ہے۔ علی ظفر صاحب گواہ ہوں گے۔ اس طرح نہ کریں۔ میں کر رہا ہوں لیکن یہ جو بل ہے۔ میں آپ کو آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا ایک Federal Universities Model Ordinance ہے۔ سب یونیورسٹیوں کا charter اس Ordinance کے تحت بنایا جاتا ہے۔ صرف یہ اردو یونیورسٹی اس Federal Universities Model Ordinance سے باہر ہے۔ اس یونیورسٹی کو اس کے مطابق بنا رہے ہیں۔ یہ Public Sector کی یونیورسٹی ہے۔ اگر اس سے باہر کوئی چیز ہے تو بالکل آپ اس کی نشان دہی کریں۔ اگر آپ نے مزید اس Model Ordinance of University سے باہر کوئی چیز کرنی ہے تو پھر اس کو amend کرلیں۔ اس میں guidelines and parameters ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ please آپ معتبر ہیں، law جانتے ہیں، میرے لیے قابل احترام ہیں۔ جس طرح مشتاق صاحب نے کہا ہے، انہوں نے ٹھیک کہا ہے لیکن میں تو کسی کو بھی نہیں کہہ سکتا اور نہ یہاں کسی یونیورسٹی کا بل لانے کے لیے میں مافیا کہہ سکتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سب کچھ یہیں ہے، سب کچھ یہ august House ہے، یہ Upper House ہے۔ اسی طرح آغا صاحب نے ذکر کیا، میں نے ایک لفظ کہا ہو کہ یہ قومی اسمبلی سے pass ہو کر آیا ہے، میں نے صرف وہ پڑھا تھا کہ .as passed by the National Assembly میں نے اپنی تقریر میں اس کا کوئی ذکر کیا ہو تو بتائیں۔ میں نے تو یہ کہا کہ آپ مہربانی فرمائیں اور اس کو کردیں۔ باقی HEC ہے، آپ اس پر deliberate کرلیں، جو آپ لائیں گے کیونکہ اس میں sensitivity ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کو in line کر رہے ہیں تو ساتھ دینا چاہیے۔ جہاں تک amendments کی بات ہے تو laws, living laws ہوتے ہیں۔ اگر آج یہ منظور ہو رہے ہیں تو کل یہ ہاؤس پھر انہیں amend کرسکتا ہے، اگر کسی جگہ کوئی بات ہے۔ کیا یہ final ہو جائے گا؟ سوائے قرآن پاک کے باقی جتنے بھی laws ہیں جو man-made ہیں، وہ

amendable ہیں۔ انہیں time to time اور ضرورت کے مطابق amend کیا جاتا ہے۔ آپ کی مہربانی۔

جناب چیئرمین: محترم یوسف رضا گیلانی۔

Senator Syed Yousuf Raza Gillani

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: وزیر تعلیم صاحب نے اردو یونیورسٹی کی جو بات کی ہے، یہ ایک solid point ہے۔

This Act is now amended and brought in line with the Federal Universities Model Ordinance of HEC which is similar for all universities. We should fix all Acts. Therefore, I think we should not oppose it.

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! یہ نئی روایات ڈالی جارہی ہیں۔ مجھے تو ایسا محسوس ہورہا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے مجھے یہاں سینیٹ آف پاکستان میں بھیجا تھا لیکن unfortunately مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ مجھے سینیٹ میں نہیں بھیجا گیا بلکہ کسی راجواڑے میں بھیج دیا گیا ہے۔ جہاں پر میری آنکھوں پر پٹی ہو، میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں اور جو منسٹر صاحبان کہیں یا جو بھی چیز کابینہ سے منظور ہو کر آجائے، وہ کہیں کہ دن ہے تو میں کہوں دن ہے، وہ کہیں رات ہے تو میں کہوں رات ہے۔

My right as an individual member to move an amendment against a law, according to my conscience and dictate, is being taken away from me for the last ten days. Mr. Chairman, I come from the legacy of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto who tore up the UN Resolution and said that I am wasting my time. I think I am now wasting my time over here and I will tear up your Bills. I come from the legacy of Shaheed Mohtarma Benazir Bhutto

who stood up with courage and fortitude for her rights. My rights as an individual parliamentarian are being mauled. I am bound by party discipline according to Article 63A and there is no party line that has been given to me with reference to this Bill.

جناب چیئرمین! پھر آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟ آپ اسے منظور کرنا چاہ رہے ہیں تو کردیں۔ میں نے صبح سیکرٹریٹ کو amendments دیں۔ They should have been circulated. اگر وہ circulate نہیں ہوئیں تو میں کیا کروں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ میری ترامیم کو من و عن مان لیں، میں صرف اتنی التجا کررہا ہوں کہ ہاؤس کے سامنے وہ ترامیم put کردیں۔ ہاؤس ان ترامیم کو reject کرتا ہے تو کردے۔ Let them be thrown away. I am not insisting on that but don't take away this right. آج آپ یہ کام کررہے ہیں، کل آپ کی حکومت ختم ہوگی تو آپ واپس انہی back benches پر آئیں گے، کیا legacy لے کر آپ آئیں گے؟ We are setting bad precedents. ماضی میں بھی ایسے ہوتا آیا، اب دو ہاتھ آگے ہم جارہے ہیں۔ للذا، میری آپ سے استدعا یہی ہے، یہاں پر basic principle amendments کا اتنا نہیں ہے جتنا basic principle of the right of an individual parliamentarian ہے۔ I leave it in your hands.

جناب چیئرمین: شکریہ رضا صاحب۔ کامران مرتضٰی صاحب کی بات بھی سن لیتے ہیں، پھر منسٹر صاحب اکٹھے جواب دے دیں گے۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضٰی: میں ایک گھنٹے سے اسی بات پر time مانگ رہا ہوں کہ فرض کرلیجیے کہ ہماری پارٹی حکومت میں ہے، حکومت میں ہونے کا کیا یہ مطلب لیا جائے گا کہ ہماری ہر بات کے اوپر قدغن لگادی جائے گی۔ چونکہ آپ کے دو اڑھائی بندے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں تو اس لیے آپ نے اس پر بات نہیں کرنی ہے اور اس میں آپ بات کے حق کے اوپر کوئی قدغن یا پابندی ہے۔ اگر یہ پابندی ہے تو پھر ہم ہاؤس سے باہر چلے جاتے ہیں، وہی represent کریں اور وہی اس

legislationکا ذمہ لیں۔ میں نے قومی اسمبلی میں اپنے پارلیمانی لیڈر سے پوچھا ہے، میری کل ان سے بات ہوئی ہے کہ کیا آپ اس کے اوپر consent کر رہے ہیں، especially جو رانا صاحب Item 29 پر لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے صاف جواب دیا کہ میں نے اس پر کوئی consent نہیں کیا، مجھے نہیں بتایا گیا، مجھے بالکل اس بات کا علم بھی نہیں ہے۔ اگر اس طرح کی قانون سازی کرنی ہے تو پھر ہم باہر جائیں گے۔ جو چند حضرات بیٹھے ہوئے ہیں، وہ قانون سازی کریں۔ ہم صوبوں کے نمائندے ہیں، صوبوں کے حقوق پر سودے بازی نہیں کر سکتے۔ آپ صوبوں کا حق لے رہے ہیں جبکہ ہم نے کل وہاں واپس بھی جانا ہے۔

جناب چیئرمین: محترم ہمایوں مہمند۔

Senator Muhammad Hamayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ جیسے ہمارے محترم وزیر قانون نے کہا تھا کہ ہم لوگوں کو ایک processکے through جانا چاہیے اور بات ہوئی تھی کہ قومی اسمبلی سے منظور ہوا تھا۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ قومی اسمبلی سے منظور ہوا تھا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ قومی اسمبلی میں اپوزیشن اتنی فعال نہیں ہے۔ تھوڑی فعال ہے لیکن اس طریقے سے نہیں ہے۔ نمبر دو، ان کی کمیٹیوں میں کتناdiscuss ہوا تھا؟ نمبر تین، جب ہم ایک ایسی یونیورسٹی بنانا چاہ رہے ہیں جس کو ہم ایک ماڈل یونیورسٹی کہتے ہیں تو ماڈل یونیورسٹی کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اس کو سامنے رکھ کر چیزیں کرنی ہے۔ جب اس کو سامنے رکھ کر ہم نے باقی یونیورسٹیوں کو بنانا ہے تو اس میں اتنی haste کیا ہے۔ اس کو ایک دن کمیٹی میں بھیجنے کی بجائے، ہفتہ، دو ہفتے، تین ہفتے کے لیے بھیجیں۔ ہمارے پاس بھیbillsآتے رہے ہیں، ہم لوگوں نے ان پر مہینہ مہینہ deliberations کیا ہیں اور سارے stakeholders کو بلا کرdiscussion کی ہیں۔ اگر ہم لوگ ایک ماڈل یونیورسٹی بنانا چاہتے ہیں تو پھر کیوں اتنی جلدی کی جارہی ہے۔ میں مانتا ہوں کہ ان سب چیزوں کی ضرورت ہے، میں یہ بھی مانتا ہوں کہ یہ living documentہےbut that does not meanکہ ہر دو دن کے بعد ایک full stop, comma change کردیں یا کوئی اور چھوٹی موٹی چیز change کردیں۔ آپ اس معاملے پر بیٹھیں، ایک ماڈل کو proper طریقے سے بنائیں اور پھر

عوام کے سامنے پیش کریں۔ Please do not make these haste decisions. بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ فدا صاحب۔

سینیٹر فدا محمد: جناب چیئرمین! میں افسوس کے ساتھ ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی آپ نے خود بھی اس ہاؤس میں کہہ دیا، وہاں باجوڑ میں جو لوگ شہید ہوئے، وہ بھی اسی ریاست کے شہری تھے۔

جناب چیئرمین: ابھی ایک item رہ گیا ہے، اس کے بعد ہم اس معاملے پر discussion کرتے ہیں۔ جی ہدایت صاحب۔

سینیٹر ہدایت اللہ: جناب چیئرمین! ہمارے علاقے کے 56 لوگ شہید ہوئے ہیں، میں انہی کی بات کر رہا ہوں۔ یہ legislation PIA or HEC کی ہے، یہ تو پچھلے پتا نہیں کتنے سالوں سے چل رہی ہے۔

جناب چیئرمین: میں ابھی پانچ منٹ کے بعد اس پر آ رہا ہوں۔

سینیٹر ہدایت اللہ: جناب والا! اگر یہ ایک دن میں pass نہ ہوا تو کیا ہو گا اور اس پر discussion ہو جاتی۔ اگر کسی مہذب ملک میں 56 مرغیاں کھلے عام ذبح کر دیتے تو اس طرح کی قانون سازی ان کی priority نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے وفاقی تعلیم۔

رانا تنویر حسین: جناب چیئرمین! اگر یہ گوادر کی بات کرتے ہیں، میں نے اپنی وزارت میں گوادر میں دو یونیورسٹیاں بنائی ہیں۔ میں ابھی دالبندین میں افتتاح کر کے آیا ہوں، اس لیے یہ دور دراز میں بھی بنا رہے ہیں۔ میں رضا ربانی صاحب سے معذرت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے rules ہیں، ان میں ایک یہ بھی rule ہے کہ ایوان rules suspend کر سکتا ہے اور یہ practice چلتی رہی ہے، بعض اوقات ایسا کرنا پڑتا ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس طرح نہیں ہے کہ یہ کام نہیں ہو رہا، یہ ایوان کے consensus سے ہی ہوتا ہے۔ اب کام نہیں چل رہا کیونکہ ایوان ایک side کی سوچ رکھتا ہے، اس طرح نہ کریں۔ کیا rules میں provision ہے

اور ایوان کرتا ہے، ایوان کرتا ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں کرتا تو نہ کرے لیکن میں آپ کو یہی درخواست کروں گا کہ اگر یہ بھی کل آ جائے، جتنے بھی لوگ ہیں ان کی amendments اُدھر بھیج دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں۔ جی ٹھیک ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک منٹ تشریف رکھیں، یہ lay کر رہے ہیں، دوست محمد خان صاحب! آپ تشریف رکھیں، بس discussion start کر رہے ہیں۔ معزز قائد ایوان۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (وفاقی وزیر برائے خزانہ و قائد ایوان): شکریہ، جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ یہ اتنا بڑا issue نہیں ہے جتنا نظر آرہا ہے، رضا ربانی صاحب میرے بھائی ہیں، اگر ان کی amendments Secretariat پہنچ چکی ہیں، ان کو circulate کر دیں۔

جناب چیئرمین: جناب! ابھی ہم نے circulate کر دی ہیں اور کل تک کے لیے کمیٹی میں refer کر دیا ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Law, please move Order No. 29.

Introduction of [The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023]

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب والا! یہ bill قومی اسمبلی سے transmit ہوا ہے،
I on behalf of Minister for Interior move that the Bill further to amend the Official Secrets Act, 1923 [The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

(اس موقع پر ایوان میں ممبران کی طرف سے No, No کی زوردار آوازیں لگائی گئیں)

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Official Secrets Act, 1923 [The

Official Secrets (Amendment) Bill, 2023] stands referred to the standing committee.

جی اسے رانا صاحب کے پاس standing committee کو بھجوا دیا ہے۔ جب حکومت passage پر لائے گی تو میں reject کروں گا، ابھی کمیٹی چلا گیا ہے۔ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔

Honourable Federal Minister for Finance, please mover Order No. 21.

<u>Consideration and passage of [The Pakistan Sovereign Wealth Fund Bill, 2023]</u>

Senator Mohammad Ishaq Dar: Thank you, Mr. Chairman. I beg to move that the Bill to provide for establishment of Pakistan Sovereign Wealth Fund [The Pakistan Sovereign Wealth Fund Bill, 2023], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

وزیر صاحب کو پوچھ لیتے ہیں کہ یہ کیا Bill ہے؟ معزز وزیر خزانہ۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! اس کا background یہ ہے کہ پچھلے ڈیڑھ، دو سالوں میں پاکستان کا جو ایک image بنا اور پھر default کی باتیں ہوتی رہیں ابھی تو شکر ہے کہ ہم اس سے نکل گئے ہیں اور پاکستان کے foreign exchange reserves touch as low as 8 billion dollars including State Bank and commercial banks کے reserves. ہمیں دنیا میں in line with the developed world and the developing countries Egypt and Indonesia ہے، ان کی طرح ہمیں بھی اپنے image کو بہتر بنانے کے لیے I kept saying کہ پچھلے دس مہینوں میں, Pakistan is asset solvent پاکستان کے اثاثے

اللہ کے فضل و کرم سے کافی ہیں۔ جس طرح پاکستان کو international image میں financially ridicule کیا گیا وہ ہماری faith نہیں ہونی چاہیے۔ میں ایک asset کی مثال دیتا ہوں کہ ہماری gas pipeline is one of the largest gas pipeline in the world, چند ممالک میں اتنا بڑا system ہے، it alone is worth 40 to 50 billion dollars. کل آپ نے minerals conference دیکھی، پاکستان کے پاس estimated minerals and mines کے reserves 6000 billion dollars کے ہیں۔ اگر اسے آدھا بھی کر دیں تو بھی آپ کے پاس 3000 billion dollar کے minerals and mines کے reserves ہیں۔ میں نے آپ کو all your assets کی مثال دی ہے۔

جناب والا! ہمارا جو image ہے کہ پتا نہیں پاکستان کیا Banana Republic بن گیا ہے اور خدا نخواستہ پاکستان میں کیا مالی مسائل ہیں اور اس ملک کے پاس کچھ نہیں ہے، this must be rubbished and the only way is that we go modern way, اس کے لیے آپ کو اپنا sovereign wealth fund قائم کرنا چاہیے۔ یہ Government of Pakistan and people of Pakistan کا fund ہے۔ یہ کسی کا ذاتی نہیں ہے and it is 100% owned by people of Pakistan. آپ صرف اسے in line with the international practice demonstrate کر رہے ہیں۔ آپ کو دنیا کا idea ہے، دنیا میں بے پناہ sovereign funds ہیں. I can count many. ابھی latest Egypt میں problem آئی ہے تو انہوں نے اپنے assets کو park کیا ہے اور انڈونیشیا نے کیا ہے۔ یہ national interest میں ایک bill ہے، اس میں کوئی transaction نہیں ہو رہی، کوئی activity نہیں ہے لیکن آپ اپنے assets دنیا کو دکھا رہے ہیں، ایک ایسا ملک ہے کہ جس کے پاس اثاثے ہیں، یہ نہیں ہے کہ ہر وقت پاکستان کے خلاف بات کی جائے۔

آپ دیکھیں کہ اپریل کے end میں کیا ہوا، Fitch rating agency نے کہہ دیا کہ اس ملک نے مئی اور جون میں 3.7 billion dollars دینے ہیں، State Bank کے

پاس تو اتنے ہی پیسے ہیں، انہوں نے 8 billion dollars میں سے دیے تو یہ default کریں گے۔ میں نے فوراً اگلے دن اس پر reaction دیا اور یہ statement دی کہ پاکستان ہر payment وقت پر کرے گا اور ان دو مہینوں میں ہونے والی payments کا بندوبست موجود ہے۔ آپ نے دیکھا کہ مئی میں بھی payments ہوئیں اور جون میں بھی payments ہوئیں، reserves تو اس سے نیچے نہیں گئے بلکہ improve ہوئے ہیں جو 8 billion dollars سے آہستہ آہستہ اب 13, 14 billion dollar کے درمیان ہیں۔ اس لیے یہ ملکی مفاد میں ایک قدم ہے۔ اس میں initially 7 assets جن میں 3 Petroleum Ministry میں اس وقت park ہیں، یہ park ہوئے ہوئے ہیں، دو اُدھر ہیں تین اِدھر ہیں، چار اُدھر ہیں، انہیں ایک fund میں re-park کیا جا رہا ہے اور آپ کی یہ balance sheet دنیا دیکھے گی کہ صرف یہ 7 assets آج کی value میں add up to around 2.3 trillion rupees ہیں، یہ 8 billion dollars بنتے ہیں۔ یہ ہمارا سب کا اجتماعی فرض ہے کہ ہم اپنے ملک کے image کو بہتر کریں۔

جناب والا! میری گزارش ہے کہ اس طرح کے معاملے پر ہمیں کوئی apolitical ہو کر سوچنا چاہیے، ہم نے اس ملک میں economy کے حوالے سے بہت کھیل کھیل لیا ہے۔ خدا کے لیے وہ 24 ویں جو 47 ویں معیشت بن چکی ہے،

let us work together to get it back to 24th position again and be part of the G20 group as soon as possible. This is fate of our country. It is my humble submission to all the Senators that take it from this angle. This is not someone's fund but of Pakistan. The assets of Pakistan are placed in it. It is a mirror of the balance sheet which other people can see that what Pakistan looks like. You can add more assets into it. Through this, you can present the real value of Pakistan. So, this is the objective of this Bill. Besides, I already counted those two latest countries which had created their own sovereign wealth

funds which are Egypt and Indonesia. In this Bill, all international principles have been followed and implemented, thank you.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for establishment of Pakistan Sovereign Wealth Fund [The Pakistan Sovereign Wealth Fund Bill, 2023], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 52. The question is that Clauses 2 to 52 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 52 do stand part of the Bill. Schedule I. The question is that Schedule I do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Schedule I do stands part of the Bill. Schedule II. The question is that Schedule II do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Schedule II do stands part of the Bill. Clause 1, The Preamble and the Title. The question is that the Clause 1, The Preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, The Preamble and the Title stands part of the Bill. We now move onto Order. No. 22. It stands in the name of honorable Senator Mohammad Ishaq Dar. Please move Order. No. 22.

Senator Mohammad Ishaq Dar: Thank you, Mr. Chairman! I move that the Bill to provide for establishment of Pakistan Sovereign Wealth Fund [The Pakistan Sovereign Wealth Fund Bill, 2023], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for establishment of Pakistan Sovereign Wealth Fund [The Pakistan Sovereign Wealth Fund Bill, 2023], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Bill stands passed.

(At this stage, the PTI Senators walked out of the House in demonstration of opposition to the Bill)

<u>Speeches condemning the tragic suicide attack which claimed more than 50 innocent lives of people and particularly JUI-F political workers in Bajaur, erstwhile FATA</u>

جناب چیئرمین: اب باجوڑ کے واقعے پر بات کریں گے۔ جی کون شروع کرے گا؟ سینیٹر مہر تاج روغانی صاحبہ! میں سینیٹر علی ظفر صاحب کو بھی وقت دوں گا۔ سینیٹر ثانیہ نشتر صاحبہ آئندہ اگر آپ نے بل اس طرح سے ایوان میں پھاڑے تو میں قوانین کے مطابق آپ کے خلاف کارروائی کروں گا۔ جی سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری۔

<u>Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri</u>

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی)۔آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے باجوڑ واقعے پر مجھے بولنے کا موقع دیا۔ باجوڑ کا واقعہ ایک انسانی المیہ تھا جو ہم پر اور پاکستان پر گزرا۔ باجوڑ کے علاقے میں مسلسل تین، چار سال سے target killing کا سلسلہ شروع تھا۔ اس واقعے سے قبل تقریباً ہماری ہی جماعت ، جمعیت علمائے اسلام سے وابستہ 20 سے زائد علما اور فضلا شہید کیے

گئے۔ ان واقعات پر علاقے میں احتجاج، امن مارچ اور امن جلسے بھی ہوئے لیکن یہ سلسلہ نہیں روکا اور ابھی workers' convention میں یہ دھماکا ہوا۔ اس کے نتیجے میں 80کے لگ بھگ ہمارے جوان علماشہید ہوئے اور200 سے زیادہ لوگ زخمی ہیں اور مختلف اسپتالوں میں موجود ہیں۔ کل ہمارے وفد نے صوبائی امیر کے پی، مولانا عطاء الرحمٰن کی قیادت میں تیمر گرہ اور باجوڑ کے متاثرین سے تعزیت کی۔ چھوٹے اور شیر خوار بچے ہمارے سامنے لائے گئے۔ وہ مناظر انتہائی نا قابل برداشت تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں حوصلہ دیا۔ ان لوگوں کے حوصلے پھر بھی بلند تھے کہ ہم نظریہ اسلام، پاکستان اور اس کے جغرافیائی حدود کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں۔ جمعیت علمائے اسلام کے کارکن ایسی قربانیاں دیتے آرہے ہیں۔ ماضی میں بھی اگر دیکھا جائے تو سینکڑوں کے حساب سے جن میں بڑے، بڑے جید علما اور شیوخ شامل تھے، شہید کئے گئے۔ میرے قائد مولانا فضل الرحمٰن پر چار حملے ہوئے۔ ان کے بیٹے پر براہ راست حملہ ہوا۔ اکرم خان درانی پر حملہ ہوا۔ خود مجھ پر حملہ ہوا پھر بھی ہم نے یہ سب کچھ اپنے نظریے اور عقیدے کے لئے برداشت کی۔ ظاہر ہے کہ ہم اسلام اور شریعت کی بات کرتے ہیں۔ ہمارا ایک نظریہ ہے اور اس نظریے پر جو حملے کرنے والے ہیں، وہ وہ قوتیں ہیں جن کی نظر میں اسلام، شریعت اور پاکستان کوئی اہمیت نہیں رکھتے ہیں۔

جناب! اگر دیکھا جائے تو ہمارا کیا جرم ہے؟ جرم یہ ہے کہ ہم پاکستان اور اسلام کی بات کرتے ہیں۔ اسلام، پاکستان کی جغرافیائی حدود اور ختم نبوت ﷺ کا تحفظ، اسے ہم ایمان کا حصہ قرار دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے ایمانیات سے ہے۔ حب الوطن من الایمان۔ آپ ہماری تمام سرگرمیوں کا جائزہ لیں۔ جب سے پاکستان قائم ہوا ہے، تب سے اب تک ہماری کوئی statement ریاست کے خلاف نہیں، کوئی statement شریعت اور اسلام کے خلاف نہیں تو پھر ہم پر یہ حملے کون کروارہا ہے؟ کیا اس لیے کہ ہم نے CPEC کی حمایت کی ہےاور CPEC معاہدے میں ہمارے قائد جمعیت، مولانا فضل الرحمٰن نے کردار ادا کیا ہے اور اس کے خست اول کے طور پر جو مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا کردار رہا ہے یہ پاکستان کے لیے ہے، یہ پاکستانی قوم کے لیے ہے، کیا یہ بھی ہمارا جرم ہے؟ جو ہمارے اڑوس پڑوس بین الاقوامی قوتیں یا امریکہ اور اسرائیل اور مغربی دنیا، چین کے ساتھ ہمارے ان معاہدات کو غلط نظر سے دیکھتے ہیں، کیا یہ بھی ہمارے جرائم میں

شامل ہے؟اور اگر ہمارا یہ جرم ہے کہ ہم اسلام کی بات کرتے ہیں، ہم شریعت کی بات کرتے ہیں، ہم پاکستان کی بات کرتے ہیں، ہم CPEC کی بات کرتے ہیں، ہم ملک کی ترقی اور قومی یکجہتی کی بات کرتے ہیں تو پھر یہ جرم ہم تاحیات کرتے رہیں گے۔ یہ جرم ہے ہمارا؟آخر پاکستان میں دیگر جماعتیں بھی ہیں۔

جناب والا! یہ دل خراش واقعہ، افسوس ناک واقعہ، بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب سے پی ڈی ایم کی حکومت آئی ہے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوا ہے، اس سے تین، چار سال پہلے یہ مسئلہ نہیں تھا۔ میں انتہائی احترام کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے جو حکومت عمران خان کی صورت میں تھی وہ ان قوتوں کی حکومت تھی، اسرائیل، قادیانی، امریکی multinational companies اور ہندوستان کی تھی۔ میں یہ کوئی الزام نہیں لگا رہا، فارن فنڈنگ سے یہ تمام چیزیں ثابت ہو گئیں جو ہم کہتے تھے۔ میں تو نہیں کہتا کہ ان کے دور میں امن تھا اور پھر بھی اگر آپ کہتے ہیں کہ امن تھا تو پھر وہ ان کا ایجنٹ تھا اور پھر اس ایجنٹ کو ہٹانے کے لیے جمعیت علمائے اسلام نے ایک کردار ادا کیا اور وہ کردار ان قوتوں، امریکہ، اسرائیل، بھارت مودی جو ایک درندہ صفت انسان ہے جو کشمیریوں کا قتل عام کروا رہا ہے اب تو کشمیر سے بات آگے بڑھ گئی ہے، بھارت میں مسلمانوں کا قتل عام کر رہا ہے، nationalism کے نام پر۔ جناب والا! یہ تمام قوتیں متحرک ہو گئیں اور ہمیں بتانا چاہتے ہیں کہ ہم یہ بھی کر سکتے ہیں وہ بھی کر سکتے ہیں۔ ہماری آرمی کے جوان، ایف سی کے جوان، رینجرز، پولیس کے جوان جو اپنی قوم کے دفاع کے لیے، اپنے ملک کے دفاع کے لیے مسلسل جام شہادت نوش کر رہے ہیں، ان لوگوں کا جرم کیا ہے؟ قصور کیا ہے؟ ملک کا دفاع ہے، قوم کا دفاع ہے۔ یہ چیزیں انتہائی شرمناک ہیں اور اللہ کے فضل سے ہمارے حوصلے پست نہیں ہوئے بلکہ ان واقعات سے ہمارے حوصلے بڑھے ہیں۔ بزدلانہ حملے ہمارے عزائم پست نہیں کر سکتے۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی قیادت میں جو اس ملک کے نظریے کے لیے، اس ملک کے دفاع کے لیے اور امت مسلمہ کے تحفظ کے لیے، آج میں جو بات کہنے جا رہا ہوں ہو سکتا ہے آپ سمجھیں کہ یہ مبالغہ آرائی ہے، مگر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مولانا فضل الرحمٰن آج صرف جمعیت علمائے اسلام کے لیڈر نہیں ہیں یا پاکستان کے کوئی سیاسی لیڈر نہیں ہیں بلکہ وہ امت مسلمہ کے متفقہ لیڈر ہیں۔ جہاں کہیں بھی اگر کوئی ظلم ہو، زیادتی ہو، جبر ہو تو

مولانا فضل الرحمٰن کی ہی آواز آتی ہے اور وہ ایک مؤثر آواز ہے چاہے وہ فلسطین میں ہو، چاہے کشمیر میں ہو اور وہ اپنی طاقت کے مطابق کرکے دکھاتے ہیں۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات چلی پارلیمنٹ میں بھی ان کے حمایتی بول پڑے اور یہاں تک کہنے لگے کہ اس میں جھگڑے کی کیا بات ہے؟ بیت المقدس یہودیوں کا قبلہ ہو اور بیت اللہ مسلمانوں کا قبلہ ہو اس میں جھگڑے کی کیا بات ہے؟ جیسے یہ بیٹھ کر یہاں یہ سب کچھ تقسیم کر رہے ہیں۔ ہم نے اس پر بھی اپنا ردعمل دیا، کراچی میں لاکھوں لوگ اس اجتماع میں شریک ہوئے، مسجد اقصیٰ کے امام نے ٹیلیفون پر بات کی، حماس کے لیڈروں نے، لبنان کے لیڈروں نے اور پوری دنیا سے مسلمان لیڈران نے، ان سب نے بات کی۔

ہمارا کردار بہت واضح ہے اور ہم پرامن لوگ ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ ہم نے یہاں پاکستان میں سابقہ حکومت کے خلاف 15 ملین مارچ کیے مگر کوئی ثابت کرے کہ ہمارے کسی جلسے میں، کسی جلوس میں کوئی گملا ٹوٹا ہو، کسی گاڑی کو نقصان پہنچا ہو، کسی دکان کو نقصان پہنچا ہو۔ کراچی سے لے کر اسلام آباد تک، گوادر اور کوئٹہ سے لے کر اسلام آباد تک، گلگت بلتستان، لاہور اور پشاور سے یہ قافلے چلے لیکن ایک دہشت گردی کا واقعہ نہیں ہوا یا کسی کو نقصان پہنچا، ایسی کوئی بات آج تک ریکارڈ پر نہیں آئی اور ہمارے علاوہ جو آپ نے بھی دیکھا کہ 9 مئی کو کیا ہوا۔

جناب والا! ہم آئین کے دائرے میں رہ کر احتجاج بھی کرتے رہے ہیں، آئین کے دائرے میں رہ کر اپنی بات بھی کی ہے، نہ کسی سیاسی جماعت کو نقصان پہنچایا، نہ کسی ملکی ادارے کو نقصان پہنچایا، نہ ملک کا نقصان کیا، نہ قوم کا نقصان کیا اور اپنی جدوجہد جاری رکھی اور وہ جدوجہد نتیجہ خیز بھی ثابت ہوئی۔

جناب چیئرمین! میں باجوڑ واقعے کی جتنی بھی مذمت کروں وہ کم ہے ایسا دل خراش، افسوسناک واقعہ ہوا ہے۔ اب ایک بات ضرور ہے کہ جو ہمارے سیکورٹی کے ادارے ہیں ان سے بھی پوچھنا چاہیے کہ یہ جو 2000 کلومیٹر لمبی باڑ لگی ہوئی ہے اس کے باوجود تخریب کار، دہشت گرد اندر آکر اپنے ایجنٹ بھیج کر کارروائیاں کرواتے ہیں، اس پر بھی نظر ہونی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک مؤثر قرارداد یہاں پر پاس کی جائے اور جو دل خراش واقعہ ہوا ہے اس کے نتیجے میں کوئی ایسے فیصلے کیے

جائیں، ملک کے ادارے اپنی ذمہ داری سمجھ کر، اس کو اپنے ذمے لے کر کوئی ایسے اقدامات کریں کہ دوبارہ اس قسم کے واقعات نہ ہو سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: ہمارے پاس خیبر پختونخوا سے یوتھ کے 42 ممبران آئے ہیں، یہاں، میرے right side پر تشریف رکھتے ہیں، .welcome to the House جی ہدایت اللہ صاحب، باجوڑ سے ان کا تعلق ہے، ان کے عزیز رشتہ دار بھی ہیں۔ جی ہدایت صاحب۔

Senator Hidayat Ullah

سینیٹر ہدایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور زخمیوں کو صحت دے۔ دل تو ہمارا ویسے بھی خون کے آنسو رو رہا ہے اور کافی تکلیف پہنچی ہے، نہ یہ مذمت کی بات ہے کہ اس ایوان میں کھڑے ہو کر میں مذمت کروں، نہ ہی مذمت کے لئے میں ادھر آیا ہوں۔ اگر صرف مذمت کی بات ہے تو وہ تو پوری دنیا کر رہی ہے مگر کسی نے کوئی step نہیں اٹھایا ہے۔ آج سب سے زیادہ دکھ اس بات پر ہوا کہ اس ایوان میں priority یہ ہونی چاہیے تھی کہ باجوڑ کے واقعہ کو ہم سب سے پہلے لیتے نہ کہ پی آئی اے کے بل کو ہم سب سے پہلے وقت دیتے جس نے آج تک کوئی منافع نہیں دیا ہے اور ہر سال دو سو ارب کے نقصان میں جا رہا ہے۔ اس بل سے کیا ہو جائے گا؟

وہ HEC جو میرے فاٹا اور بلوچستان کے بچوں کی میرٹ لسٹ نہیں بنا سکتا اس کا بل، باجوڑ کے لوگ جو شہید ہوئے ہیں ان سے زیادہ وہ اہم تھا۔ وہ بل اردو یونیورسٹی کا جس کے بارے میں وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس پر تو مافیا کا قبضہ ہے۔ آیا وہ باجوڑ کے لوگوں کے خون سے زیادہ قیمتی ہے؟

جناب چیئرمین! یہ ساری بڑے افسوس کی باتیں ہیں۔ پچھلی کئی دہائیوں سے ہم قربانیاں دیتے آرہے ہیں مگر ہم ایسی جگہ پر پہنچ چکے ہیں کہ یہاں پر میں نے کبھی لسانیت کی بات کی ہے نہ علاقائیت کی بات کی ہے۔ مگر آج باجوڑ کے جو لوگ شہید ہوئے ہیں وہ سب سے پہلے باجوڑ کے ہیں، میرے بچے ہیں، میرے بھائی ہیں اور میرے بزرگ ہیں اس کے بعد وہ اگر کسی پارٹی کے ہیں تو ہم ان سب کا افسوس کرتے ہیں مگر سب سے پہلے میرے باجوڑ کے لوگ ہیں اور ہم اپنے آپ کو اس پاکستان کا

حصہ سمجھتے ہیں اور سمجھتے رہیں گے۔ ہماری قربانیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں کہ ہم نے کتنی قربانیاں دیں اور ہمارے کتنے لوگ شہید ہوئے، ہمارے کتنے سکول، ہماری کتنی مساجد اور ہمارے ہاں جو کچھ develop ہوا تھا، وہ ختم ہو چکا ہے۔

پاکستان بننے کے بعد، 1947 کے بعد ہمارے ہاں جتنی بھی حکومتیں آئیں، نہایت معذرت کے ساتھ، وہ ہمارے قبائلی عوام کا پیٹ صرف اس بات سے بھرتی تھیں کہ آپ بہادر اور غیور قبائلی ہیں، اس کے علاوہ ہمیں کچھ نہیں دیا گیا اور نہ ہمیں آگے بھیک مانگنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا 2018 میں اس صوبے کے ساتھ جو انضمام ہوا ہے ہم اس پر خوش تھے کیونکہ ہمیں اس میں بڑے سبز باغ دکھائے گئے تھے۔ کیا ہمیں یہ پی آئی اے سے بھی کم تر سمجھتے ہیں؟ پی آئی اے کو سالانہ دوسو ارب دے سکتے ہیں تو کیا ہمیں نہیں دے سکتے تھے۔ آج وہاں پر سیکورٹی کے حالات بہتر ہوتے، وہاں کے لوگ educated ہوتے، وہاں سکول بنتے، وہاں یونیورسٹیاں بنتیں، آج وہاں دہشت گردی نہ ہوتی اور ہمارے لوگ ناراض ہو کر پہاڑوں پر نہ بیٹھے ہوتے بلکہ ان کے ساتھ مذاکرات ہو رہے ہوتے۔ مگر 2018 کے بعد وہاں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں، وہاں سیکورٹی پر کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں؟ ہمیں تو عادت پڑ گئی ہے بھیک مانگنے کی۔

جناب چیئرمین! میں پشتو کی مثال دے رہا ہوں کہ (پشتو) ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمیں خیرات نہ دیں مگر ہماری جان تو بخشیں۔ ہم نے کیا گناہ کیا ہوا ہے؟ ہمیں جان بوجھ کر تعلیم نہیں دی گئی، ہمیں جان بوجھ کر بے روزگار رکھا گیا ہے تاکہ ہم دہشت گردوں کے لئے آسان ٹارگٹ ہوں اور وہ ہمیں اپنی طرف راغب کر سکیں۔

جناب چیئرمین! یہ بڑے دکھ کی بات ہے۔ میں پھر بھی کہہ رہا ہوں کہ یہ security lapse ہے یا جو بھی ہے، یہ ایک دن کی بات نہیں تھی کہ دھماکا ہوا ہے اور ہم سیکورٹی اداروں کو کہیں کہ یہ تو باڑ لگی ہوئی تھی۔ یہ تو عرصے سے آ رہی ہے، یہ تو 1979 سے آ رہی ہے جب سے آپ ہمیں جہاد سکھا رہے تھے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم قبائلی اضلاع کو پنجاب کے ساتھ ضم کر لیتے، کچھ نہ کچھ تو اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرتا اگر ہم پنجاب کے ساتھ ضم ہو جاتے کیونکہ یہاں تو ہمارا کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ سیکورٹی اداروں کا کام ہے مگر پالیسی بنانا حکومت کا کام ہے۔ سیکورٹی اداروں کے لئے اگر ہم اس طرح کے بل لا سکتے ہیں تو ہم وہاں پر تحفظ نہیں دے سکتے، وہاں آپ نے ریلوے اور پتا نہیں کس کس چیز کے لئے اربوں روپے کے فنڈز رکھے ہیں اور ہمارے بچوں کے لئے کوئی سکول نہیں بن سکا، پچھلے دس سالوں سے قبائلی علاقوں میں کوئی ایک پرائمری سکول دکھائیں کہ کسی نے بنایا ہو، تمام پارٹیاں یہاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ کسی نے وہاں ایجوکیشن دی ہوتی تو آج یہ دھماکے نہ ہوتے۔ دس سال میں کوئی بتائے کہ ایک پرائمری سکول کسی حکومت نے بنایا تو جو سزا چور کی، وہی سزا میری۔

جناب چیئرمین! میں یہاں اور کچھ نہیں مانگ رہا، میں چاہتا ہوں کہ آپریشن کے نام پر جو ہم سے اسلحہ اکٹھا کیا گیا ہے، وہ اسلحہ ہمیں واپس دیا جائے تاکہ ہم اپنی حفاظت خود کر سکیں۔ ہم اتنے عرصہ کرتے رہے ہیں، ابھی پھر کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اس ملک کے لئے مریں گے، کٹیں گے۔ ہمیں بہادر اور غیور قبائلیوں کا خطاب دیا گیا تھا، ہم نے ستر سال اس ملک کی خدمت کی ہے اور بغیر تنخواہ کے ہم نے اس بارڈر کو secure کیا تھا۔ کوئی دہشت گردی کا واقعہ بتائیں کبھی ہوا تھا؟ اس وقت تو کوئی دہشت گردی کا واقعہ نہیں ہوا تھا، جب سے ہمیں de-weaponise کیا گیا اور ہمیں دہشت گردوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا، ان کے پاس اسلحہ اور ہم بے یار و مددگار، ہمیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔

جناب چیئرمین! کافی سارے لوگوں نے بولنا ہوگا، میں آخر میں تھوڑا سا اس بات پر آؤں گا کہ ہمارے جو افغانستان کے ساتھ relations ہیں، اس کے بارے میں یہاں حکومت آکر بتائے کہ دوحہ معاہدہ میں کیا ہوا تھا؟ دوحہ معاہدہ میں یہ ہوا تھا کہ افغانستان کی سرزمین کسی دوسرے ملک کے خلاف استعمال نہیں ہوگی۔ ٹھیک ہے افغانستان کی حکومت کا یہ کہنا ہے کہ ہمارا یہ معاہدہ تو امریکہ کے ساتھ ہوا تھا مگر اس میں یہ لکھا ہے جی کہ کسی کے خلاف use نہیں ہوگا۔ یہ سارے دہشت گرد یہاں تیار ہو رہے ہیں اور میں یہاں بتاتا چلوں کہ اگر حکومت اس بم دھماکے پر کوئی stance نہیں لیتی کہ یا یہ وہاں پر surgical strikes کرے، ہماری اتنی کمزوری ہے کہ ہم نے افغان سفیر کو اپنے دفتر خارجہ میں بلایا تک نہیں کہ یہ آپ کی سرزمین سے آئے ہوئے تھے، یہاں تیار نہیں ہوئے۔ یہ

جس نے دھماکا کیا اس نے یہ قبول کیا ہے۔ وہ کہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی سرزمین پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر ان کو کوئی مسئلہ ہے، ان کی کوئی کمزوری ہے تو ہماری حکومت ان کو گارنٹی دے کہ ہم آپ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ پاکستان اس دہشت گردی کے خلاف ان کا ساتھ دے، اگر ان کا بس نہیں چلتا۔

جناب چیئرمین! آخر میں، میں حکومت سے یہ گلہ کرتا چلوں کہ وزیراعظم صاحب، کہیں بھی کچھ ہو جاتا ہے، کچا مکان گر جاتا ہے، وہاں کے لئے بھی اعلان کرتے ہیں آج چوتھا دن ہے، نہ وہاں کے شہیدوں کے لئے، نہ وہاں کے زخمیوں کے لئے اس حکومت نے کوئی اعلان کیا ہے اور صرف تردید یا ہسپتال میں visit کرنے سے کچھ نہیں ہوتا، میرے خیال میں یہ ہماری اور تذلیل ہے کہ پورے ملک کے برابر ہم، آپ اپنے آپ کو سمجھتے نہیں ہیں کیونکہ آپ دیکھیں، اگر میری بات میں کوئی ایسی چیز ہو تو مجھے بتایئے گا کہ وزیراعظم نے ابھی تک کیوں اعلان نہیں کیا؟ کوئی ایسا major step کیوں نہیں لیا گیا کہ دہشت گردوں کے خلاف یہ کیا کریں گے؟ یہ اس ایوان میں آکر بتائیں، وزیرداخلہ اس ایوان میں آکر بتائیں، وزیردفاع آکر بتائیں وزیراعظم خود ادھر آکر ہمیں تسلی دیں کہ یہ کیا کریں گے؟ باقی ہمیں کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ ہمیں نہ پیسے چاہییں، نہ فنڈ چاہییں، نہ وہاں پر اور ترقی چاہیے، اور کیا ہوگا۔ اس کے بعد دنیا کہاں پہنچی ہے اور ہم کہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ بےگناہ لوگ شہید ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اگر کوئی 80 مرغیاں بھی اس طرح ذبح کرتا، آپ امریکہ یا یورپ جائیں، آپ وہاں پر ایک مرغی سڑک کے کنارے ماریں، وہاں پر واویلا مچ جائے گا۔ یہاں پر ہم صرف مذمت کرتے ہیں، انہیں ان کے بلوں میں گھس کر ماریں۔ پاکستان اپنے آپ کو ایک ایٹمی ملک کہلاتا ہے، ہم اتنے کمزور ہیں؟ اگر ہم اس چیز میں خود شریک ہیں تو ان لوگوں کی بھی نشان دہی کریں اور سرعام ان کو پھانسی دیں، چوک پر پھانسی دیں، اب ہماری اور برداشت ختم ہے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں ہمارا Chinese delegation آیا ہوا تھا اور ہمارے IPU کے جو guests آئے ہوئے تھے۔ ہمارے باجوڑ کے لوگ ادھر پارلیمنٹ کے سامنے آرہے تھے، میں نے ان کو روکا ہوا ہے، ادھر پنڈی میں ہمارے تقریباً ایک لاکھ کے قریب لوگ ہیں وہ ادھر آنے کے لیے ابھی بھی تیار ہیں وہ کہہ رہے ہیں یا وہاں پر لوگ ہمیں ماریں یا یہاں پر حکومت ہمیں مار دے یہ زیادہ بہتر ہے، ادھر پارلیمنٹ کے سامنے دفنا بھی دیں گے۔ جناب چیئرمین! ہم نے احتجاج نہ کرنے کا صرف لحاظ

رکھا ہے کہ چین کے پرائم منسٹر، ڈپٹی پرائم منسٹر آئے تھے اور IPU کے صدر آئے تھے، اس کا ہم نے لحاظ رکھا ہے، اگر حکومت کچھ نہیں کرتی تو پارلیمنٹ کے سامنے ہمارا احتجاج ہوگا، شکریہ۔

جناب چیئرمین: میری left side پر جناب اختر کاکڑ صاحب Advisor to CM, Balochistan آئے ہیں، .welcome to the House جناب قائد ایوان صاحب۔

Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): شکریہ جناب چیئرمین! باجوڑ میں جو ایک اور دل خراش واقعہ ہوا اور ہمارے ستر کے قریب بچے اور بڑے شہید ہوئے اور سو سے زیادہ زخمی ہیں، بڑی بد قسمتی ہے کہ یہ جو دہشت گردی کے واقعات ہیں یہ دوبارہ پوری طرح سے سر اٹھا چکے ہیں، یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس میں اتنی بڑی تعداد recent past میں، میں نے نہیں دیکھا۔ شہداء کے لیے ہم سب کی دعائیں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے، زخمیوں کو اللہ تعالیٰ صحت دے، ہم سب کی دعائیں اور نیک تمنائیں JUI کی leadership کے لیے ہیں، جناب مولانا فضل الرحمٰن اور ان کے ساتھیوں کے لیے ہیں۔ ظاہر ہے یہ ان کا ایک event تھا اور بہت ہی بد قسمتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس واقعے کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنی introspection کرنی چاہیے، ہمیں دیکھنا چاہیے کہ دوبارہ پاکستان میں دہشت گردی نے سر کیوں اٹھایا ہے؟ جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ 2014 کا بجٹ پاس ہو چکا تھا اور 14-2013 میں دہشت گردی کے واقعات کی جو تعداد تھی وہ بہت ہی peak کر چکی تھی اور بجٹ میں اس وقت یہ کسی کو خیال نہیں تھا کہ اس کے خلاف فوری operation شروع ہوگا، مجھے یاد ہے کہ National security Committee کی میٹنگ بلائی گئی اور اس پر discussion ہوئی، اس وقت میاں نواز شریف صاحب پرائم منسٹر تھے اور 2013 میں جو ہم نے as a political party election لڑا تو مجھے یاد ہے ہم نے کہا کہ ''Es'' three کے خلاف ہماری جنگ ہوگی، اگر ہم الیکشن جیتتے ہیں۔ ایک economy تھی، ایک energy تھی جو 18 گھنٹے کی load shedding ملک میں چل رہی تھی اور تیسرا دہشت گردی کی extremism تھی۔ Economy کو تھوڑا سنبھالنے کے بعد پہلے سال میں یہ فیصلہ ہوا، اس کمیٹی میں civil military leadership موجود تھی اس میں

یہ فیصلہ ہوا کہ اب دہشت گردی کو head-on لینا چاہیے اور مجھے یاد ہے کہ اس وقت مجھے مخاطب ہو کر کہا گیا کہ بجٹ پاس کر چکے ہو، تقریبا سوا ارب روپے درکار ہوں گے اگر ہم نے ضرب عضب میں جانا ہے، میں نے کہا یہ تو ملک کی priority ہے، ہمارے بہن، بھائی اور ان کی حفاظت اور ان کی دیکھ بھال تب ہو گی کہ اس دہشت گردی کو ملک سے ختم کریں تو ہم ان شاء اللہ تعالیٰ space نکالیں گے۔ میں یہ record پر share کر سکتا ہوں، پھر وہ ایک سال requirement نہیں ہوئی، وہ تقریباً چار سالوں تک چلی لیکن اس کی ضرورت تھی اور کرنی چاہیے تھی اور آپ اگر یہاں statistics منگوائیں، میں request کروں گا کہ آپ Interior Ministry کو یہاں پر بلا کر ایک تفصیل کے ساتھ پوری briefing لیں، اس زمانے کی statistics لیں، پاکستان 2013 میں کہاں پر تھا، 2014 میں کہاں پر تھا اور 2015 میں کہاں تھا؟ اور ساتھ میں دوبارہ جو اوپر جارہا ہے اور ہر آنے والے ہفتے یا مہینے میں پچھلے مہینے سے بری حالت ہوتی جارہی ہے اور زیادہ دہشت گردی کے واقعات ہو رہے ہیں۔ ، یہ House, Federation کا نمائندہ ہے یہ فیصلہ کرے کہ ہمارا آگے کے لیے لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے، ملک کو کیا کرنا چاہیے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ضرب عضب ہوا، آپ کو یاد ہوگا کہ December 2014 میں، اسی طرح کا ایک دل ہلا دینے والا واقعہ ہوا، ہمارے APS school کے بچے جو شہید ہوئے۔ اس کے بعد تمام political parties سب ساتھ ہوئیں، series of meetings ہوئیں، ایک National Action Plan بنایا گیا، اس پر ہم نے عمل درآمد کیا لیکن کچھ حصے پر ہم عمل درآمد نہیں کر پائے۔ اس کے بعد رد الفساد شروع کیا گیا، وہ internal تھا، ضرب عضب specific northern areas میں تھا خاص طور پر فاٹا کے علاقے میں، ردالفساد تو ملک کے اندر تھا۔ میری humble request ہے کہ آپ ایک briefing ضرور arrange کریں کہ Interior Ministry یہاں پر پچھلے دس سالوں کے statistics لا کر دے۔ ہمیں پتا ہونا چاہیے کہ ملک میں کب کیا ہوا اور جب آپ دیکھیں گے تو اس کے بعد فیصلہ کریں گے کہ ہم نے آگے کدھر جانا ہے۔ جناب چیئرمین! دکھ بھری بات یہ ہے، مجھے یاد ہے December-2009 میں NFC ہو رہا تھا اور یہی ابھی میرے بھائی نے کہا کہ جو وعدہ کیا تھا development کے لیے

fundدینے کا وہ نہیں ہوئے، بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن یہ بھی پوچھیں کہ جو پچھلا NFC December 2009میں ہوا، میں اس میں involveہوا تھا، میں اس ایوان کا ممبر تھا، پارلیمانی لیڈر تھا، مجھے پنجاب کی طرف سے involveکیا گیا تھا، ہم نے coalition governmentسے استعفیٰ تو 2008میں دے دیا تھا، چند ہفتوں کے لیے تھے کیوں کہ اس میں ,judiciaryاور اس میں condition تھی کہ اس کو restoreکیا جائے گا وہ نہیں ہوئی اور as per public announcementہم نے حکومت چھوڑ دی تو ہم oppositionمیں بیٹھ گئے۔ FATAکی developmentکے لیے وہاں پر خیبر پختونخوا کی حکومت اور صوبے نے ایک بھرپور demandاٹھائی کہ gross poolسے ہم NFCکے جو resourcesاکٹھے کرتے ہیں، جو پورے ملک میں distributeہوتے ہیں، federal government and provinceمیں بھی distributeہوتے ہیں، اس میں سے grossمیں ایک فیصد war on terrorکے نام پر دیا جائے کیوں کہ فاٹا کے علاقے میں جتنی بھی sufferingsہوئی ہیں، وہاں پر جتنی بھی تباہی ہوئی ہے، میں آپ کو 2009کی بات بتا رہا ہوں، جناب چیئرمین! اس وقت پنجاب نے، الحمدللہ ہم نے supportکیا اور ایک فیصد war on terrorکے نام پر خیبر پختونخوا کے صوبے کو divisible poolمیں جتنا پیسہ taxesکا جمع ہوتا ہے، سب سے پہلے وہ paymentہوتی ہے، میں جب سے آیا ہوں میں نے autoپر لگایا ہوا ہے، آپ کو پتا ہے بلوچستان کے حوالے سے ہم نے 2022-2023کی payments دیکھیں۔ اس مد میں اب تک 500ارب سے زیادہ رقم divisible poolسے خیبر پختونخوا کو جا چکی ہے۔ صرف اس سال میں جو ہم نے 30 June 2023 کو ختم کیا ہے، 71 billion ایک سال میں، اس مد میں خیبر پختونخوا کو گیا۔ ٹھیک ہے اگر وہ 100 billion فرما رہے ہیں بالکل صحیح کہہ رہے ہیں وہ ایک commitment تھی جو نہیں ہوئی، وہ successive problemsاب پچھلی حکومت اسے حساب دے لیکن یہ 71 billionکا تو کوئی حساب لے یا 500 billionکا کوئی حساب لے یہ خیبر پختونخوا میں کہاں پر خرچ کیا گیا؟ اگر آپ نے اس کو budgetary supportبنا لیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ظلم ہے یہ انحراف ہے، یہ جو وجہ تھی،

ہم نے 1% کو support کیا، وہ آج تک چل رہا ہے، جب تک نیا NFC نہیں آئے گا یہ payment ہوتی رہے گی اور یہ 2009 سے ہو رہی ہیں اور یہ چودھواں سال ہے اور اس سال 2022-23 fiscal year complete ہوا ہے، اس میں highest payment ہوئی ہے جو 71 billion ہے۔ میں سمجھتا ہوں چیئرمین صاحب کہ یہ ہماری پھر بدقسمتی ہے۔ میں blame game میں نہیں پڑنا چاہتا۔ کیوں ہم نے ان دہشت گردوں سے، جو پاکستان سے migrate کر چکے تھے، مذاکرات کیے؟ ہم اندھے ہیں؟ عقل سے عاری ہیں؟ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا، اس کا جواب پچھلی حکومت دے سکتی ہے۔

کیوں مذاکرات کیے؟ کیوں ان کو واپس لایا گیا؟ کیوں ان دہشت گردوں کو جیلوں سے رہا کروایا گیا؟ یہ ہے گراف اس دہشت گردی کا جو اس وقت ملک میں ہر آنے والے مہینے میں بڑھ رہا ہے۔ خدا کے لئے ہم نے یہ چھوڑ دیا ہے کہ اگر ہم نے غلطی کی ہے تو ہم نہ اس کو مانیں گے اور نہ اس میں دیکھیں گے اس کی کیا وجہ ہے اور نہ قوم سے معافی مانگیں گے۔ میرے نزدیک یہ وہ وجہ ہے، نمبر 1 کہ جو funds وہاں اب تک war on terror کے نام پر دیئے گئے ہیں وہ FATA میں خرچ نہیں ہوئے۔ دوسرا، جو newly merged districts ہیں، ان میں یہ پیسے خرچ ہونے چاہئے تھے، اس کی وجہ معلوم ہونی چاہئے کہ کیوں نہیں ہوئے۔ اور ساتھ یہ دیکھیں کہ کم از کم اپنے آپ کو reflect تو کریں، introspection کریں کہ کیا ہم نے وہ مذاکرات واقعی صحیح کیے تھے؟ کیا وہ ٹھیک تھا کہ ہم نے ان کو کہا کہ آجائیں اور ایک معاہدہ کر لیا کہ وطن واپس آجائیں۔ جنہوں نے ہمارے بچوں کی، ہماری بہنوں کی، ہمارے بیٹوں کو شہید کیا اور ان کی لاشوں کے ساتھ وہ football کھیلتے رہے۔ کس کا قصور ہے یہ؟ کیوں ایسا کیا گیا؟ کوئی آج قوم سے معافی مانگے گا؟ اپنے leader صاحب سے پوچھیں۔ یہ ہم سب کا فرض ہے۔ اس طرح کا واقعہ اگر میری حکومت میں ہو تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنے leader سے پوچھوں گا کہ آپ نے یہ کیوں کیا ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please no cross talk.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں عرض کر رہا ہوں، please اس میں۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please, please, please.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اس میں ہمیں اپنی introspection کرنی چاہئے اور جو ہماری غلطیاں ہیں اس کو دیکھنا چاہئے اور اس کو ہمیں اپنی correction کے لئے ایک راستہ کے طور پر اپنانا چاہئے۔ اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ یہاں ایک in camera detailed briefing arrange کر لیں اور ان کو کہیں کہ اس house میں آ کر facts and figures کو پوری طرح explain کریں and lets chalk out کہ اس ملک کے لئے آگے کیا ہونا چاہیے۔ بہت شکریہ آپ کا جی۔

Mr. Chairman: Honourable Yousuf Raza Gillani.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی دے رہے ہیں، دے رہے ہیں۔ سب کو آج time دے کر جائیں گے، بس تشریف رکھیں اور سن لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی دے رہا ہوں۔ دوست محمد خان اس کے بعد آپ بول لیں جی۔ leader of the opposition والا کام کریں۔

Senator Syed Yousuf Raza Gillani

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ چیئرمین صاحب میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ایک بہت اہم اور دل ہلا دینے والے واقعہ پر مجھے بولنے کی اجازت دی۔ یہ جو باجوڑ کا واقعہ ہوا ہے، اس میں تقریباً 80 لوگ شہید اور 200 citizens injured ہوئے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا واقعہ ہے اور بہت سے لوگ اس وقت hospitals میں ہیں۔ یہ بڑے عرصے کے بعد، جیسے غفور حیدری صاحب نے ذکر کیا کہ، ان کی leadership پر حملے ہوتے رہے۔ جب 2008 میں ہماری government تھی تو ہمیں یہ extremism and terrorism ورثہ میں ملا تھا اور اس وقت بہت عروج تھا۔ ہم نے All Parties Conference بلائی اور اس میں پاکستان کی تمام parties بشمول PTI کے leader خان صاحب، حالانکہ وہ اس وقت ممبر نہیں تھے مگر میں نے ان کو بھی مدعو کیا کہ آپ تمام آئیں اور یہ ایک

گھمبیر مسئلہ ہے اور اس کے لیے پوری قوم کو یک جان ہونا چاہیے۔ پوری nation united ہوئی اور we opted for a military operation in South Waziristan. اور اس میں سوات اور مالا کنڈ، میں پھر سے مالا کنڈ کے لوگوں کو سلام اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ حضور پاک ﷺ کے دور کے مطابق انہوں نے اپنے دل اور دروازے لوگوں کے لئے کھول دیئے اور لوگوں نے وہاں جا کر رہائش اختیار کی اور پاکستان کے extremism and terrorism کو ختم کرنے کے لئے پوری دنیا اکٹھی ہو گئی اور ہمارے ساتھ بھر پور تعاون کیا۔ وہاں کی جو international news agencies تھیں وہ بھی میرے ہمراہ خود جاتی تھیں اور خود ملاحظہ موقع کرتی تھیں۔ آپ اس کے خود بھی witness ہیں کہ میں بھی ہر جگہ پر خود جا کر ان کے ساتھ روزہ بھی کھولتا تھا، ان کی families کے ساتھ ہم ملتے بھی تھے اور ان کے وہ بچے جو یتیم ہو چکے تھے ان کے لئے sweet homes کے لئے پہلا بچہ میں نے دیا تھا اور ان کے لئے آج universities تک بن چکی ہیں۔

اس cause کے لئے ہمارے اس وقت کے بہادر فوجی جوانوں نے بے تحاشا قربانیاں دیں۔ اس میں law enforcing agencies خواہ levies ہوں، FCs ہوں یا ان کی پولیس ہو، یا ان کے rangers ہوں، انہوں نے بے تحاشا قربانیاں دیں ہیں۔ انہوں نے اپنا آج قربان کر کے آپ کے کل کو محفوظ بنایا۔ اس وقت internally displaced persons کی تعداد پچیس لاکھ تھی اور ان پچیس لاکھ لوگوں کو نوے دن کے اندر پھر آباد کرنا، it was a damn difficult work, unprecedented in the history of the world. جبکہ Russia USSR نے جب کابل پر attack کیا تو ان کے جو 3.5 million refugees تھے وہ آج بھی پاکستان میں موجود ہیں۔ ان کی شادیاں بھی یہیں ہوئی ہیں اور ان کے businesses اور تمام کاروبار بھی یہیں ہیں and the world has forgotten about them. تو اس لئے 2.5 million لوگوں کا واپس جانا یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ اس کے لئے ہم نے بہت سے اقدام کیے اور آپ نے دیکھا کہ ہم نے معاہدے کیے کہ آپ کی جو زمین ہو گی یا علاقہ ہوگا that will not be used against anybody and vice a versa. اور پھر جو Finance Minister نے بات کی I really appreciate کہ

اس وقت یہ معاملات ختم ہو چکے تھے، دہشت گردی ختم ہو چکی تھی۔ ہم National Action Plan بنا چکے تھے۔ ان کی in camera briefings ہوتی رہیں اور ہم اس وقت بھی attend کرتے رہے مگر for information, not to have any personal attack on anybody, Prime Minister اس میں خود نہیں آتے تھے۔ ہم جاتے تھے مگر Prime Minister used to be absent. اس میں صرف Army Chief بیٹھتے تھے یا DG ISI بیٹھتے تھے۔ تو اتنے بڑے national security issues پر Chief Executive کا نہ ہونا یہ میرا خیال ہے کہ کوئی موزوں بات نہیں ہے۔ What are the Chief Executives for? اس لئے وہ اس policy making میں نہیں تھے۔ تو ہم اس انتہائی دردناک واقعہ کی مذمت کرتے ہیں اور JUI کی leadership کے ساتھ ہم تعزیت اور افسوس کرتے ہیں۔ ان کا غم، ہمارا غم ہے اور ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ جو کچھ proposals آئی ہیں، میں بھی وہ proposals دینا چاہتا ہوں کہ جو یہ واقعہ ہوا ہے اور جو افغانستان میں اس وقت movement تھی ہماری previous government کی، اس میں یہی تھا کہ ہم ان کو کسی طریقہ سے FATA جو KP میں merge ہوا ہے، اسے واپس لیا جائے۔ اور اسی طریقہ کے ساتھ وہاں کے لوگوں کو آنے دیا جائے اور اگر وہ arms بھی لانا چاہیں تو انہیں لانے دیا جائے۔ اس وقت۔ it was a state secret ہم نے اس کو national security میں بھی oppose کیا تھا کہ یہ بالکل نہیں ہونا چاہیے and we would be the last to recognize Afghanistan. اس وقت بھی ہم نے کہا تھا کہ پوری دنیا کی ان کو respect کرنی چاہئے، international laws کی respect کرنی چاہئے، human rights کی respect کرنی چاہئے، بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کی آزادی ہونی چاہیے اور خواتین کو کام کرنے کی اجازت ہونی چاہیے، اگر ان bases پر perform کریں گے اور ان کی سرزمین ہمارے خلاف استعمال نہیں ہو گی تو ہم اس کے بعد بیٹھ کر سوچیں گے۔ ان کے ساتھ اتنی haste میں بات کرنا غلط تھی، ہم آج اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ Interior Minister should brief, I want that it should be in camera کی more than that. National Security Committee

meeting ہونی چاہیے اور اس میں ہمیں brief کرنا چاہیے کہ جو لوگ responsible ہیں، ان کے خلاف سخت سے سخت اقدامات ہونے چاہییں۔ جناب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر دوست محمد خان صاحب۔ ان کے بعد سینیٹر مشتاق احمد صاحب بات کریں۔

Senator Dost Muhammad Khan

سینیٹر دوست محمد خان: میں پشتونوں سے کہوں گا کہ اے بدبخت پختونو آپ کے خون کا حساب کون لے گا۔ میں بڑے جذبات سے یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم تین دن فضول چیزوں پر discussion کرتے رہے لیکن کسی نے یہ نہیں کہا لیکن ہم نے آج شور مچایا کہ باجوڑ کا issue پہلے لینا چاہیے تو پھر آپ نے pressure میں آکر یہ issue لیا۔ آپ وہاں سے report لیں تو وہاں پر کفن اور تابوت کم ہو گئے تھے، اتنی لاشیں تھیں۔ میں یہاں پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ باجوڑ کا واقعہ پہلا واقعہ نہیں ہے، پچھلے 40 سالوں سے Ex-FATA اور پختونخوا میں یہ خونی کھیل شروع ہے اور اس کا کوئی مداوا نہیں کر رہا۔ اس war on terror میں ہمارے 70000 لوگ شہید ہوئے ہیں، یہ پشتون شہید ہوئے ہیں اور بھی ہوں گے۔ جناب! جب کسی ملازمہ کو torture کیا جاتا ہے یا ملازم پر ظلم ہوتا ہے یا کسی لڑکی کو چھیڑتے ہیں تو ہمارا media دن رات اس پر لگا رہتا ہے اور ہمارے خون کا ان کو کوئی احساس نہیں ہے۔ اس طرح کی احساس محرومی بڑے حادثے کو جنم دیتی ہے۔

(اس موقع پر جناب ڈپٹی چیئرمین (مرزا محمد آفریدی) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سینیٹر دوست محمد خان: جناب! ہماری افغان پالیسی کیا ہے؟ PDM کی 15 ماہ سے حکومت آئی ہے، JUI کے مولانا فضل الرحمٰن اس کے صدر ہیں جب ان کو طالبان یا افغان طالبان سے talks کے لیے بھیجتے ہیں تو ایک Minister of State بے چاری طالبان کے درمیان بیٹھ جاتی ہے اور بلاول زرداری 50 سے زیادہ دنیا کے دورے کر چکا ہے، اس کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ افغانستان میں جائے اور طالبان کے ساتھ بیٹھ جائے۔

جناب! اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر ایسے حکمران بھیجے ہیں، مجھے یاد ہے کہ جب شہباز شریف پنجاب کا Chief Minister تھا تو لاہور میں خود کش حملے ہوئے اور دھماکے ہوئے، ہم ان کی پرزور مذمت کرتے ہیں، اور کیا کر سکتے ہیں۔ شہباز شریف نے کیا کہا، شہباز شریف نے کہا کہ (XXX)* جناب! ادھر ادھر میں ہم آرہے ہیں، سندھ آرہا اور بلوچ آرہے ہیں، ان کی یہ سوچ ہے، اگر اس طرح کی سوچ ہے۔ ہم پنجاب سے request کرتے ہیں کہ آپ ہمیں پنجاب میں شامل کر لیں، شاید ہم اس کی وجہ سے بچ جائیں۔

جناب! دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر مولانا صاحب نے عمران خان صاحب کے بارے میں بات کی۔ جناب! last year طالبان کے ساتھ جرگے میں مجھے بھی بھیجا گیا تھا، عمران خان نے نہیں بھیجا تھا، مجھے اور لوگوں نے بھیجا تھا، ہم کوئی 70 کے قریب لوگ delegation میں گئے تھے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ طالبان وزیر کیا کہہ رہے تھے، انہوں نے کہا، آپ لوگ بڑے بدبخت لوگ ہو، ہم نے کہا کہ وہ کیسے تو وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا سب سے بڑا leader عمران خان جو مسلمانوں کے لیے آواز اٹھاتا تھا، آپ نے ان کو راتوں رات فارغ کیا تو اللہ اس ملک پر رحم کرے اور انہوں نے انا للہ وانا علیہ راجعون پڑھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ continue کریں۔

سینیٹر دوست محمد خان: میں ایک منٹ میں بات ختم کرتا ہوں کہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب ہمارے Leader of the House بیٹھے ہوئے ہیں، بڑے اچھے انسان ہیں، I respect him and I love him لیکن انہوں نے 95 ارب روپے IDPs کے ان Parliamentarians کے حوالے کیے، ہم جن کو چور اور ڈاکو کہتے ہیں، 60 ارب روپے last year budget سے دیا اور 60 ,60 کروڑ روپے ایک ایک MNA کو دیا۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ expunge کیا جاتا ہے، سینیٹر صاحب! expunge کر دیا ہے۔

* *"Expunged as ordered by the Deputy Chairman.".*

سینیٹر دوست محمد خان: جناب! میری ایک request ہے کہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے ان کی پہلے بھی تعریف کی ہے، میں ان سے request کروں گا کہ ان شہداء اور زخمیوں کے لیے یہاں پر compensation کا اعلان کریں۔ جناب! آپ کی بڑی مہربانی۔

Mr. Deputy Chairman: Yes, Federal Minister for Law.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہاں پر بات ہوئی ہے اور مجھے بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ تحقیق کے بغیر بات نہیں کرنا چاہیے، یہ موقر forum ہے اور ہمیں یہاں پر احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ یہ جو بیان منسوب کیا گیا ہے کہ (XXX)*، اگر یہ بیان درست ہے تو آپ جو ہرجانہ کہیں گے، میں وہ ادا کروں گا لیکن فرط جذبات میں ایسی باتیں نہ کیا کریں، یہ بیان سوچ سمجھ کر دیں، یہ دروغ گوئی ہے، میں بڑے confidence سے یہ بات کر رہا ہوں۔ یہ ساری دنیا کو پتا ہے۔

جناب! دوسری بات ہے کہ اس کو expunge کیا جائے۔ Parliamentarians کے بارے میں زبان استعمال کرنا کہ یہ چور اور ڈاکو ہیں، یہ انتہائی قبیح حرکت ہے، سینیٹر صاحب کو معذرت کرنی چاہیے اور اپنے الفاظ واپس لینے چاہییں، یہ اس ایوان اور اس ایوان کے اراکین کی توقیر کا معاملہ ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب! آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! دوسری بات ہے کہ SDGs کو جو پیسے جاتے ہیں، وہ vote کے ذریعے جاتے ہیں، یہ پارلیمان کا اختیار ہے۔ قومی اسمبلی کا یہ استحقاق ہے، وہ یہ funds allocate کرتے ہیں، اس پر کسی کو اختیار نہیں ہوتا، آپ پڑھ کر بات کیا کریں۔

* *"Expunged as ordered by the Deputy Chairman.".*

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر صاحب! اس طرح کی ایوان میں باتیں نہ کیا کریں، وزیر صاحب! میں نے اس بات کو expunge کر دیا ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: فدا صاحب! آپ تشریف رکھیں اور ابڑو صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ جی قائد ایوان کھڑے ہیں، جواب دے دیتے ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: یہ یہاں پر نیا culture create کر رہے ہیں، میں جواب دے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ابڑو صاحب براہ مہربانی تشریف رکھیں، سینیٹر صاحب! آپ براہ مہربانی تشریف رکھیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! میں آپ کی اجازت سے بات کروں کہ میرے دو بھائیوں نے کہا ہے۔ اس ایوان میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ شہداء کی بات کر رہے ہیں۔ فدا صاحب! آپ تشریف رکھیں، میری بات سنیں، ابڑو صاحب! .please do not shout قائد ایوان کچھ بتا رہے ہیں، آپ کے point کا جواب دے رہے ہیں، آپ ان کی بات سن لیں، وہ بات کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میرے بھائی نے جو point raise کیا ہے کہ شہداء کے خاندانوں کی اور زخمیوں کی حکومت جو مدد کر سکتی ہے میں اسے take-up کروں۔ میں بالکل آج ہی اس issue کو کابینہ میں اور وزیراعظم صاحب کے پاس لے کر جاؤں گا اور ان شاءاللہ اس کا positive result لے کر آؤں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر مشتاق صاحب۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میری یہ درخواست ہو گی کہ ہم اپنی جماعت کی کارکردگی یا اپنی leadership کی تعریفیں تو ہر وقت کرتے ہیں اور کر سکتے ہیں، آج ایک انسانی المیہ ہے۔

ہمارے تقریباً 60 بھائی اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ انہیں بہت ہی بہیمانہ انداز میں قتل کیا گیا ہے۔ آج یوم سوگ، یوم تعزیت اور یوم اظہار یکجہتی ہے اگر ہم اپنی آج کی تقاریر صرف اس حد تک رکھیں اور ہماری سیاست تو چلتی رہے گی۔

جناب چیئرمین! یہ بہت بڑا واقعہ ہے جس میں تقریباً 60 افراد شہید ہو چکے ہیں اور سینکڑوں زخمی ہیں، درندگی ہے، دہشت گردی ہے اور ایسی حیوانیت ہے جس کے لیے لغت میں کوئی الفاظ نہیں ہیں۔ بدقسمتی تو یہ ہے کہ اس سال 18 خودکش حملے ہوئے ہیں۔ ابھی چند روز پہلے آپ کے گاؤں میں ایک خودکش حملہ ہوا تھا۔ 18 خودکش حملے صرف اس سال ہوئے ہیں اور جولائی کے مہینے میں 54 دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں۔ باجوڑ کی سرزمین وہاں کی بے گناہ عوام کے خون سے سرخ ہو گئی۔ جب آپ وہ تصاویر دیکھیں گے کہ انسانی وجود کے ٹکڑے بکھرے پڑے ہیں، دیکھا نہیں جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ بچہ، معصوم ابوذر ہے، یہ معصوم ابوذر اس جلسے میں چپس فروخت کر رہا تھا۔ اپنے گھر کا کفیل تھا، اس کے جسم کے ٹکڑے ہو گئے، یہ معصوم ابوذر اس پارلیمنٹ سے پوچھتا ہے کہ میرا قاتل کون ہے۔ یہ معصوم ابوذر صوبائی و وفاقی حکومتوں اور سیکورٹی اداروں سے پوچھتا ہے کہ میرا قاتل کون ہے۔ جناب یہ ایک جنازہ ہے، میں ایوان کی توجہ چاہتا ہوں، یہ دنیا کا وہ جنازہ ہے جس کے صرف پاؤں سلامت تھے، اسے پشاوری چپلوں سے پہچانا گیا۔ اس کے تابوت میں صرف پاؤں تھے۔

جناب چیئرمین! یہ وہ نوجوان ہے جس کی صرف 11 روز پہلے شادی ہوئی تھی، یہ اس کی شادی کی تصویر ہے۔ شادی کے 11 روز کے بعد دہشت گردوں نے اسے بھی شہید کر دیا، اس لیے میں کہتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا المیہ اور دکھ ہے کہ اس کے اظہار کے لیے الفاظ نہیں مل رہے۔

جناب چیئرمین! یہ وہ جنگ ہے جو 20 سالوں سے جاری ہے جس کا تذکرہ ہوا۔ دہشت گردی کے خلاف، امریکی جنگ تھی جس کو پاکستان کے ریاستی ادارے تسلیم کر چکے ہیں۔ یہ ڈالروں کی جنگ تھی۔ میری سرزمین پر آج بھی ڈالروں کی جنگ جاری ہے۔ میرے عوام کے سروں کا سودا ہو رہا ہے، میری سرزمین، میرے معصوموں کے خون سے ڈالروں کی خاطر سرخ ہو رہی ہے، اس جنگ کو

بند کر دیا جائے، ہم درخواست کرتے ہیں، سوال کرتے ہیں، جھولی پھیلاتے ہیں، 20 سالوں سے جنازے اٹھا رہے ہیں، بکھرے اعضاء سمیٹ رہے ہیں، اپنے پیاروں کی تدفین کرکے رو رہے ہیں، اس جنگ کو خدا کے لیے بند کر دیا جائے۔

اگر وفاقی و صوبائی حکومتیں اور ریاست اپنی دستوری ذمہ داری Article 9 کے تحت life and liberty کا تحفظ نہیں کرے گی تو میں وفاقی و صوبائی حکومتوں، ریاستی اور intelligence اداروں کی طرف انگلی اٹھاؤں گا اور ان سب سے سوال کروں گا۔ 21 چھوٹے اور بڑے آپریشن ہوئے ہیں، آپ کو معلوم ہے کہ ہر آپریشن کے بعد کہتے ہیں کہ دہشت گردوں کی کمر توڑ دی گئی۔ دہشت گرد تو موجود ہیں۔ داعش، القاعدہ اور TTP تو موجود ہیں، دہشت گرد تو موجود ہیں لیکن پختونوں کی کمر توڑ دی ہے، پختونوں کی معیشت اور پختون سوسائٹی کی کمر توڑ دی ہے۔ مجھے افسوس تو یہ ہے کہ اتنا بڑا واقعہ ہوا، صوبائی حکومت، وفاقی حکومت اور سیکورٹی اداروں میں سے کسی نے بھی اپنی کمزوری کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ ایک شخص مستعفی نہیں ہوا۔ 18 خود کش حملے ہوئے، دہشت گردی کے 54 واقعات صرف جولائی میں ہوئے، کوئی ایک فرد ذمہ داری قبول نہیں کر رہا۔ کیوں قبول نہیں کر رہا جناب چیئر مین؟ یہ ظلم ہے، ہم پختونوں کو بتایا جائے کہ ہمارا جرم ہمارا ڈومیسائل ہے؟ پختونوں کو بتایا جائے کہ ہمارا جرم پختون ہونا ہے؟

جناب چیئرمین! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ are Pakhtoon children of a lesser God کیا ہم ایک جیسے نہیں ہیں؟ کیا ہمارا خون سرخ نہیں ہے۔ 18 خود کش حملے، 54 دہشت گردی کے واقعات وہ بھی ایک ماہ میں۔ کوئی پارلیمنٹ کے اندر in camera session? آپ کا security plan ناکام ہو چکا ہے، کوئی security plan نہیں ہے۔ آپ کی باڑ ناکام، آپ کی فوج ناکام، آپ کی intelligence agencies ناکام، آپ کی FC اور پولیس ناکام، آپ کی حکومتیں عوام کو تحفظ دینے میں ناکام ہو چکی ہیں اس لیے اس بابت اس ایوان میں discussion and debate ہونی چاہیے۔

لاہور کے جناح ہاؤس، کور کمانڈر ہاؤس میں جو مور چوری کرتا ہے وہ مور سمیت گرفتار ہو جاتا ہے اور میرے 60 لوگ قتل کر دیے گئے، ان کے قاتلوں کا پتا نہیں چلتا ہے۔ سال میں 18 خود

کش حملے ہوتے ہیں، 54 دہشت گردی کے واقعات ایک ماہ میں ہوتے ہیں، ان میں سے کسی ملزم کا پتا نہیں چلتا۔ میں اپنی گفتگو سمیٹوں گا اور میں یہ مطالبہ کروں گا کہ ایک انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں ہے، یہ جو 60 لوگ شہید ہو گئے ہیں یہ 60 خاندان ہیں، یہ جو سینکڑوں زخمی ہیں یہ سینکڑوں خاندان ہیں۔ حکومت کو compensation دینی چاہیے۔ ریاست اور حکومت اپنی ناکامی کو تسلیم کرتے ہوئے ان لوگوں کی مالی امداد کرے۔ ایسے مالی امداد کی جائے کہ یتیم بچوں کی تعلیم، ان کے گھروں کے اخراجات اور ان کے بچوں اور خاندانوں کو معاش کی فکر سے آزاد کر دیا جائے۔

میں ایک جملے میں پانچ سوالات کر کے اپنی گفتگو سمیٹتا ہوں۔ میرا پہلا سوال یہ ہے اور میں یہ ہمیشہ کرتا ہوں کہ جب آپ نے باڑ لگائی، Army and FC deploy کی، intelligence agencies ہیں، پولیس ہے، وفاقی، صوبائی حکومتیں اور civil administration ہے تو یہ دہشت گرد کیسے آتے ہیں؟ یہ ایک معمہ اور پہیلی ہے جس کی ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ دہشت گرد کیسے آتے ہیں اور کارروائی کر کے چلے جاتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ وہ افغانستان سے آتے ہیں تو افغانستان کے ساتھ پانچ اور ممالک تاجکستان، ازبکستان، ترکمانستان، چین اور ایران کی سرحدیں بھی ملی ہوئی ہیں، وہاں پر تو امن ہے۔ وہاں ہم نے پچھلے بیس سالوں سے کوئی خود کش حملہ نہیں دیکھا۔ آخر ہمارے ہاں یہ کیوں ہوتا ہے؟ تیسرا سوال یہ ہے کہ دہشت گردی کے واقعات پچھلے بیس سالوں سے میں دیکھ رہا ہوں، یہ دریائے سندھ کے اس پار کیوں ہو رہے ہیں۔ خیبر، اورکزئی، کرم، وزیرستان، باجوڑ، مہمند، سوات، پشاور اور لکی مروت میں کیوں ہو رہے ہیں؟ کیا انڈس سرحد ہے، کیا انڈس کے اس پار کی سرزمین کو دہشت گردوں کے لیے رکھا ہے، بم دھماکوں اور خود کش حملوں کے لیے رکھا ہے؟ آخری سوال تو میں چیف جسٹس سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو 18 خود کش حملے نظر نہیں آ رہے ہیں؟ ایک ماہ میں دہشت گردی کے 54 واقعات، چھوٹی چھوٹی چیزوں پر آپ سوموٹو ایکشن لیتے ہیں، پختون کے بہنے والے خون پر آپ کب سوموٹو ایکشن لیں گے؟ یہ جو پختونوں کے اعضاء کے بکھرے ہوئے ٹکڑے ہیں ان پر چیف جسٹس صاحب آپ کب سوموٹو ایکشن لیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی سپریم کورٹ کا دروازہ بھی پختونوں کے لیے بند ہے۔ باجوڑ کے بے گناہ اور مظلوم عوام کے لیے بند ہے۔ میں سپریم کورٹ آف پاکستان سے بھی کہتا

ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ پارلیمنٹ کا in camera session ہو اور مجھے بالکل اس بات سے اتفاق ہے کہ اگر حکومتیں اور ریاست امن و امان نہیں دے سکتی ہیں تو فوج اور پولیس کو وہاں سے نکال دیں۔ وہاں جرگے بلائیں، عوام کو اختیار دے دیں، وہ دہشت گرد اور بندوق برداروں کو بھی نکالیں گے، وہ ہر قسم کے تخریب کاروں کا بھی علاج کریں گے اور وہاں پر عوام خود مثالی امن قائم کریں گے۔ نہیں کر سکتے تو اعتراف کرو، نکل آؤ، عوام اور عوامی جرگوں کے حوالے کرو، ان شاء اللہ بندوق برداروں کا بھی علاج ہو گا، دہشت گردوں کا بھی علاج ہو گا، بدامنی پھیلانے والوں کا بھی علاج ہو گا اور وہاں کا جرگہ آپ کو مثالی امن دے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر دنیش کمار صاحب موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی۔ وہ پہلے سے ہی چیخ رہے ہیں ان کو موقع دے دیتے ہیں۔

Senator Bahramand Khan Tangi

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: شکریہ جناب چیئرمین! میں کوشش کروں گا کہ باجوڑ دھماکے پر بات کروں اور باجوڑ دھماکے کو سیاست سے یا پاکستان کے اداروں کی ناکامی سے ناجوڑوں بلکہ میری کوشش یہ ہو گی کہ میں باجوڑ میں JUI کے convention میں شہید ہونے والے، JUI کے علما کرام، طلبا اور general masses کی شہادت پر بات کروں۔ جناب! باجوڑ دھماکے میں جو لوگ شہید ہو چکے ہیں اللہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جو لوگ زخمی ہوئے ہیں اللہ ان کو شفا کاملہ عطا فرمائے۔ میری دعا ہے، 24 کروڑ عوام کی دعا ہے، اس House کی دعا ہے کہ یہ ایک دفعہ پھر سے دہشت گردی نے جو سر اٹھالیا ہے یہ ختم ہو جائے اور پاکستان میں امن ہو۔

جناب! 09-2008 میں ہم نے ہزاروں لاشیں اٹھائی ہیں اور KP میں روزانہ دھماکے ہوتے تھے اور اس وقت ہم نے سنا ہے کہ آٹا بھی نہیں چاہیے، پٹرول بھی نہیں چاہیے، گھر بھی نہیں چاہیے لیکن ہمیں امن فراہم کریں۔ جو بیٹے صبح گھر سے نکلتے ہیں وہ اپنی والدہ، بہنوں اور بچوں کے لیے صحیح سلامت واپس آ جائیں۔ یہ دن بھی ہم نے دیکھے تھے لیکن درمیان میں جو محنت کی گئی اداروں کے نوجوان شہید ہو گئے، مسجدوں میں نماز پڑھنے والے شہید ہو گئے، سکول کے بچے شہید ہو گئے، مختلف sectors میں دھماکے ہو رہے تھے اور ان دھماکوں اور ان قربانیوں کی وجہ سے میرا KP اس خون

سے روزانہ سرخ ہو رہا تھا اس کے بعد امن آگیا لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ آج دہشت گردی نے سر کیوں اٹھایا۔ کون ہیں یہ دہشت گرد؟ کہاں سے آگئے ہیں؟ کس نے دھماکے شروع کیے؟ اس پر بھی سوچنا چاہیے۔

جناب! جب KPمیں دھماکے شروع ہوتے ہیں تو پاکستان کی 22 کروڑ عوام شہداء کے لواحقین کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں، ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ ہر آدمی کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے لیکن بد قسمتی سے بہت ادب کے ساتھ میں کہتا ہوں کہ کچھ تنظیمیں، کچھ individual personalitiesان دھماکوں پر اپنی سیاست چمکانے کی ناکام کوشش کرتی ہیں۔ قوم کو تقسیم کرتے ہیں اور اداروں اور قوم کو لڑانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ جب دھماکا ہوتا ہے تو بجائے اس کے کہ ہم security related issuesپر سوچیں، ہم اتحادی دفاع پر سوچ لیں، ہم KPکے ان شہداء کے بارے میں سوچیں جن کا کمانے والا ایک ہی تھا اور وہ شہید ہو گیا، ان کے بچوں کے بارے میں سوچ لیں لیکن ہم افواج پاکستان اور securityاداروں کو بد نام کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ breaking newsآجائے اور صبح اخبار میں بڑی خبر چھپ جائے کہ فلاں نے افواج پاکستان اور securityاداروں کو نشانہ بنا دیا۔

جب مسجدوں میں دھماکے ہوتے ہیں، بازاروں میں دھماکے ہوتے ہیں، general massesپر دھماکے ہوتے ہیں تو جب افواج پاکستان پر دھماکا کر کے میرے ان نوجوانوں کو شہید کرتے ہیں جو کہ Captain, Brigadier, Major,سپاہی ہوتے ہیں وہ بھی تو میرے ہی لوگ ہیں۔ وہ بھی تو پاکستانی ہیں، وہ بھی کسی کے بچے ہیں، وہ بھی کسی کے والدین ہیں، وہ پاکستان کے ان غریب گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں جہاں باپ اپنی مزدوری کے پیسوں سے پڑھا کر اپنے بیٹے کو Captainبناتا ہے اور پھر class-4اپنے Captainبیٹے کی لاش کے سر پر کھڑے ہوتے ہیں کہ میں نے تو مزدوری کے پیسوں سے آپ کو Captainبنایا مبارک ہو میرے بیٹے کہ میرے ملک کی راہ میں شہید ہو گئے۔ یہ بھی تو پاکستانی ہیں لیکن بد قسمتی سے اپنی personal popularityکے لیے، اپنی political point scoringکے لیے، breaking

newsکے لیے، جب بھی KP کو خون میں نہلایا جاتا ہے تو ہم اداروں اور قوم کو لڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب! سوچنے کی بات ہے کہ دھماکا ہوتا ہے اور ہم اداروں کو الزام دیتے ہیں کہ یہ اداروں کیfailure ہے، بالکل میں agree کرتا ہوں کہ اتنے ادارے ہیں تو ان اداروں کی موجودگی میں دہشت گردی کے واقعات کیوں پیش آتے ہیں۔ میں یہ سوال کرتا ہوں کہ خودکش حملے، دہشت گردی دنیا کے developed Countries میں بھی ہوتی ہے، ان کے پاس بھی یہ ادارے ہیں،ان کے پاس بھی یہ سارے وسائل ہیں لیکن خودکش حملے کو کوئی آدمی، کوئی ادارہ نہیں رکوا سکتا۔ یہ سوچنا چاہیے کہ ہم ایسی strategyبنالیں، ایسی planning کریں کہ اس دہشت گردی سے چھٹکارا حاصل کر سکیں اور یہ تب ممکن ہے جب تمام جماعتیں ایک pitchپر آجائیں۔ وہ political scoringکے لیے، اپنی حکومت کے لیے، اپنی ذاتی پسند ناپسند کے لیے دہشت گردوں کو supportنہ کریں بلکہ دہشت گردی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے تمام جماعتیں ایک pitchپر آکر دہشت گردی کی مذمت کریں اور مذمت کرکے ان کو پاکستان سے ختم کردیں تب یہ سب ممکن ہے۔

آج سے تین سال پہلے جب Qatar میں peace agreementہو رہا تھا USA and Taliban کے درمیان، میری speechاس House کے record میں ہے کہ اگر افغانستان میں امن چاہتے ہیں، اگر USA agreement کرتا ہے تو میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں کہ اس peace agreement سے افغانستان میں امن نہیں آئے گا اور اس کا direct effect Pakistan and KPپر پڑے گا۔ جب تک افغانستان میں peace agreementمیں تمام stake holders کو بٹھا کر بات نہیں کریں گے، table talksنہیں کریں گے، آپ ان کے سامنے رکھ کر تمام stake holdersایک pitchپر نہیں آتے ہیں توQatar peace agreementکے بعد یہ جو معاملات ہیں یہ مزید بگڑ جائیں گے۔

جناب! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں دھماکوں کی سیاست نہیں کرنی چاہیے، ہمیں ان اداروں میں شہداء کو بھی شہداء consider کرنا چاہیے۔ جو ادارے افواج پاکستان کے

ادارے، security organizations ان کے نوجوانوں کی لاشیں بھی ہم روزانہ اٹھاتے ہیں لیکن اگر ہم دھماکے کے دوران، ہم اداروں، عوام اور KP کے پختونوں کو لڑاتے ہیں میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ ایک طرف ان کے بچے شہید ہوتے ہیں دوسری طرف وہ جذبات میں آکر ان کے منہ سے ایسے نعرے نکلواتے ہیں جو پاکستان کے اداروں کی کمزوری ہوتی ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ سیاست کریں لیکن افواج پاکستان کی میں individual personality کی بات نہیں کر رہا I am against the dictatorship لیکن افواج پاکستان ہم سب کی ہے، افواج پاکستان کے بچے ہم سب کے بچے ہیں، افواج پاکستان کے بچے ہمارے مستقبل کو بنانے کے لیے اپنی جانوں کی قربانی دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو دھماکا باجوڑ میں ہوا ہے، جو JUI کے طلبا شہید ہو چکے ہیں، جو ان کے بڑے بڑے علما کرام شہید ہو چکے ہیں اللہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے لیکن ان کے خون پر، ان کی شہادت پر اپنی سیاست نہ چمکائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر طاہر بزنجو صاحب۔

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: شکریہ جناب چیئرمین! دو آئین شکنوں نے یعنی General Zia-ul-Haq and General Musharraf نے نہ صرف آئین اور پارلیمنٹ کا خون کیا بلکہ ایک ہی وقت میں اپنے بدرنگ مفادات کی خاطر، اپنے اقتدار کو طول دینے کی خاطر پاکستان کو آگ کے سمندر میں دھکیل دیا۔ جس کا خمیازہ آج تک قوم بھگت رہی ہے۔ جناب چیئرمین! باجوڑ حملے کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ برسوں اور دہائیوں سے چلنے والی افغان پالیسی ناکام ہو چکی ہے۔ پاکستان کو ایک نئی افغان پالیسی کی ضرورت ہے۔ ہم بہرحال یہاں ایوان میں اور پارلیمنٹ سے باہر یہ مطالبہ کرتے آ رہے ہیں کہ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے یا کوئی APC آپ بلائیں جہاں اس مسئلے پر سیر حاصل گفتگو ہو، تفصیلی گفت و شنید ہو اور بحث و مباحثہ ہو اور اس کی روشنی میں ہی آپ ایک نئی افغان پالیسی تشکیل دیں جو سب کو قابل قبول ہو۔

جناب چیئرمین! ایک بات تو بالکل واضح ہے۔ دیکھیں آپ کسی بھی طاقت ور کے ساتھ لڑ سکتے ہیں لیکن اپنے ہمسائے کے ساتھ لڑنا کافی مشکل کام ہوتا ہے۔ اس وقت سوائے چین کے ہمارے

جتنے بھی ہمسایہ ممالک ہیں ان کے ساتھ ہمارے تعلقات نہایت ناخوش گوار ہیں۔ ایک تو میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ضمن میں آپ APC بلائیں یا سینیٹ کا کوئی سپیشل اجلاس بلائیں جہاں پر ذمہ داران کو بھی طلب کریں اور اس پر تفصیلی رپورٹ دیں اور ہمیں یہ بھی بتائیں کہ یہ جو National Action Plan ہے آیا یہ اب بھی زندہ ہے یا یہ مر چکا ہے۔ اگر اس کے ان نکات پر جیسا کہ قائد ایوان بتا رہے تھے کہ بہت سے نکات پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ اگر نہیں ہو سکا تو کیوں نہ ہو سکا۔ سارے ہمسایہ ممالک کے ساتھ خوش گوار تعلقات قائم کرکے ہم یہاں پر امن قائم کر سکتے ہیں اور تنازعات کو باہمی گفت و شنید کے ذریعے حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں آخری بات کروں گا۔ قومی اسمبلی نے گزشتہ دنوں لاہور میں گوادر کے نام پر یونیورسٹی بنانے کے بل کی منظوری دی ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ پورے بلوچستان میں اتنی یونیورسٹیاں نہیں ہیں جتنی شہر گوادر میں ہیں۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ اگر گوادر کے نام پر کوئی یونیورسٹی بنانا چاہتے ہیں تو خدارا ہم پر رحم کریں۔ بلوچستان جو بدترین قسم کی تعلیمی پسماندگی کا شکار ہے تو یہ یونیورسٹی پھر آپ گوادر شہر میں قائم کریں۔ Thank you sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، شکریہ۔ سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

Senator Hidayatullah Khan

سینیٹر ہدایت اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! باجوڑ میں جو خودکش حملہ ہوا ہے اس میں تقریباً 80 افراد شہید ہوگئے ہیں اور تقریباً 100 سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔ پہلے تو ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شہداء کے درجات کو بلند کرے، زخمیوں کو جلد صحت یابی عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جہاں سے بزنجو صاحب نے بات شروع کی ہے۔ ابھی تو ہم آ کر اور کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں کہ فلاں جگہ پر آرمی والوں نے یہ کیا ہے اور فلاں جگہ پولیس والے اور دوسرے سیکورٹی ادارے ڈیوٹی نہیں کر رہے ہیں۔ بہرحال یہ تو ہماری عادت ہے کہ ہم اس طرح الزامات لگائیں گے۔ یہ کام جہاں سے شروع ہوا ہے اور جس نے شروع کیا ہے۔ آج سے 40 سال پہلے دو بزرگ راہنماؤں حضرت باچا خان اور خان عبدالولی خان نے ان لوگوں کو بتا دیا تھا کہ یہ جو کام

آپ کر رہے ہیں یہ غلط ہے۔ یہ کام امریکا اور روس کی جنگ نہیں ہے۔ یہ جہاد نہیں ہے فساد ہے۔ یہ دو سانڈوں کی لڑائی ہے۔ اس جنگ میں آپ مینڈکوں کی طرح ان کے پاؤں میں روندے جائیں گے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہوگا۔ دوسری ایک زبردست بات انہوں نے کہی تھی کہ اگر آپ اپنے پڑوسی کے گھر میں پتھر پھینکیں گے تو اس کے جواب میں آپ کے گھر میں گلدستہ نہیں آئے گا۔ ایک اور بات وہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے چاہییں۔ افغانستان ایک ایسا ملک ہے کہ ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ طویل رشتے ہیں۔ وہ بھی مسلمان ہیں اور ہم بھی مسلمان ہیں۔ وہ بھی پختون اور ہم بھی پختون ہیں۔ ان کے ساتھ ہماری رشتہ داریاں بھی ہیں۔ ان کا بارڈر بھی 1600 کلومیٹر ہمارے ساتھ لگا ہوا ہے۔ تو انہوں نے ہمیں یہ بتا دیا کہ ہمارے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم ہونے چاہییں۔ ابھی موجودہ وقت میں آپ دیکھیں کہ ہندوستانی بارڈر کرتار پور میں ہم تجارت کرتے ہیں جبکہ چمن اور تورخم کے بارڈر کو ہم نے بند کر دیا۔ کیوں ہم نے بند کر دیا۔ یہ تو نہیں ہے کہ وہاں پر کوئی آ نہیں سکتا یا جا نہیں سکتا۔ آنا اور جانا تو ہے مگر کاروبار بند کر دیا۔ ہمارے صوبے کا روزگار بالکل تباہ ہو گیا۔ ہمارے نوجوان سوچتے ہیں کہ اب ہم کیا کریں۔ ہمارے لوگ پنجاب میں منتقل ہو رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ کو پورے علاقے کا پتا ہے۔ میں یہ بات کہتا ہوں کہ جس طرح اسفندیار ولی خان صاحب فرما رہے تھے کہ ایک پرامن افغانستان کے بغیر تم پرامن پاکستان کا خواب نہیں دیکھ سکتے۔ اگر آپ پاکستان کو ترقی یافتہ ملک دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے آپ کو افغانستان کے ساتھ اچھے تعلقات بنانے ہوں گے۔ جس طرح افغانستان میں بدامنی آجاتی ہے تو اس کا اثر براہ راست قبائلیوں پر پڑتا ہے۔ قبائل میں اگر بدامنی آجاتی ہے تو وہ پھر ہمارے صوبے خیبر پختونخوا میں پھیل جاتی ہے۔ اگر میں یہ ان کو بتا دوں کہ یہ بدامنی جب خیبر پختونخوا میں آئے گی تو یہ پھر پورے پاکستان میں پھیلے گی۔ اس کو آپ اٹک پار تو روک نہیں سکتے۔ ابھی تک تو انہوں نے کچھ نہ کچھ کیا۔ بہرحال میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی وسائل ہیں۔ ابھی ان کو پتا لگ گیا ہے۔ اسحاق ڈار صاحب یہاں بیٹھے تھے۔ ان کو ابھی یہ بات سمجھ آ گئی کہ ہم پر دو سو ارب ڈالر کا قرضہ ہے۔ ہمارے ہاں کتنے ذخائر موجود ہیں۔ کہاں پر یہ ذخائر موجود ہیں۔ ابھی انہوں نے ایک لسٹ جاری کیا ہے کہ خیبر میں اتنے ہیں، مہمند میں اتنے ہیں، باجوڑ میں اتنے ہیں، وزیرستان میں اتنے ہیں

اور کرک میں اتنے ہیں۔ ایک لڑکا وہاں پر بھیڑ بکریاں چرا رہا تھا۔ وہ دیکھتا ہے کہ زمین سے آگ نکل رہی ہے۔ اس نے تھوڑی سی کھدائی کی تو پتا چلا کہ وہاں پر تو گیس کے ذخائر ہیں۔ ہمارے صوبے میں بہت سے ذخائر موجود ہیں۔ کوئی ان کو دیکھنے کے لیے بھی نہیں آتا۔ ابھی ان کے لیے مشینریز کی ضرورت ہے۔ الحمد للہ ہمارے صوبے میں جو تیل کے کنویں نکل آئے ہیں ان میں تقریباً 80 فیصد تک تیل ہے اور باقی کچرا ہے۔ صاف ستھرا تیل ہمارے صوبے میں نکل آیا ہے۔ گیس کے ذخائر ہمارے پاس ہیں۔ جنگلات، پانی اور بجلی ہمارے پاس ہیں۔ ان چیزوں کو ہم بروئے کار اس لیے نہیں لائے کہ کیناں کی ضرورت تھی۔ عناد اگر رکھوگے تو اپنے ملک کو خراب کروگے۔ ہم پاکستان کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ قبائلیوں نے ہمیشہ پاکستان کو تعاون دیا ہے۔ قبائلیوں نے ہمیشہ فوج کے ساتھ دیا ہے اور ان کے شانہ بشانہ ہر جگہ پر جنگیں لڑی ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ان کو کیا ملا۔ ان قبائلیوں کے گھر مسمار ہوگئے۔ لاکھوں دکانیں مسمار کر دیں گئیں۔ ان کے بازار بند کر دیے گئے۔ ان کے تجارتی مراکز میں آج کل کچھ بھی نہیں ہے۔ پشاور کے ائرپورٹ کو انہوں نے بند کر دیا ہے۔ میں نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہاں پر پانچ پھاٹک لگے ہوئے ہیں۔ وہ تلاشی لیتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے، پاسپورٹ دکھاؤ، شناختی کارڈ دکھاؤ۔ وہ سوچتا ہے کہ پانچ پھاٹک cross کرنا تو پل صراط سے گزرنے کے برابر ہے، اس کی بجائے میں موٹر وے پر چڑھ کر سیدھا اسلام آباد کیوں نہ چلا جاؤں۔ آج وہاں پر وہ بھی ختم ہوگیا۔ ہمارے ہوٹلوں میں کچھ نہیں، ہمارے کاروبار وہاں سے ختم ہوگئے۔ آج اگر دہشت گردی کی بات کی جارہی ہے تو ہم نے کیوں وہ باتیں نہیں مانیں جو چالیس سال پہلے ہمارے بڑوں نے کی تھیں۔ اب اس کے بعد ہمارے جنرل باجوہ صاحب نے بھی کہا کہ یہ دہشت گردی تھی، یہ جہاد نہیں فساد تھا۔ ابھی جس طرح ہمارے فنانس منسٹر بھی کہہ رہے ہیں کہ ردّالفساد ہے۔ فساد کے مقابلے میں ردّالفساد، آپ نے تسلیم کرلیا۔ ہمارے عمران خان صاحب نے بھی کہا کہ یہ جہاد نہیں، فساد تھا۔ یہ پرائی جنگ تھی جو ہم نے اپنے آپ پر مسلط کی۔ یہ ساری باتیں ہمیں دیکھنی چاہییں اور جو آنکھیں بند کی تھیں ان کو ابھی کھولنا چاہیے۔ دن بدن ہمارے حالات خراب ہوتے جائیں گے۔ خصوصاً میں قبائل کی بات کرتا ہوں، ہمارے تعلیمی ادارے خراب ہوئے، ہمارے تمام ہسپتال destroy ہوگئے، وہاں پر پل ختم ہوگئے، سڑکیں نہیں ہیں۔

کوئی اسکول نہیں بنتا جبکہ اس مقصد کے لیے جو فنڈز جاتے ہیں، وہ کسی اور جگہ لگتے ہیں۔ ہماری گزشتہ حکومت میں، ابھی ہمارے بھائی ابڑو صاحب بیٹھے ہیں، وہ دوبارہ بات کریں گے کہ ایسا نہیں ہوا لیکن میں کہتا ہوں کہ ابھی صوبائی حکومت نے وہاں پر جو کام کیے ہیں، سارا فنڈ انہوں نے اپنے اپنے حلقوں میں خرچ کیا ہے۔ وہ ان قبائل پر خرچ نہیں ہوا۔

میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا تھا اور ایوان کو بتانا چاہتا تھا کہ ابھی موجودہ وقت میں ہم نے ایک معاہدہ کیا جس کے تحت چالیس ہزار دہشت گرد یہاں لائے گئے۔ اس پر عوام اٹھ کھڑے ہوئے۔ عوام نے ان کا مقابلہ کیا اور ان کے خلاف جلوس نکالے، تب جاکر حالات کچھ control میں آئے۔ پھر ایمل ولی خان نے عدالت میں جاکر مقدمہ درج کیا۔ اس پر ہائی کورٹ نے کہا کہ آپ سپریم کورٹ میں جاؤ۔ ابھی سپریم کورٹ میں اس کا کیس چل رہا ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ وہ مقدمہ اس لیے کیا کیونکہ وہ کہتے تھے کہ اگر اس ملک میں دہشت گردی ہے تو اس میں کوئی بھی نہیں بچے گا۔ پچھلے جمعے کو میں نے ایک بات کی، اس دھماکے سے چار گھنٹے پہلے میں نے کہا کہ علما آگے ہو جائیں۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کچھ نہیں کہیں گے تو ان کی بھول ہے۔ وہ وکلا کو نہیں چھوڑتے، علما کو نہیں چھوڑتے، کاروباری لوگوں کو نہیں چھوڑتے، سرکاری عہدیدار حتیٰ کہ کسی کو بھی نہیں چھوڑتے۔ ان کا کوئی مذہب بھی نہیں ہے۔ میرے خیال میں اگر ہم نے اس معاملے پر کوئی بات کرنی ہے تو ہمیں صوبے کے حقوق دینا ہوں گے۔ جس طرح ایک شاعر کہتا ہے (پشتو)۔ شاعر کہتا ہے کہ میرا ملک اور علاقہ سونے اور چاندی سے بھرا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود میں دوسرے ممالک میں جاکر مزدوری کرکے پیسہ کماتا ہوں اور پھر یہاں پر آکر کھاتا ہوں۔ آج کل آپ دیکھتے ہیں کہ ہم پختونوں کے لاکھوں IDPs ہیں جو کہ وزیرستان اور دوسرے علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ میں خانہ بدوش کی طرح اپنی فیملی لے کر پھرتا ہوں۔ میں گناہ اور ثواب کو کیا جانتا ہوں۔ میں جنت کی مٹی پر رہتا ہوں لیکن چونکہ میں گناہ اور ثواب نہیں جانتا للذا، میں اس مٹی پر خالی پیٹ پھر رہا ہوں۔ جناب! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر پلوشہ۔

Senator Palwasha Mohammad Zai Khan

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے خلاف ایک شکنجہ تیار کیا گیا ہے۔ چاہے وہ معاشی سمت سے ہو، پاکستان کو شکنجے میں کسنے کی کوشش کی گئی۔ پاکستان کو ڈیفالٹ کروانے کا ایک plan خام خیالی نہیں بلکہ ایک بڑی حقیقت ہے اور اس کے شواہد موجود ہیں۔ IMF کی جو شرائط تھیں، اس وقت ہیں اور آئندہ آئیں گی، وہ سب بھی اسی طرح اتفاقاً نہیں ہیں۔ وہ جو ہر تھوڑی دیر بعد goal post کو آگے بڑھا دیتے تھے، ہمیں معاشی طور پر مفلوج کرنے کا طریقہ تھا۔ مجھے علم نہیں ہے کہ IMF کی کسی بھی ڈائریکٹر نے اس قسم کے سیاسی بیانات دیے ہوں جو انہوں نے پاکستان کے معاملے میں دیے۔ یہ کہہ دینا کہ پاکستان میں حکومتیں امیروں پر ٹیکس نہیں لگانا چاہتیں، غریبوں پر بوجھ ڈالنا چاہتی ہیں، IMF جیسے ادارے کی طرف سے اس قسم کے بیانات کے آنے سے یہ بات سمجھ آ گئی تھی کہ پاکستان میں وہ کیا چاہتے ہیں۔ لہٰذا، معاشی طور پر پاکستان کو شکنجے میں پھنسانے کا پورا پورا بندوبست ہو چکا تھا۔ اللہ کرے ہم اس سے نکلے ہی رہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ دہشت گردی کے واقعات ہوئے اور باجوڑ میں افسوس ناک واقعہ ہوا۔ ایک چھوٹی سی clip آئی، اس میں لوگ ہنسی خوشی چل رہے ہیں، پھر رہے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے cooler سے نکال کر کچھ بیچ رہے ہیں۔ انہیں علم نہیں تھا کہ اگلے چند لمحوں میں ان کے جسموں کے چیتھڑے اڑا دیے جائیں گے۔ اس سے افسوس ناک بات اور کوئی ہو نہیں سکتی۔ اس سے چند ماہ پہلے ایسا ہی واقعہ پشاور کی ایک مسجد میں ہوا جہاں نماز پڑھتے لوگوں پر قیامت ڈھا دی گئی۔ اب ان تمام واقعات پر ہم نے نیشنل سیکورٹی کمیٹی کی briefings attend کی ہیں۔ ہمیں علم ہے کہاں سے یہ دہشت گرد نکلتے ہیں اور کیسے یہاں تک پہنچتے ہیں۔ ان معاملات میں ظاہر ہے ہمارے جذبات بھڑکتے ہیں لیکن اس پر اس باڑ کو جو لگائی گئی ہے اور جو ایک احسن اقدام ہے، اگر ہم اس کو target کریں اور اسے تنقید کا نشانہ بنائیں یا کسی کا lapse ہے تو اس پر بات کریں تو یہ بھی حقیقت ہے کہ civilians نے بہت شہادتیں پیش کی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری armed forces نے شہادتیں دی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جس نے دھماکا کرنا ہے یا جو قاتل ہے، اگر وہ باڑ کے اس طرف ہو گا

تو باڑ پار کرے گا۔ اگر اسے پہلے ہی باڑ کے اِس طرف لا کر بسا دیا گیا تو پھر اُس کا بھی تو جواب ہونا چاہیے۔

آج یہ بالکل صحیح بات کی جارہی ہے کہ ہمیں اس معاملے پر in camera briefing دی جائے کیونکہ اگلے چند دنوں میں قومی اسمبلی کا وجود نہیں ہوگا۔ سینیٹ پر دُہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ یہ ہاؤس آف فیڈریشن ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ جو معاملات ہوئے، کیسے ہوئے اور کس نے ان لوگوں کو لا کر یہاں بسایا۔ یہ کوئی جھوٹ نہیں کہ کمر توڑی گئی تھی، بہت دفعہ توڑی گئی۔ اس میں ان تمام شہداء کا ہم credit نہیں لے سکتے جو اس میں شہید ہوئے، ان میں ہمارے civilians بھی ہیں، ان میں ہماری افواج پاکستان کے لوگ ہیں جو کہ مختلف operations میں شہید ہوتے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے مال کی قربانی دی۔ پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں چالیس لاکھ لوگوں کو وہاں سے نکالا گیا اور پھر relocate کیا گیا۔ یہ تمام قربانیاں جنہوں نے دیں، ان کی قربانیوں کو ہم اس طریقے سے ایک لفظ کہہ کر کہ کمر نہیں ٹوٹی، نظر انداز نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی کمر ٹوٹی لیکن کیا آنے والی حکومت نے اس کا خیال رکھا۔ ایک حکومت جب دل میں کسی کے لیے کوئی ہمدردی رکھے اور اس کا نظریہ اور ہو اور وہ ان لوگوں کو لا کر دوبارہ بسا دے، پھر وہ لوگ وہی کریں جو ان کے بیرونی آقا انہیں کہتے ہیں تو پھر کس کی ذمہ داری ہے۔ اس کا بھی حساب لگانا ہے۔ ان سے پوچھیں تو سہی، اس وقت کس نے اجازت دی کہ ان تمام لوگوں کو دوبارہ یہاں لا کر بسایا جائے، انہیں سانس لینے کا موقع دیا جائے اور انہیں اپنے defence کو مضبوط کرنے کا موقع دیا جائے۔ کیا یہ سوال کرنا ہمارا فرض نہیں ہے؟ کیا جواب دینا ان لوگوں کا فرض نہیں ہے جن کی یہ پالیسی تھی جو کہ implement کی گئی۔ اس میں آپ کا اور میرا تو کوئی role نہیں تھا۔ اس میں ہم سے تو کسی نے نہیں پوچھا۔ ہم نے اس وقت بھی کہا کہ جن لوگوں نے جانیں دیں، ان کے ورثاء سے تو ایک مرتبہ پوچھا جائے۔

چیئرمین صاحب! دوسری بات، ہم ویسے ہی بے حس ہو چکے ہیں۔ ہم یہاں کیا کرتے ہیں؟ ہم کسی نہ کسی کی فاتحہ سے شروع کرتے ہیں۔ فاتحہ پڑھ کر کچھ لفظ افسوس کے کہتے ہیں اور پھر اگلے سانحے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہمیں یہ اچھی طرح علم ہے کہ ایک تو وہ دشمن ہے جس کا

ہاتھ trigger پر ہوتا ہے، جیکٹ میں ہوتا ہے یا جیسے بھی blast کرتا ہے جبکہ ایک وہ دشمن ہے جو اس کے پیچھے ہے، جو اس کو مالی معاونت فراہم کرتا ہے، جو پاکستان کے لیے گڑھے کھودتا ہے چاہے وہ سی۔پیک ہو یا کوئی اور معاشی کارنامہ ہو۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ سی۔پیک بہت سی عالمی قوتوں کو قبول نہیں ہے۔ یہ بات ہمیں سمجھ لینی چاہیے۔ پھر ہمیں دوبارہ سوچنا چاہیے کہ اب ان حالات میں اپنی سیکورٹی پالیسی، افغان پالیسی یا کسی بھی پالیسی کو کیسے تشکیل دیا جائے۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ دھماکا اتفاقیہ نہیں تھا بلکہ چینی نائب وزیراعظم کے یہاں visit کے ساتھ time ہوا ہے۔ یہ اتفاق نہیں ہے اور اس بات سے ہمیں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ وہ کھڑے رہے، 10 سالہ تمام تقریبات منعقد ہوئیں اور ان شہیدوں کا خون اس میں شامل ہے جو کچھ ہوا، ہمیں اس کا اقرار کرنا چاہیے۔ جناب والا! اس میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہمیں حقائق بتائے جائیں کہ کتنے لوگ یہاں آئے تھے، وہ کہاں کہاں بسے؟ جو لوگ claim کر رہے ہیں ان کا اس دھماکے سے کیا تعلق ہے؟ آپ اسے چاہے in camera کریں چاہے آپ اسے open کریں لوگوں کا بھی حق ہے، پاکستان کے عوام کو جاننے کا حق ہے کہ انہیں کون مار رہا ہے؟ آپ بے شک اسے in camera بھی نہ کریں، ہم نے اس کی جو policy بنانی ہے، معاشی معاملات پر ہم کہتے ہیں تمام پارٹیاں میثاق معیشت کے لیے تیار ہیں تو ہم دہشت گردی کے خلاف میثاق پر کیوں متفق نہیں ہو سکتے، ہم کیوں نہیں اس terrorism کے خلاف متفق ہو سکتے ہیں کہ کوئی حکومت آئے یا جائے، اس کے دل میں ان لوگوں کے لیے جتنی مرضی مہربانی یا ہمدردی ہو وہ اس document کو نہ چھیڑ سکے، وہ document اس وقت تک lock ہو جائے جب تک ہم یہ جنگ نہ جیتیں۔

جناب والا! سری لنکا نے چھبیس سال جنگ لڑی، ان کی ایک لاکھ کے قریب جانیں گئیں لیکن وہ جیتے، آخر میں ریاست جیتی۔ اگر ہم دوبارہ tally کریں تو میرے خیال میں ہماری figure بھی اتنے ہو چکے ہیں۔ ہم اس پر charter against terrorism کو کیوں lock نہیں کر دیتے؟ اب دیکھیں یہ بات اچھی نہیں ہے، دکھ کا موقع ہے لیکن کہا گیا کہ شہباز شریف صاحب نے کچھ کہا، آپ کو یاد ہے کہ پرویز خٹک صاحب نے بھی کچھ کہا تھا کہ ہمارے بھائی ہیں، ان کا دفتر کھولا جائے۔ کون سا ایسا موقع ہے جب اُس وقت کی حکومت نے ہمدردی نہیں دکھائی؟ لہٰذا اس وقت یہ

باتیں کرنے سے ان شہیدوں کا نہ کوئی فائدہ ہوگا اور نہ ان کے خاندانوں کا ہوگا۔ ہاں! آپ نے آگے کیا کرنا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ باجوڑ میں لوگ شہید ہوئے، ہمارے دامنوں تک یہ آگ نہیں آئے گی، یہ کسی وقت ہم میں سے کسی کے بھی گھر کو جلا سکتی ہے، ہم میں سے کوئی اس سے دور نہیں ہے۔

میں ایک بات ضرور کہنا چاہوں گی، اس پر ہمیں اپنی پارٹی سے بالاتر ہو کر بات کرنی چاہیے کہ کچھ عرصہ پہلے بھارت کے راج ناتھ سنگھ نے دھمکی دی تھی کہ ہم اندر گھس کر ماریں گے، ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ ان تمام چیزوں کے پیچھے funding, sponsors کو بھی ہم اسی طرح expose کریں۔ آج بھارت میں کیا ہو رہا ہے؟ منی پور میں کس طرح عیسائی خواتین کو برہنہ کر کے چوکوں اور چوراہوں پر چلایا گیا، کتنے چرچ جلائے گئے، کتنے لوگوں کو مارا گیا، انہیں کاٹا گیا، ان کے سر دھڑ سے جدا کیے گئے لیکن دنیا اس پر خاموش ہے، انہیں وہ نظر نہیں آتا لیکن یہاں ذرا سا کچھ ہو جاتا ہے تو ہمیں human rights کے lectures ملتے ہیں۔ بھارتی پنجاب میں سکھوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، سکھوں کا کئی مہینے internet بند کیا گیا، انہیں کئی مہینے جانوروں کی طرح اٹھا اٹھا کر بند کیا گیا اور ان کے ساتھ یہ کافی عرصے سے ہو رہا ہے۔

جناب والا! میں آپ کے توسط سے پورے ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گی کہ بھارت میں ممبئی کے پاس کیا ہو رہا ہے، ممبئی میں جہاں وزیراعظم مودی کی official residence ہے، وہاں سے چند قدموں کے فاصلے پر موجود تمام مساجد کو آگ لگا دی گئی، اس وقت بھی وہاں تمام مسلمانوں کے کاروبار جل رہے ہیں۔ مودی نے کہا کہ پاکستان اپنے بوجھ تلے دب جائے گا، ہمیں یہاں سے مودی کو جواب دینا چاہیے کہ تم اپنے ظلم تلے دب جاؤ گے اور دنیا میں human rights کا بھاشن دینے والے ہر ملک کو یہ دکھانا چاہیے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کل رات ممبئی میں ایک مسجد کے انیس سالہ پیش امام کے گھر میں گھس کر اسے آگ لگا دی کیونکہ وہ جگہ مودی کی official residence سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر تھی۔ آج موقع آگیا ہے کہ ہماری تباہی و بربادی میں کہیں بھی ان کا ہاتھ ہے اور وہ کوئی موقع نہیں چھوڑتے کہ جہاں وہ ہمارے گلے کو نہ دبوچیں تو ہم کیوں خاموش رہیں۔ ہمیں اس پر بولنا چاہیے، ہمیں یہاں سے قرارداد منظور کرنی چاہیے

کہ ہم ہندوستان کے مسلمانوں، ہندوستان کے سکھوں، ہندوستان کے عیسائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔

لہٰذا یہ تو ہماری جنگ ہے، اسے ہم نے جیتنا ہے، ہم نہیں جیتیں گے تو کوئی اور جیت جائے گا، اس لیے لڑنا ہے، اب لڑکے مریں یا گھر بیٹھ کر مریں، یہ ہماری choice ہے۔ اس پر بیٹھ کر سیر حاصل بحث ہو جو چند لوگوں کے درمیان نہ ہو، جس میں ساری پارلیمنٹ شامل ہو اور پھر اسے open کیا جائے، لوگوں کو بتایا جائے کہ آپ کے قاتل کون ہیں۔ آپ اپنے اگلے قدم کے پیچھے پوری قوم کو کھڑا کریں تب ہی یہ جنگ جیتی جائے گی۔ اگر سری لنکا چھبیس سالوں میں جنگ جیت سکتا ہے تو ہم کیوں نہیں جیت سکتے لیکن اس کے لیے ہمیں پہلا قدم اٹھانا ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گی، چاہے آپ کل کے اجلاس میں کریں، مودی انڈیا کی اقلیتوں کے ساتھ جو ظلم کر رہا ہے، ایک police officer gun اٹھاتا ہے، پورے انڈیا میں شور مچا ہوا ہے اور وہ ایک ٹرین میں تین مسلمانوں کو identify کرکے انہیں قتل کرتا ہے، انہیں کہتا ہے کہ اس ملک میں مودی، یوگی اور ان کے چاہنے والے رہیں گے، آپ پاکستان چلے جاؤ۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ دنیا کیوں آنکھیں بند کر کے بیٹھی ہوئی، اس پر کیوں نہیں بولتی؟ اس وقت انڈیا ہٹلر کے جرمنی سے بدترین ملک بن چکا ہے، ہمیں آواز اٹھانی چاہیے، ہمیں انہیں وہیں گھیرنا چاہیے جہاں وہ ہمیں گھیرنا چاہتے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ کل unanimously اس قرارداد کو منظور کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: براہ مہربانی Friday کو لے آئیں۔

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: جناب چیئرمین! ان شاء اللہ ہم یہ جنگ جیتیں گے، جو باڑ کے اِس طرف ہیں یا اُس طرف ہیں جب لوگوں نے ہتھیار اٹھا لیے تو انہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ سیف اللہ ابڑو صاحب۔

Senator Saifullah Abro

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ، جناب چیئرمین! ہمیں کم از کم یہاں guide کیا جائے، ہم سب ممبران پہلے بھی بات کر چکے ہیں، ہمارے Leader of the Opposition نہیں ہیں۔ سب ممبران ہیں، سب کا حق ہے، پاکستان میں جو بھی واقعہ ہوتا ہے، ہر ممبر چاہتا ہے کہ اس پر

اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ جب سب لوگ discussion میں آئیں گے تو اچھا نتیجہ نکلے گا۔ افسوس اس بات پر ہے کہ آپ first line میں دیکھیں ایک وزیر، دوسرا وزیر Leader of the House, پانچ پانچ، دس دس مرتبہ یہ لوگ بولتے ہیں تو باقی لوگ کہاں جائیں گے؟ براہ مہربانی آپ اسے review کریں، کوئی طریقہ کار ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر صاحب! جب کوئی ممبر سوال کرتا ہے تو وزیر نے جواب دینا ہوتا ہے۔ آپ اپنی تقریر کریں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب والا! میں اسی پر آتا ہوں، ایسا نہیں کہ ہم یہاں قوالی گانے آئے ہوئے ہیں، تین گھنٹوں سے ہم بچوں کی طرح اٹھ کر کہیں کہ وقت دیں، یہ اچھا نہیں لگتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: دوسری بات یہ ہے کہ میں number-wise وقت دیتا ہوں کیونکہ میرے پاس screen پر نام number-wise آتے ہیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب والا! آپ نے تو یہ کیا، میں پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ آج تو سوالات اتنے نہیں ہوئے۔ آج ساری پاکستانی قوم باجوڑ کے واقعے پر دل افسردہ ہے، اس پر کون سیاست کرتا ہے، کرنی بھی نہیں چاہیے۔ جہاں بھی کسی پاکستانی کا بے گناہ خون بہے گا تو genuine Pakistani کو تکلیف ہو گی اور پہنچنی چاہیے۔ اس کے تدارک کے لیے جیسے مشتاق صاحب نے کہا، جیسے حاجی ہدایت اللہ صاحب یا دوسرے دوستوں نے کہا کہ compensation ہونی چاہیے۔ جس دن یہ واقعہ ہوا تھا حکومت کو اسی دن یہ announce کرنا چاہیے تھا، حکومت کے پاس 91, 92 billion rupees اپنے MNAs کو الیکشن کے لیے دینے کو ہیں لیکن ابھی تک انتظار کیا جا رہا ہے کہ وہ بے گناہ ساٹھ شہیدوں کی families ختم ہو گئیں، ان کے لیے کچھ بھی نہیں ہے، ان کے لیے کمیٹی بیٹھے گی اور وہ decide کرے گی۔ حکومت کی اس direction سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کتنی سنجیدہ ہے۔

جناب والا! ہمیں یہاں بہت ساری چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں، جب قول و فعل میں تضاد ہو گا تو پھر پاکستانی قوم کبھی بھی آگے نہیں بڑھ سکے گی۔ یہاں کافی چیزیں ہوئی ہیں کہ اچانک یہ لوگ دوبارہ کیسے آئے؟ میں سب دوستوں کو advice کروں گا کہ ہم اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم سب

کو پتا ہے کہ کون کتنا انقلابی ہے، کس کا دل کتنا دکھتا ہے، یہ بھی سب کو پتا ہے، sitting Government کیا ہے اور previous Government کیا تھی؟ اس ایوان میں کسی میں ہمت ہے کہ اس واقعے پر وہ discuss کرے گا؟ کوئی آدمی باہر سے کسی کو نہیں لا سکتا، even ایک parliamentarian اٹھے اور باہر سے کسی دوست کو تو لائے یا یہاں کا criminal کسی ملک میں بھاگ جائے absconder ہو جائے، آپ اسے واپس لا کر تو دکھائیں، آپ نہیں لا سکتے۔ جناب والا! جس کی authority ہے، وہی لوگ کرتے ہیں، جو پہلے بویا ہے، باجوڑ کا واقعہ ہوا ہے، ہماری policies کون سی ہیں، ہم بیٹھ کر انڈیا پر بات کرتے ہیں۔ ہم اقلیتوں پر بات کرتے ہیں۔ کیا ہم نے دیکھا ہے کہ پاکستان میں ان کے کیا حقوق ہیں۔ Basic human rights یہاں کسے ملتے ہیں؟ کسی نے دیکھا ہے کہ ایک سابق prime minister پر آپ روزانہ کی بنیاد پر 200 سے زائد جعلی کیسز بناتے جا رہے ہیں۔ کسی نے دیکھا کہ ابھی ایک وزیر صاحب Higher Education Commission Bill پر بات کر رہے تھے تو ان کے خلاف ان کی سارے allies اٹھ کھڑے ہو گئے جو پچھلے 16 مہینے سے ایک ساتھ ہیں۔ آپ قومی اسمبلی کے حالات دیکھیں۔ ہر پارٹی یہی کہہ رہی ہے کہ آخر کیا مجبوری آن پڑی ہے کہ صرف پانچ دن بچے ہیں اور بل کے اوپر بل آ رہے ہیں۔ آخر مجبوری کیا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی خوشی یا تکلیف میں ہوتا ہے تو اس واقعے کے گزر جانے کے بعد وہ کہتا ہے کہ بس اب کچھ دن rest کروں۔ آپ لوگ ابھی آرام کریں۔ آپ نے بہت کچھ کر لیا۔ اس کے باوجود ہمیں ہی طعنے ملتے ہیں کہ یہ اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ یہ sitting Government اسرائیل کو delegation بھیجے اور ایجنٹ عمران خان صاحب ہیں۔ یہ افسوس کی بات ہے۔ پاکستانی پاسپورٹ پر یہ لکھتا ہوتا ہے کہ اس کے ذریعے کوئی بندہ اسرائیل نہیں جا سکتا ہے۔ پاکستان سے وہ delegation کیسے گیا ہے لیکن ایجنٹ ہم ہیں۔ آپ لوگوں کو 16 مہینے ہو گئے ہیں۔ ان 16 مہینوں میں خان صاحب سے آپ کا غصہ اور ہماری حکومت کو ملامت کرنا نہیں جا رہا ہے۔ آج بھی ان کے خلاف آپ کیسز بنانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ آپ کب لوگوں کو یہ بتائیں گے کہ 16 مہینے پہلے آپ کیسے آئے تھے۔

جناب! یہ اپنی کوئی achievement تو بتائیں۔ ہمیں تو بتاتے نہیں ہیں۔ کس نے آپ کو مجبور کیا کہ آپ حکومت میں آئیں۔ جب آپ 16 مہینوں میں کچھ نہیں کر سکے ہیں تو آپ حکومت میں کیوں آئے۔ کس نے آپ کی منتیں کیں تھیں کہ آپ آئیں۔ آپ لوگوں نے کس پر احسان کیا؟ یہاں بیٹھ کر الٹی سیدھی باتیں کرنے سے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ ابھی آپ نے میرے الفاظ expunge کیے۔ عمران خان صاحب کے خلاف جو الفاظ بولے گئے تھے، میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ پوری تقریر دیکھیں اور انہیں بھی expunge کریں۔ خان صاحب کیسے اسرائیل کا ایجنٹ بن گیا؟ اسرائیل کی ایجنٹ تو یہ حکومت ہے جس نے اسرائیل اپنا delegation بھیجا۔ کیوں بھیجا؟ اس کی تحقیق ہونی چاہیے۔ یہ پاکستان کا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ کل آپ نے دیکھا کہ ہمیں چار دن پہلے اتوار والے دن ہم نے یہاں پر ایک تقریر سنی کہ جی ہم روس سے تیل لائے۔ بھئی بڑا انقلاب آ گیا۔ بڑی اچھی بات ہے۔ UAE نے one billion dollars دے دیے، سعودی عرب نے 02 billion dollars دے دیے۔ چین نے 04 billion dollars دے دیے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ پھر کل 20 روپے فی لیٹر تیل کی قیمتوں میں اضافہ کیوں ہوا؟ کیا اس کی کوئی justification ہے؟ پچھلے دور میں، جس حکومت سے ان کو تکلیف ہے، جس کے لیے کہتے تھے کہ خان صاحب نے پاکستان کو تباہ کر دیا ہے، اس دور میں جب ایک مرتبہ تیل کی قیمتوں میں 10 روپے کا اضافہ ہوا تھا تو کہا گیا کہ رات کے اندھیرے میں ڈاکا ڈالا گیا۔ میں سلام پیش کرتا ہوں ان کو اور ان کی ہمت کو بھی کہ یہ دن کے اجالے میں ڈاکا ڈالتے ہیں۔ انہوں نے تو دن کے اجالے میں 19 روپے 95 پیسے تیل کی قیمتوں میں اضافے کا اعلان کیا۔ خان کو تو بھی احساس تھا کہ اس نے رات کے اندھیرے میں اعلان کیا تھا۔ ان کو تو وہ بھی احساس نہیں ہوا۔ یہ کونسی logic ہے۔

اس وقت ایوان میں قائد ایوان اور وزیر خزانہ موجود نہیں ہیں، میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب وہ یہاں آئے تھے، ستمبر 2022 میں تو اس وقت انہوں نے admit کیا تھا کہ اپریل سے جون 2022 تک banks نے جو LCs issue کی تھیں، ان میں over invoicing ہوئی تھی۔ Officially dollar کی قیمت 120 روپے تھی لیکن بینکوں نے 240 روپے سے 245 روپے charge کیے۔ یہ معاملہ پھر Committees میں گیا اور وہاں discuss ہوا۔

وہاں Minister of State for Finance and Revenue نے کہا کہ جی نہیں ایسا نہیں ہوا ہے۔ ڈار صاحب آئے اور انہوں نے یہ بات admit کی کہ بینکوں نے ایسا کرکے 65بلین روپے زیادہ لیے۔ وہ کس کے پیسے تھے؟ وہ پاکستان کے عوام کے پیسے تھے۔جب بھی LCs issue ہوں گی تو وہ کسی businessman کو issue ہوں گی۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر صاحب! آپ سے یہ التجا ہے کہ ابھی ہم نے باجوڑ واقعے پر بات کرنے کے لئے وقت دیا ہے۔آپ اس پر بات کریں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جی میں اسی پر بات کر رہا ہوں۔ مجھے ایک چیز کاافسوس ہوا۔آپ نے ناراض نہیں ہونا ہے۔آپ میرے بھائی ہیں اور ہمارے head بھی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں ناراض نہیں ہوتا ہوں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جتنے دوستوں نے بات کی،آپ نے بیچ میں کسی کو نہیں روکا۔ میں جب بھی تقریر کرتا ہوں تو نہ جانے کیوں Chair بار، بار interrupt کرتی ہے۔ حکومت کے دو، چار لوگ بیٹھے ہیں۔ وہ آپ کی وفاداری دیکھ رہے ہیں۔ وہ آپ پر کوئی الزام نہیں لگائیں گے کہ آپ نے سیف اللہ ابڑو کو بات کرنے دی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ایسی بات نہیں ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جی نہیں ایسی ہی بات ہے۔آپ یہ حکم دے دیں کہ سینیٹر سیف اللہ ابڑو ایوان میں ہی نہیں آئے۔ میں نہیں آؤں گا۔ حکومت کے ممبران نے دیکھ لیا کہ آپ ان کے وفادار ہیں۔ کم از کم مجھے بولنے دیں۔LCs کے جو 65بلین روپے بینکوں میں پڑے ہیں، وہ کس کے ہیں۔ وہ پیسے اس وقت کیوں واپس نہیں لائے جاتے ہیں؟اگر وہ 65بلین روپے بینک نہیں لیتے تو آج تیل کی قیمتیں20روپے نہیں بڑھتیں۔ اگر پاکستان کے عوام اور باجوڑ کے عوام کے ساتھ اتنی سچائی ہے تو ابھی جو MNAs کو رشوت کے طور پر 60بلین روپے release کیے گئے ہیں، میں آپ سے کہتا ہوں کہ یہ پیسے باجوڑ کے عوام کو دے دیں۔ جو دھماکے میں شہید ہوئے ہیں، یہ انہیں دے دیں۔آپ ایک کمیٹی بنائیں تاکہ ہم یہ پیسے انہیں دے سکیں۔اس سے زیادہ اگر آپ چاہتے ہیں تو وہ بھی کریں۔ حکومت عملی اقدامات اٹھائے۔ دیکھیں میں ایک حقیقی مسئلے پر بات کر رہا ہوں۔ باجوڑ کے حملے کے بعد

چار دنوں سے پوری قوم زخمی ہے لیکن جو کل پٹرول کی قیمتیں بڑھانے سے 24 کروڑ عوام زخمی ہوئی ہے، اس کا بھی مداوا ہونا چاہیے۔ حکومت سے کہیں کہ اس کا مداوا کرے۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی ایسے ہی باتیں کرتا رہتا ہے۔ سینیٹر صاحب بولتے جائیں۔ چیئرمین صاحب! آپ کی توجہ چاہیے۔ پچھلے کچھ سالوں سے پاکستان کا ایک issue pending ہے۔ پاکستان کے جتنے بھی retired ملازمین ہیں چاہے وہ وفاقی حکومت کے ہوں یا صوبائی حکومتوں کے، جب وہ in service ہوتے ہیں تو ان کی تنخواہ سے Group Insurance کاٹا جاتا ہے۔ اس کے بہت زیادہ پیسے ہوتے ہیں لیکن جب وہ ریٹائر ہو جاتے ہیں تو insurance company انہیں پیسے واپس نہیں کرتی ہے۔

جناب! یہ insurance کا اصول ہے کہ اگر بندہ مر جائے یا ریٹائر ہو جائے تو maturity of policy کے وقت پیسے واپس ملنے چاہیئیں۔ یہ بلین کے حساب سے پیسے ہیں جو insurance companies کے پاس پڑے ہیں۔ یہ جو سارے Parliamentarians بیٹھے ہیں، ہمیں آگے بڑھنا چاہیے۔ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں جو اس مسئلے کو دیکھے۔ اس کا چیئرمین سینیٹر بہرہ مند خان تنگی کو بنائیں کیونکہ وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس through a Public Petition یہ چیز پاور کمیٹی میں بھی آئی تھی۔ جب WAPDA officials کو بلایا گیا تو concerned official جواب نہیں دے پایا کہ ہم نے پیسے تو کاٹے ہیں لیکن refund کیوں نہیں کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ ہم نے دوبارہ کمیٹی میٹنگ کے لئے رکھا ہے۔ ایک کمیٹی بنائیں جو اس مسئلے کو دیکھے۔ Retired ملازمین جنہوں نے اپنی پوری زندگی پاکستان کے مختلف departments کو دی ہیں، ان کی جمع پونجی انہیں آخر میں ملنی چاہیے۔ آپ اس پر کوئی فیصلہ دیں۔ ایک کمیٹی بنائیں جس میں حکومت اور اپوزیشن دونوں کے اراکین ہوں جو یہ مسئلہ دیکھے۔ Billions and trillions کے حساب سے insurance companies کے پاس پیسے پڑے ہیں اور ہم صرف ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں ریٹائرڈ ملازمین ہیں۔ وہ کہاں جائیں گے؟ ان کی روزانہ کی بنیاد پر Public Petitions مختلف کمیٹیوں میں آرہی ہیں۔ براہ مہربانی اس پر کوئی direction دیں تاکہ ہم اسے آگے بڑھا سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی اسے متعلقہ کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: کمیٹی بیٹھ کر اس کو سوچے گی اور یہ فیصلہ کرے گی کہ یہ جو illegally اتنے پیسے insurance companies کے پاس پڑے ہیں، وہ ہم غریب لوگوں کو دے دیں جو ان کا حق ہے۔ ایک اور مسئلہ ہے۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ میں نے پچھلے اجلاس میں یہ مسئلہ اٹھایا تھا کہ کشمور، سندھ میں جو 22 بچے اغواء کیے گئے تھے، ابھی تک ایک بھی بچہ واپس نہیں ہوا ہے۔ آپ اسے Human Rights Committee کو بھیجیں تاکہ ہم آئی جی سندھ کو بلاسکیں۔ وہ اس ایوان سے بالاتر نہیں ہیں۔ ہم ایوان میں 22 کروڑ عوام کی بات کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی اسے Human Rights Committee کو بھیج دیں۔

ایک رپورٹ رہتی ہے۔

It is Order. No. 31, standing in the name of Mian Riaz Hussain Pirzada, Minister for Human Rights. On his behalf, Minister for Law and Justice.

Laying of the Annual Report of the National Commission for Human Rights for the period from December, 2021 to December, 2022

Senator Azam Nazeer Tarar: I wish to lay before the Senate the Annual Report of the National Commission for Human Rights for the period from December, 2021 to December, 2022, as required by sub-section (2) of section 28 of the National Commission for Human right Act, 2012.

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Yes, Senator Fida Muhammad.

Further Speeches condemning the tragic attack which claimed more than 50 innocent lives of people and particularly JUI-F political workers in Bajaur, erstwhile FATA.

Senator Fida Muhammad

سینیٹر فدا محمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آج تو بات کافی ہوئی ہے۔ ہماری سوچ بھی یہی تھی، التجا بھی یہی تھی اور request بھی یہی تھی کہ آج باقی business آپ نہ لیں اور ایک پاکستانی ہونے کے ناتے صرف اور صرف آج باجوڑ کے عوام کے ساتھ اور جمعیت علمائے اسلام پاکستان، علمائے کرام، وہاں کے کارکن اور وہاں کے عوام کے ساتھ یک جہتی اور ان لوگوں کے گھروں میں جو آج ماتم ہے یا جو زخمی ہیں ان کے زخموں پر ہم مرہم رکھیں لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ابھی چار گھنٹے ہونے والے ہیں کہ یہاں باتیں ہو رہی ہیں لیکن زیادہ تر دوسرے لوگوں کی باتیں ہیں اور حقیقت میں صرف اور صرف، آج سے چار پانچ دن پہلے بھی میں نے اسی ایوان میں یہی بات کہی تھی کہ اس وقت پورے ملک میں پٹرول بھی مہنگا ہو رہا ہے، سب کچھ مہنگا ہوتا جا رہا ہے لیکن صرف اور صرف پختونوں کا خون سستا ہوتا جا رہا ہے۔

2008 اور 2009 میں مالاکنڈ میں ضلع ناظم تھا اور آپ کو یاد ہوگا اس وقت بھی سب سے پہلا دھماکا ڈمہ ڈولا، باجوڑ میں ایک مدرسہ سے شروع ہوا تھا۔ اس کے دوسرے دن افواج پاکستان کے درگئی سنٹر میں ایک دھماکا ہوا تھا۔ اس وقت اس ملک میں افواج پاکستان یا سیکورٹی ادارے یا پولیس کے ادارہ کے لوگ ہیں وہ اس ملک کے بچے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارے پختون بچوں کے ساتھ یا پختون علاقوں کے ساتھ جو ہو رہا ہے، چاہے بلوچستان میں ہوں، چاہے کراچی میں ہوں، چاہے خیبر پختونخوا میں ہوں یا قبائلی علاقوں میں ہوں تو وہ اس سوچ پر مجبور ہو رہے ہیں، اس سے پہلے جو 2008 اور 2009 میں ہجرت ہوئی اس وقت ان کو آئی ڈی پیز کا نام دیا گیا تھا، وہ بھی اس ملک عزیز کے بچے تھے لیکن ان کو آئی ڈی پیز کا نام دیا گیا۔ آج پھر ان کو آئی ڈی پیز بننے پر مجبور کر رہے ہیں کہ وہ وہاں سے اپنے گھربار چھوڑ دیں۔ اس میں آپ بھی شامل تھے، آپ کا خاندان بھی شامل تھا۔ یہ ہمارے ساتھ کب تک ہوتا رہے گا؟

جب ملکی سرحدوں کی بات ہوتی ہے توافواج پاکستان کے سنگ پختونوں کے بچے کھڑے ہوتے ہیں، چاہے پولیس ہے یااور کوئی ہر جگہ، ہر میدان میں صف اول میں یہی پختونوں کے بچے ہوتے ہیں۔ جناب چیئرمین، میں آپ کے نوٹس میں لاتا ہوں، میں نے اس دن بھی یہاں پر یہ کہا تھا کہ 07 جنوری 2022 کو آپ کو یاد ہوگا کہ مری میں ایک واقعہ ہوا تھا، ہمارے گاؤں کے بائیس، تئیس اور چوبیس سال کے چار جوان بچے ٹھنڈ کی وجہ سے ایک گاڑی میں شہید ہوئے تھے اور آج تک ان بچوں کے خاندانوں کو compensate نہیں کیا گیا۔ وجہ کیا تھی، وہ آج ان کو کہہ رہے ہیں وہ پختونوں کے بچے تھے لیکن وہ پنجاب میں، مری کے علاقے میں تھے۔ بہت افسوس کی بات ہے۔

میں آج یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی میں بھیجیں، یہ آرڈر کریں کہ کیوں ان بچوں کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے؟ کیا وہ اس مادر وطن کے بچے نہیں ہیں؟ یہ پنجاب کے بچے نہیں تھے؟ اس کو کمیٹی میں بھیجیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی بھیج دیا ہے۔

سینیٹر فدا محمد: شکریہ، دوسری بات، جناب چیئرمین، بہت افسوس کے ساتھ، خدا کی قسم اس ایوان میں جو سارے بیٹھے ہیں، اس خون پر جو آج تاریخ میں لکھا جا رہا ہے، آج باجوڑ کے لوگوں کے خون پر اس ایوان میں سیاست ہو رہی ہے۔ خدارا! اس سے ہمیں نکلنا چاہیے۔ بحیثیت مسلمان اور بحیثیت انسان ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوں۔ میں یہاں کسی کا نام نہیں لیتا لیکن یہاں کچھ دوست اس پر بات کر رہے تھے، وہ یہاں اپنے موبائلوں میں مشغول تھے، میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ان کے دل میں درد آ جائے۔ یہ کب آئے گا؟ یہاں فرشتے تو نہیں آئیں گے، یہی ایوان ہوگا، کون ان کی تقدیروں کے فیصلے کریں گے؟ اس کے لئے سیکورٹی ایکشن کمیٹی، پارلیمنٹ، آل پارٹی کانفرنس بلائی جائے، تمام پارٹیوں کا اجلاس بلایا جائے اور اس پر بات ہو جائے۔ یہ جنازے ہم کب تک اٹھائیں گے؟ صرف قرارداد پاس ہو گی؟ خدارا، ہمیں سوچنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

سینیٹر فدا محمد: اس ملک کے، اس دھرتی کے، اس وطن عزیز کے لوگ، ہم یہاں آئے ہیں۔ میں ایک بات کر رہا ہوں۔ پانچ چھ دن سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ بیس بیس، پچاس پچاس بل پاس

ہو رہے ہیں۔ باجوڑ کے پختونوں کے خون کا آج یہ بھی ایک بل ہے، یہ بھی ایک تاریخ ہے، اس کے لئے سب جواب دہ ہیں لیکن میں آٹھ دس دن سے دیکھ رہا ہوں کہ ایک غریب بچے کے بارے میں، اس وطن عزیز کے ایک بے بس بچے کے بارے میں کوئی بل نہیں آیا، اس کے لئے کسی نے بات نہیں کی، اس کے لئے کسی نے سوچا بھی نہیں کہ یہاں بھی کوئی غریب بچہ ہوگا۔ اس کی صحت کے لیے، اس کی education کے لیے کچھ کرنا ہے۔ صرف اپنی support میں، آنے والے وقت کے لیے، اپنے خاندان اور اپنے business کے لیے، personally اس ایوان میں بل لائے جاتے ہیں، اپنے businesses کو support کرنے کے لیے اس ایوان میں بیٹھے ہیں۔ یہ بھی سوچنا چاہیے۔ ایک دن ہم نے بھی جانا ہے، ہم سے بھی پوچھا جائے گا، ہمیں بھی جواب دینا ہوگا، ہم عوام کو بھی جواب دہ ہیں اور اللہ کو بھی جواب دہ ہیں۔ آج ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے، یہ سب کچھ ہماری نیتوں کی وجہ سے ہے، یہ علما کرام بیٹھے ہوئے ہیں، اگر کوئی عذاب آتا ہے تو مومن مسلمان کی سوچ کے ساتھ اوپر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر امر کرتے ہیں، ایک غیر مذہب والے پر بھی کوئی آفت آتی، تو وہ بھی مومن مسلمان کے اعمال کی وجہ سے آتی ہے اور اس کی سوچ و فکر کی وجہ سے آرہی ہے۔ آج ہمیں سوچنا چاہیے، یہ سیاست اور یہ ساری چیزیں ایک طرف، سب سے پہلے اس ملک کا سوچنا چاہیے۔ اگر یہ ملک ہوگا تو سیاست ہوگی، پارٹیاں ہوں گی۔ سب سے پہلے یہی سوچنا ہے، اس ملک کے بارے میں سوچنا ہے، اس غریب عوام کے لیے سوچنا ہے، آج وہ کس دلدل میں پھنس رہے ہیں۔ یقین جانیں لوگ اپنے بچوں کی خوراک اور رزق کے لیے پریشان ہیں، لوگ خودکشی کرنے پر مجبور ہیں۔ جناب چیئرمین! اس کے لیے پورے ایوان سے التجا ہے، یہ مشکل آج پختونوں پر ہے، ہو سکتا ہے کل ادھر بھی ہو، آپ لوگوں نے پہلے بھی دیکھا تھا، اس ایوان کے بیانات تھے کہ اسلام آباد تک بھی پہنچے ہیں یہ آگ ہر دروازے تک جا سکتی ہے۔ آج مجھ پر ہے خیر ہے لیکن آپ لوگوں نے اس ایوان میں کھڑا ہونا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، جی سینیٹر مولوی فیض محمد صاحب۔

Senator Molvi Faiz Muhammad

سینیٹر مولوی فیض محمد: (عربی) جناب چیئرمین! یہ جو دل خراش واقعہ ہوا ہے، اس کے متعلق ہر ایک اپنے دل کا دکھ ظاہر کرتا ہے، اپنی پریشانی ظاہر کرتا ہے۔ حضرت وہاں پر جو لوگ شہید ہوئے ہیں یا زخمی ہوئے ہیں، ان میں اکثر علما اور طلبا ہیں اور جو کانفرنس ہو رہی تھی وہ امن کانفرنس ہو رہی تھی کہ ہمارے ملک میں امن ہو، پریشانیاں نہ ہوں لیکن ہوا اس کے برخلاف، ان کے ساتھ زیادتیاں ہوئیں۔ حدیث شریف میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا (عربی) علما حضور اکرم ﷺ کے وارث ہیں، یہ جو زیادتی ہوئی ہے حضور ﷺ کے وارثوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ 55 سے زیادہ شہید ہوئے ہیں، 200 سے اوپر زخمی ہوئے ہیں، ان کے لیے ہم دعا کریں اور جتنی مالی مدد ہو سکے کریں لیکن مجھے تعجب اس پر ہوتا ہے کہ ہم بجائے کسی کی تعزیت کرنے کے اپنے لیڈروں کی بات شروع کر دیتے ہیں کہ ہم ایسے ہیں، فلاں ایسا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل میں غم نہیں ہے ویسے شوں شاں کرنے کے لیے اپنی باتیں کرتے ہو، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ سب کے علم میں ہے کہ یہ ایک غم کی بات ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فتنے آگے آئیں گے لیکن اس میں یہ ہے کہ مسلمان قرآن اور حدیث کے مطابق ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہوں۔ میں بلوچستان سے ہوں وہاں پر بھی کئی سالوں سے ایسی لاشیں ہمارے پاس آئی ہیں، ہم نے وہاں پر بھی یہ مصائب دیکھے ہیں، اور ادھر بھی ہیں، اس میں کون ملوث ہے، کس کا ہاتھ ہے؟ پھر ایک دوسرے کے ساتھ، اپنے ہمسائے کے ساتھ لڑنا، اس کی تحقیق ہونی چاہیے، جو بھی ہوتا ہے ہر ایک جانتا ہے یہ پتلی کس کے ہاتھ میں ناچ رہی ہے؟ یہ امریکہ ہے یا دوسرے ہیں، ان کی وجہ سے یہ مصیبتیں ہمارے اوپر ہیں۔ اللہ سے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ہمیں آپس میں اتحاد نصیب کرے (عربی)۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: شکریہ، جناب چیئرمین! ایک تو۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب! کہاں جا رہے ہیں؟ آپ کی باری ہے۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضٰی: جناب والاHouseکی priorities کا بھی اس بات سے پتا چلتا ہے کہ آپ پہلے کونسا business پہلے لیتے ہیں اور کونسا business بعد میں لیتے ہیں اور prioritiesریاست کی بھی پتا چلتی ہیں کہ کون سے معاملات کی طرف اس کی توجہ ہے اور کن معاملات پر اس کی توجہ نہیں ہے۔Priorities ہماری بھی پتا چلتی ہیں کہ ہماری توجہ کن معاملات پر ہے اور کن معاملات پر نہیں ہے۔آپ نے ساراbusinessلیا وہ business بھی لیا جو کہ بہت زیادہ disputed ہے اور دیکھنے اور سننے کو بھی دل نہیں کرتا۔ یہ دل بھی نہیں کہتا کہ وہ کبھی ہمارے سامنے آئے مگر وہ جلدی جلدی میں ادھر بھیج ادھر بھیج، کمیٹی میں بھجوا۔ دستور کے جو بنیادی اصول ہیں ان کے منافی جس طرح قانون سازی کی جارہی ہے، وہ ہماریpriorities ہیں۔آپ اور ہم سارے اس میں شریک ہوگئے۔ چلیں اچھی بات ہے انسانی جان ہماریprioritiesمیں نہیں ہے،۔انسانی جان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر حیثیت ہے تو میرے خیال سے دنیاکے چند ملکوں میں ہے ہم اور ہمارے آس پاس جو دو چار ممالک ہیں وہاں پر تو انسانی جان کی کوئی اہمیت نہیں ہوا کرتی۔ باقی انسانی جان کو تو چھوڑدیں، وہاں پر جانور کی جان کی بھی حیثیت ہوا کرتی ہے۔ کسی اور ملک میں اگر یہ 55,60لوگ، میں لوگ نہیں کہتا جانیں چلی جاتیں، جانوروں کی جانیں چلی جاتیں 200 جانیں زخمی ہوتیں بھلے وہ کسی کی بھی جانیں ہوتیں، وہ درندوں کی بھی اگر جانیں ہوتیں تو شاید وہ اس پر اب تک بیٹھ کر سوچ رہے ہوتے۔ ہماریpriorities یہ ہیں۔اس سے پہلے ایوان میں ہم نے کئی بارlaw and orderکیsituationپرinstrumentلانے کی جب بھی کوشش کی گئی، یہاں سے ختم ہوگیا۔ کہا گیا کہ یہ تو صوبوں کا معاملہ ہے، چلیں یہ سارا صوبوں کا معاملہ ہے اسے ختم کردیں۔ یہ 55,60لوگ جو شہید ہوگئے یہ بھی صوبوں کا معاملہ ہے، کوئی کہتا ہے پشتونوں کا معاملہ ہے، کوئی کہتا ہے شاید یہ انسانوں کا معاملہ نہیں ہے یا یہ جانوں کا معاملہ نہیں ہے، اس کو صوبائی معاملے میں لے لیں، زبانوں کے معاملے میں لے لیں، نسلوں کے معاملے کے ساتھ لے لیں، جس طرح مرضی لے لیں۔ بہرحال اگر یہ معاملہ اس ملک میں تکلیف دہ ہوتا تو ہم اس وقت تک اس پر بیٹھ چکے ہوتے، ہم اس پر سر جوڑ کر بیٹھے ہوتے اور اس طرح پارٹیوں میں نہیں ہوتا کہ ادھر سے پارٹی کا کوئی

شخص کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے لیڈر کی تعریف شروع کردیتا ہے، یہاں سے اگر کوئی کسی پارٹی کا سینیٹر کھڑا ہوتا ہے تو یہاں پر اپنی پارٹی کی تعریف شروع کردیا ہے اور ان کو رگید نا شروع کردیتا ہے۔ معاملہ تو انسانوں کی جانوں کا ہے اور یہ تو ابھی 55,60 لوگ شہید ہوئے ہیں اور شاید یہ تسلسل ہے 50 سے زیادہ معاملات صرف خیبر پختونخوا میں ہیں، بلوچستان میں دیکھیں وہاں پر بھی روزانہ اس طرح کی شہادتیں ہیں اور ان اہم جگہوں پر بھی شہادتیں ہیں یا ان اہم جگہوں پر بھی مداخلتیں ہیں وہ مداخلتیں جس میں security concern ہوسکتا ہے وہ اہم اہم جگہوں پر ہیں جن کا میں نام نہیں لیتا اور اس کے بعد پھر اس معاملے پر ایک آدھ ticker چل جاتا ہے یا سوشل میڈیا پر معاملہ چل جاتا ہے اور پھر اس کو دبا دیا جاتا ہے۔ اگر دبا دیا جائے، مٹی ڈال دی جائے، قالین کے نیچے ڈال دیا جائے، یہ سب سے بہتر علاج ہے تاکہ لوگوں کو پتا نہ چلے اور جن لوگوں کو پتا چلے تو وہ چھوٹا موٹا اس طرح سے احتجاج کریں اس کے بعد اسی طرح جیسے مرغی کو پنجرے سے نکال کر دو چار مرغیاں حلال کرلیں باقی مرغیاں دو منٹ کے لیے شور مچاتی ہیں اور پھر اس کے بعد خاموش ہو جاتی ہیں کہ شکر ہے ہماری باری نہیں آئی، تو ہم سارے ایوان کے اس طرف والے ساتھی اور اس طرف والے ساتھی بھی اس بات پر شور مچا رہے ہیں کہ چلو شکر ہے ہم اس میں نہیں ہیں، ہماری باری نہیں آئی۔ باجوڑ کا جلسہ تھا ظاہر ہے وہاں پر JUI کے باقی دوست بھی ہو سکتے تھے، میں اس بات پر نہیں ہوں کہ JUI کے لوگ شہید ہوئے ہیں، انسان ہیں، انسان شہید ہوئے ہیں اور جب انسان شہید ہوتے ہیں تو اس پر پوری قیادت اکٹھی ہو جاتی ہے، اس لیے صرف نہیں ہوتے کہ انہوں نے ہسپتال جا کر ان کی عیادت کرنی ہے یا ان سے کہنا ہے کہ تم نے بہت کام کیا ہے۔ کون سا اچھا کام کیا؟ وہ بے چارے امن کے لیے اکٹھے ہوئے تھے، وہ بے چارے سیاسی امن کے لیے اکٹھے ہوئے تھے۔ وہ اس لیے اکٹھے نہیں ہوئے تھے کہ ان کو جنت میں جانا تھا، انہوں نے جنت کے لیے visa لینا تھا اور ان کے لیے جنت میں 72 ,71 حوریں انتظار کر رہی تھیں، وہ ان کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھیں، انہوں نے جاتے ہی ان کے ساتھ مل جانا تھا اور پھر اس بات پر بہت خوش ہونا تھا۔ یہ ایسا واقعہ ہے جس پر security اداروں کو اکٹھا ہو جانا چاہیے تھا۔ میرے خیال میں وفاقی سطح پر آپ کے 27 ,26 ادارے ہیں اور صوبوں کی سطح پر بھی ہوں گے۔ نہ صوبوں کی سطح پر کسی کے کان پر جوں رینگی ہے، نہ وفاقی سطح پر جوں رینگی ہے سوائے

اس کے کہ ہسپتال میں چلے جائیں۔ یہاں پر Leader of the House بیٹھے تھے، انہوں نے کہا کہ میں وزیر اعظم کے پاس یہ معاملہ لے جاؤں گا اور اس لیے لے جاؤں گا کہ شہداء کے لواحقین کو کوئی مالی امداد دی جائے۔ یقیناً ان کی عورتیں اس انتظار میں بیٹھی تھیں کہ وہ جلدی شہید ہوں اور ان کو کوئی مالی امداد ملے۔ پاکستان کے باقی 25 کروڑ لوگ ہیں، ان کی عورتیں اور بچے بھی اس لیے بیٹھے ہیں کہ وہ جلدی شہید ہوں، اس وقت کا Leader of the House یا جس بھی ایوان میں بات ہو گی، وہ اس معاملے کو فوری طور پر اس وقت کے وزیر اعظم کے پاس لے جائے کہ ان کو فوری طور پر امداد دی جائے کیونکہ انہوں نے بہت اچھا کام کیا اور یہ ایک سیاسی اور جمہوری عمل کے لیے اکٹھے ہوئے تھے۔ وہاں پر کسی نے bomb explode کر دیا یا کوئی انسانی bomb تھا، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لوگ شہید ہو گئے۔

جناب! آپ دعائے مغفرت کرائیں، ضرور کرائیں کیونکہ یہ مذہبی فریضہ ہے۔ دعاؤں سے کام نہیں چلے گا، دواؤں سے کام چلے گا، دوا کرو گے تو اس کے بعد دعا کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اس ملک میں دعا کب ہوئی ہے جب ہم نوجوان تھے اور سکولوں میں تھے تو اس وقت سے اس ملک میں اس طرح کے معاملات شروع ہوئے ہیں اور آج تک چل رہے ہیں۔ صرف JUI کے ساتھ نہیں چل رہے، یہ دوسری پارٹیوں کے ساتھ بھی چلے ہیں۔ ہمارے ساتھ تو خصوصی طور پر ہیں، یہ party specific بھی ہے اور یہ صوبہ خیبر پختونخوا میں party specific اس لیے بھی ہیں کہ تاکہ شاید ہم campaign نہ چلا پائیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کا تعلق کہیں نہ کہیں elections سے نکلتا ہو گا لیکن شاید اس پر کسی کو غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ابھی تک نوبت نہیں آئی جب نوبت آئے گی تو وہ بھی دیکھیں گے۔ اس ملک میں صرف JUI کے لوگ شہید نہیں ہوئے اور لوگ بھی شہید ہوئے ہیں، دوسری پارٹیوں کے لوگ بھی شہید ہوئے ہیں دیگر مذاہب کے لوگ بھی شہید ہوئے ہیں۔ جن مذاہب کے لوگ شہید ہوئے ہیں جن دوسری پارٹیوں کے لوگ شہید ہوئے ہیں even forces کے لوگ شہید ہوئے ہیں، ان میں سے کسی کو اس پر بیٹھنے اور توجہ دینے کی فرصت ہے تو آئیں، اس پر اجلاس کر لیں اور اس کا کوئی حل نکالیں۔

جناب! اگر آپ پچھلے 40 ,30 ,20 سالوں میں دیکھیں گے کہ terrorism کے خلاف جو مہم چل رہی ہے جو security کے متعلق concerns ہیں، اس پر اندازہ لگائیں کہ کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں، کتنا fund دیا گیا اور قوم کا پیٹ کاٹ کر fund دیا گیا ہے۔ آپ کو پتا چلے گا، اگر وہ fund کسی اور مد میں خرچ ہوتا تو یقیناً قوم کے کافی حصے کے حالات سدھر گئے ہوتے، شاید ہمارا مقصد حالات سدھارنا بھی نہیں ہے۔ آخر مقصد کیا ہے؟ اگر اس معاملے میں کسی کا مفاد ہے، اس مفاد کو چھوڑ دینا چاہیے، انسانی جانوں کی قیمت پر مفاد کی بات کریں گے، صوبہ خیبر پختونخوا، بلوچستان اور یا باقی صوبوں میں بھی اس طرح شہادتوں پر مفاد حاصل کریں گے تو میرا خیال ہے کہ ultimately کچھ بھی نہیں ہو گا۔

جناب! یہاں پر کہا گیا کہ اس میں ہندوستان ملوث ہو سکتا ہے اور کسی اور ساتھی نے کسی اور ملک کا بھی نام لیا۔ میں ہندوستان کی کوئی تعریف نہیں کر رہا، ہندوستان کے قریب دیگر ممالک بھی ہیں، دوسرے ممالک کے قریب دوسرے ممالک رہتے ہیں تو کیا باقی ممالک کے ساتھ ہندوستان اور جن باقی ممالک کا نام لیا گیا، وہ اسی طرح کا سلوک کرتے ہیں؟۔ اگر اسی طرح کا سلوک کرتے ہیں یا ان کا اس طرح کا grievance ہے، یقیناً ان کو الزام دیں۔ اگر اس طرح کا سلوک نہیں ہوتا تو آپ فیصلہ کریں اور سر جوڑیں کہ یہ سارا کچھ آپ کے ساتھ ہوتا ہے، آپ کے ساتھ یہ کیوں ہوتا ہے؟ کیا اس کی وجہ کوئی آپ کی اپنی پالیسیاں تو نہیں ہیں؟ اگر اپنی پالیسیاں وجہ ہیں تو کیا وہ پالیسیاں اس ایوان میں بنی ہیں؟ کیا ان حکومتوں نے بنائی ہیں؟ یا کسی اور نے بنائی ہیں؟ کیا وہ پالیسیاں اس کی وجہ ہیں اور اس کی ذمہ دار ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم ان کو درست کر لیں تو شاید آگے یہ جو انسان ہیں، یہ جو جانور نما انسان ہیں، شاید ان کی شہادتیں رک جائیں، شاید اللہ تعالیٰ ان پر اپنا اس طرح فضل کرے۔ ہم نے کچھ نہیں کرنا تو پھر ٹھیک ہے، باری لگی ہوئی ہے، باجوڑ میں 55 لوگ مر گئے ہیں، یہ JUI کے لوگ تھے۔ خدانخواستہ! کسی اور کی باری آ جائے گی، کل آپ اور میری باری بھی آ سکتی ہے اور اس میں دوسرے دوستوں کی باری بھی آ سکتی ہے۔ اس وقت کے آنے سے پہلے اس معاملے کو روکنے کے لیے سنجیدہ کوشش کی جائے، وہ سنجیدہ کوشش کریں جس کے نتیجے میں اس ملک کی پالیسیاں تبدیل

ہو جائیں، درست ہو جائیں اور ہم اس خطے میں دوسرے کے ساتھ امن سے رہ سکیں۔ جناب! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئر مین: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب، موجود نہیں ہیں، سینیٹر شفیق ترین صاحب، وہ بھی موجود نہیں ہیں، سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب، وہ بھی نہیں ہیں۔ سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

Senator Danesh Kumar

سینیٹر دنیش کمار: جناب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے باجوڑ میں جو لوگ شہید ہوئے ہیں اس پر جمعیت علمائے اسلام سے دلی تعزیت کرتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں کہ پاکستان کے ایک کروڑ اقلیتی عوام آپ کے ساتھ ہیں، اس غم میں آپ کے ساتھ شریک ہیں اور اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

جناب! مجھے سخت حیرانی اور افسوس ہوتا ہے جب میں یہ خود کش حملے دیکھتا ہوں۔ مجھے بحیثیت غیر مسلم شرم آتی ہے کہ مرنے والا بھی مسلمان ہے اور مارنے والا بھی مسلمان ہے۔ یہ کیا ہے اور کسی وجہ سے ہے؟ جس طرح کامران صاحب نے کہا کہ ہمیں سوچنا چاہیے کہ یہاں پر کوئی غیر مسلم آ کر بم دھماکے نہیں کرتا، یہاں پر کوئی غیر مسلم نہیں ہے، یہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھا رہا ہے، اس میں اپنے ہی لوگ ملوث ہیں۔ یہ سوچنا چاہیے کہ یہ بربادی اور تباہی کیوں ہو رہی ہے؟ یہاں پر جس طرح کہا گیا کہ ہمارے ہاں کبھی مندر پر حملہ ہوتا ہے، ہمارے church پر کبھی حملہ ہوتا ہے یا ہمارے گردوارے پر کبھی حملہ ہوتا ہے، وہاں پر بھی لوگ شہید ہوتے ہیں۔ ہم جب یہ حالت دیکھتے ہیں کہ یہ کیسے ظالم لوگ ہیں، یہ نہ اپنی مساجد کو چھوڑ رہے ہیں، نہ اپنے مسلمان بھائیوں کو چھوڑ رہے ہیں، نہ اپنی امام بارگاہوں کو چھوڑ رہے ہیں تو ہم کس کھیت کی مولی ہیں۔ ہم علی الاعلان غیر مسلم ہیں، ہم تو کافر ہیں، مگر یہ اپنے مسلمانوں کو نہیں چھوڑ رہے۔ جناب! یہ کیا ظلم ہے۔ اب دیکھیں حیدری صاحب آئے ہیں، حیدری صاحب اعلیٰ پائے کے عالم دین ہیں، ان پر کتنی مرتبہ قاتلانہ حملہ ہوا تو کیا قاتلانہ حملہ اسرائیل نے کیا، اس میں اپنے ہی لوگ ملوث ہیں۔ مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ یہ اس قدر کیوں ہوتا ہے۔

جناب! آپ دیکھیں کہ بلوچستان میں دہشت گردی ہوتی ہے، خیبر پختونخوا میں دہشت گردی ہوتی ہے، مرنے والے کون ہیں، مرنے والے بھی پشتون ہیں اور مارنے والا بھی پشتون ہے، یہ کیا ظلم ہے۔ مجھے حیرانی ہے کہ یہ اس طرح کیوں کر رہے ہیں؟ اس میں کیا fault ہے؟ مجھے یاد ہے، ہمارے بزرگ کہتے تھے کہ پشتون ایک غیرت مند، بہادر اور جری قوم ہے۔ یہاں پر جب لوگ کہتے ہیں کہ افغانستان سے بزور شمشیر لڑا جائے تو میں اس چیز کی مخالفت کرتا ہوں۔ آپ ان کو بٹھائیں کیونکہ پشتون کبھی بھی بندوق کے ڈر سے نہیں بیٹھے گا، وہ پیار اور محبت سے اپنا سر قلم کروا دے گا اور آ کر آپ کے ساتھ بیٹھے گا۔

جناب! یہ پالیسی بنائی جائے، یہاں پر بھی ہمارے علمائے کرام ہیں اور وہاں پر بھی علمائے کرام ہیں، یہ بیٹھیں جب کہا جاتا ہے غیر ملکی سازش ہے تو بیٹھ کر یہ معلوم کریں کہ کون سی غیر ملکی سازش ہے۔ کیوں ہمارے اپنے بندے، مسلمان اور پشتون اس میں استعمال ہو رہے ہیں؟ اس کا کوئی حل نکالا جائے، اگر ہم اس طرح الزام تراشیاں کریں گے، ہمارے یہاں دوست بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ PTI کی حکومت میں انہوں نے طالبان کو آزاد کیا، وہ کہتے ہیں کہ فلاں طالبان تھا، جناب عالی آپ لکیر کو نہ پیٹیں، ابھی آپ دیکھیں، ان چیزوں کو دیکھ کر کوئی بہترین طریقہ نکالیں، ان سے پیار محبت سے باتیں کر کے مسائل حل کریں ورنہ جیسا کامران صاحب نے کہا اس طرح سے ہم یہاں لاشیں اٹھاتے رہیں گے۔ ہم جب بھی یہاں آئیں گے تو تعزیت ہی کرتے رہیں گے اور اس کا کوئی حل نہیں ہوگا۔ بحیثیت غیر مسلم پاکستانی مجھے بھی شرم آ رہی ہے۔

مجھے حیرانی ہے جیسا مولوی فیض محمد صاحب نے کہا کہ یہ تو امن کانفرنس تھی، جہاں چار سو لوگ بیٹھے ہوئے امن کی بات کر رہے تھے اور وہاں پر 55 لوگ شہید ہوئے، کتنے لوگ یتیم ہوئے، کتنی ماؤں کے بچے ان سے جدا ہوئے، کتنی عورتیں بیوہ ہوئیں، یہ کتنا بڑا المیہ ہے اور یہ ہر ہفتے ہو رہا ہے، ہم بے حس ہو چکے ہیں، سن سن کر بے حس ہو چکے ہیں اور صرف دعاؤں تک محدود ہیں، کوئی لائحہ عمل نہیں ہے، ہم پارلیمنٹ میں بیٹھے ہیں اور صرف تقاریر تک محدود ہیں، میری ارباب اختیار سے عرض ہے، میں ان سے جھولی پھیلا کر عرض کرتا ہوں کہ خدارا! اس چیز کو سنجیدگی سے لیں کیونکہ آپ کے دشمن ممالک چاہیں گے کہ افغانستان کے ساتھ آپ کے حالات خراب ہوں تاکہ یہ

جنگ و جدل دوسری جگہ سے پاکستان منتقل ہو۔ ہم پہلے ہی معاشی طور پر تباہ ہیں، اور زیادہ تباہ ہوجائیں۔

جناب چیئرمین! ابھی میں بلوچستان کے حوالے سے ایک اہم public importanceکے مسئلے پر آتا ہوں۔ گزشتہ 12 دنوں سے پنجرہ پل جو کہ کوئٹہ سے جیکب آباد کے راستے میں ہے وہ بند ہے۔ جب سے وہاں سیلاب آیا ہے پچھلے ایک سال سے NHA کی جانب سے کروڑوں روپے خرچ کیے گئے ہیں لیکن ابھی تک وہ معمولی پل نہیں بن سکا ہے۔ ہم فخر سے کہتے ہیں کہ ہم ایٹمی طاقت ہیں لیکن ہم ایک معمولی پل نہیں بنا سکتے ہیں۔ ہم نے یہ پل وغیرہ NHAکے کرپٹ ترین لوگوں کے حوالے کیے ہوئے ہیں جو کہ سارے فنڈز کھا جاتے ہیں لیکن ابھی تک وہ یہ پل نہیں بنا سکے ہیں۔ وہاں پر مریض جاتے ہوئے ہمیں بددعائیں دیتے ہیں۔ ہماری بلوچ اور پشتون خواتین اپنا دوپٹہ اتار کر ہمیں بددعائیں دیتی ہیں، اس ایوان میں بیٹھے لوگوں کو بددعائیں دیتی ہیں کہ آپ لوگ اسلام آباد کے ٹھنڈے ماحول میں ہمارا خیال نہیں کرتے ہیں۔ جناب ہم کیا کریں کیونکہ ہم بے بس اور بے اختیار ہیں، ہم نے ہر مرتبہ اس مسئلے کو اٹھایا ہے لیکن اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔ National Highways Authority جونک کی طرح بلوچستان کے عوام کا خون چوس رہی ہے۔ اسی طرح سے حب چوکی کا پل ہے وہ بھی جناب ہر روز ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ سیلاب کیا آیا ہمارے اوپر مصیبت آ گئی مگر ابھی تک اس کا کوئی سدباب نہیں ہوا۔ مجھے تو حیرانی ہوتی ہے اور میں سوچتا ہوں کہ NHA والے دعا مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بلوچستان میں سیلاب آئے تاکہ ان کے پل برباد ہوں اور ہماری کمائی کا ذریعہ بنیں۔ یہ ان کی کمائی کا ذریعہ بنا ہوا ہے، کوئی بھی احتساب نہیں ہے۔ اگر آپ دیکھیں کہ گزشتہ ایک سال میں انہوں نے جو پلوں اور سڑکوں کی مرمت پر کروڑوں نہیں اربوں روپے لگائے ہیں تو آپ کی آنکھیں کھلی رہ جائیں گی کہ اتنے پیسے خرچ کرنے کے باوجود آج بھی پنجرہ پل اور حب چوکی کے لوگ برباد ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا calling attentionاس بابت جمع ہے جو جمعے کو آئے گا تو آپ اس وقت اس پر بات کر لینا۔

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ جناب اگر وہ آتا ہے تو میں تب بات کر لوں گا۔ گزشتہ دنوں سے سندھ کے کچے کے ڈاکوؤں کا کافی ذکر ہو رہا ہے۔ کچے کے ڈاکوؤں نے وہاں کے لوگوں کی زندگی اجیرن کر کے رکھ دی ہے۔ وہ میڈیا پر باقاعدہ کھلم کھلا پیغام دیتے ہیں۔ میرے پاس ایک ہندو تاجر مکھی جگدیش کمار کی ویڈیو موجود ہے جس کا تعلق کندھ کوٹ سے ہے، اسے زنجیروں سے باندھا ہوا ہے اور اس پر تشدد کیا جا رہا ہے اور اس کے ورثاء سے کہا جا رہا ہے کہ پانچ کروڑ روپے دیں ورنہ اس کی لاش بھیج دیں گے۔ جناب! کیا سندھ علاقہ غیر بنا ہوا ہے؟ سندھ کی پولیس ان ڈاکوؤں سے ملی ہوئی ہے۔ وہ خود انہیں اغوا کروا رہی ہے۔ مکھی جگدیش کمار کے علاوہ ہماری ایک چھوٹی سی بچی پریا کماری جو تین سال کی تھی وہ سکھر سے اغوا ہے اور تین سال ہو گئے ہیں، آج تک اس کا سراغ نہیں ملا ہے، سندھ پولیس بے حس ہو چکی ہے اور وہ اغوا کنندگان کے آگے blackmail ہو رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس مسئلے کو Interior Committee میں بھیجیں تاکہ ہم وہاں پر IG سندھ کو طلب کریں اور ان سے پوچھیں کہ ہماری اقلیتی برادری کے ساتھ یہ ظلم کیوں ہو رہا ہے؟ ہمیں کچے کے علاقے کے ڈاکوؤں کے حوالے کیوں کیا ہوا ہے؟ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اسے Interior Committee میں بھیجیں تاکہ ہم اس پر ان سے جواب طلبی کر سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وہ دونوں matters آپ کا اور ان کا club کر دیتے ہیں۔

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر رانا مقبول احمد صاحب۔

Senator Rana Maqbool Ahmad

سینیٹر رانا مقبول احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں بہت شکر گزار ہوں آپ کا کہ آپ نے مجھے موقع دیا جب سارے دوست جا چکے ہیں یا تھک چکے ہیں، چار گھنٹے سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج جس حادثے، ظلم اور سفاکی کا ذکر ہو رہا ہے وہ تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے اور سارے مسلمانوں کے لیے، پاکستانیوں کے لیے اور ملک کے لیے ایک challenge ہے۔ اس سے کیسے نمٹنا ہے؟ میری تجویز ہے کہ پہلے تو ہم analysis کر لیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ Security Committee کی meeting Assembly Hall میں تھی تو اس وقت کے DG, ISI presentation

دے رہے تھے۔ انہوں نے recommend کیا کہ ہم TTP کے ساتھ صلح کر لیں تو اس سے حالات بہتر ہو جائیں گے۔ بیک وقت جتنے Parliamentarian بیٹھے تھے سب نے یک زبان ہو کر یہ کہا کہ خدا کے لیے یہ نہ کریں کیونکہ یہ لوگ incorrigible ہیں، آپ کا یہ قدم کامیاب نہیں ہو گا اور backfire کرے گا۔ بہر حال اس وقت کے لوگ با اختیار تھے، آرمی چیف بھی موجود تھے، اس وقت کے وزیر اعظم کا بھی یہی view تھا کہ ان سے صلح کرنی چاہیے۔ اس صلح کے نتیجے میں جو کہ پارلیمنٹ میں بات ہونے کے بعد کی گئی، یہ ہوا کہ لوگ تو آ کر آباد ہوئے، اس میں -jet black terrorists جنہوں نے درجنوں murders کیے ہوئے تھے اور تین تین یا پانچ پانچ مرتبہ سزائے موت ہو چکے تھے انہیں President سے سفارش کروا کر release کروایا گیا۔ ہم نے اپنے لیے گڑھا تو خود کھودا ہے۔ اب جو اتنی پریشانی ہو رہی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا غلط فیصلہ کیا تو اس فیصلے کو کیسے redeem کیا جا سکتا ہے؟ دوسرا ایک fact کو ہمیں مد نظر رکھنا چاہیے کہ پاکستان ایک اسلامی اور nuclear State ہے اس کی geographic constitution اتنی اہم ہے کہ یہ ایک gateway ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گوادر جو strategically اتنا اہم ہے کہ اگر اللہ نہ کرے کہ جنگ کے نتیجے میں دنیا دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اور کوئی ایسی جنگ یا کوئی ایسا مسئلہ ہو جائے تو یہ تو اس کی strategic importance ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس کی جو location ہے اس کی بڑی اہمیت ہے، چونکہ یہ اسلامی ریاست ہے اس لیے تین ایجنسیوں کی اس پر ہمیشہ نظریں ہوتی ہیں اور conspiracy بھی چلتی ہے اور conspiracy fabricate بھی کی جاتی ہے۔ پہلے نمبر پر اس میں موساد ہے جس کا ہم ذکر بھی نہیں کرتے اور غور بھی نہیں کرتے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہنود اور یہود کا جو alliance ہے اسے ہمیں نہیں بھولنا چاہیے۔ RAW کیا ہے، اس کا کیا مقصد ہے؟ ابھی پلوشہ صاحبہ کہہ رہی تھیں کہ ان کے منسٹر نے کیا کہا کہ ان کا کیا plan ہے۔ ہمیں ان تمام چیزوں کا علم بھی ہونا چاہیے اور اسے counter کرنے کے لیے دیکھنا چاہیے۔ یہ صدیوں کا معاملہ ہے۔ یہ clash of civilizations کا phenomenon ہے۔ آپ نے ہندوستان پر 1200 سال حکومت کی، آپ نے بار بار Crusade میں انہیں شکست دی تو کیا یہ indelible imprints جو انسانوں

کے ذہنوں میں ہیں وہ بھول سکتے ہیں؟ میں سن رہا تھا کہ Clinton visited Israel اور پارلیمنٹ سے خطاب کر رہا تھا، اس نے کہا کہ I was a young boy جب میری والدہ مجھے فلسطین میں as a pilgrim لے کر آئی تو میں قبرستان میں تھا تو میری ماں مجھے introduce کر رہی تھی کہ یہ کیا ہوا ہے، یہاں کون سے لوگ دفن ہیں اور اس نے کہا Bill remember, you will have to help the sons of Isaac, otherwise I will never forgive you.

آپ کو حضرت اسحاقؑ کے بچوں کی مدد کرنی پڑے گی ورنہ میں کبھی یہ بات نہیں بولوں گا۔ یہ اس کے indelible imprints ہیں ہم سب مسلمانوں کو یہ ذہن میں رکھنا چاہیے چاہے بظاہر اوپر اوپر سے جتنی مرضی دوستی ہو جائے۔ اس کے لیے صاف ظاہر ہے ہمارا جو appratus جس کا بار بار ذکر کیا جاتا ہے اس کے لیے بھی اپنے آپ کو galvanize کرنا چاہیے، اپنے آپ کو refine کرنا چاہیے اور بہتر طریقے سے اس کو fight back کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے location and situation کو دیکھا۔ جس دن یہ واقعہ ہوا ہے Chinese Vice Premier had to land here اور یہ سب کو معلوم ہے کہ یہ کتنا grand programme تھا اور programme پہلے سے ہی سب کو معلوم تھا اور JUI کے دکھی لوگوں کے plan کا بھی ان کو معلوم تھا۔

اس لیے یہ ایک باقاعدہ planned disasterous move تھی جو اس نے کی ہے۔ آپ کو یاد ہو گا جب Chinese President نے 2015 میں آنا تھا تب بھی ایسے واقعات ہوئے تھے اور تب وہ نہیں آسکا تھا۔ اس لیے اس کو ہمیں neglect نہیں کرنا چاہیے، ابھی CPEC پر بات ہوئی جو ہم لوگ China کے ساتھ مل کر کر رہے ہیں تو کیا CPEC ان کو ہضم ہو جائے گا؟ اس کے لیے ہمیں اپنی regimental capability ہے اس کو بہت زیادہ beef up کرنے کی ضرورت ہے، اس کو repair کرنے کی ضرورت ہے، یکجا کرنے کی ضرورت ہے اور ابھی کئی دوستوں نے کہا کہ یہ جو intelligence issue اور باقی مسائل ہوئے ہیں، Parliamentary oversight اور کیا ہو گا۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر صاحب۔

سینیٹر رانا مقبول احمد: یہ Chinese and CPEC phenomenaجوان کو یہ بہت چبھتا ہے ان کی آنکھوں میں رڑکتا ہے۔ یہ ہمیشہ ہمارے خلاف plan کرتے رہے ہیں۔ ان plans کو thwart کرنا اور ان کا مقابلہ کرنا یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ میں ابھی آپ سے Parliamentary oversightکے بارے میں عرض کر رہا تھا تو آپ مہربانی کرکے ایک Senate Committeeبنائیں اور concerned offices, officials, civilians of regimental forces کو regularly بلایا جائے اور وہ آکر brief کریں اور اس کو follow upکیا جائے تا کہ ان کو اس بات کا احساس ہو کہ they are answerable to the Parliament. Parliamentکو اپنے level پر assert کرنا چاہیے، یہ ہماری sacred dutyہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ Parliament کی دین درھم کی dutyہے کہ یہ اپنی authority کو exercise کریں۔ یہ چھوٹے چھوٹے stepsہیں NACTAوالوں کو بھی بلائیں، NACTA Organization جس کو پوری طرح سے فعال نہیں کیا گیا، اس کو mobilize and galvanize کریں تب شاید وہ آپ کو resultsدے سکیں۔

اسی طرح جو fenceہے سنا ہے کہ بہت مشکل سے وہ بنا تھا۔ بہت ساری جگہوں سے borderکی fenceٹوٹی ہوئی ہے۔ میں اس کی کیا بات کروں یہاں تو motorwayکی بھی تاریں ٹوٹی ہوئی ہیں، بھینسیں آجاتی ہیں، عورتیں بے چاری آجاتی ہیں، بچے آجاتے ہیں۔ ان کی maintenanceکاکام بھی Frontier Worksکے پاس ہے یہ بہت ضروری ہے اور ہمیں اس کو reiterate کرنا چاہیے اور press کرنا چاہیے اور fenceکے بارے میں ہمیں باقاعدہ feed back بھی لینا چاہیے اور اس کو follow up بھی کرنا چاہیے۔

حیدری صاحب نے فرمایا مضبوط قرارداد، قرارداد ہمیں ضرور لانی چاہیے لیکن قرارداد سے کام نہیں چلے گا۔ we have to take practical steps جیسے ابھی کامران مرتضیٰ صاحب کہہ رہے تھے۔

Practical professional steps based on scientific information and scientific methodology. We cannot fight this war through media, television, press and press statements. No. Solid and substantial steps are to be taken.

کیونکہ اب پانی سر سے گزر گیا ہے اب ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ہمارے ایک بزرگ سینیٹر ہیں انہوں نے کہا کہ شہباز صاحب نے یہ کہا تھا کہ ان کو یہ غلط فہمی ہوئی لیکن شہباز صاحب کے زمانے میں جو CTD نے پنجاب میں کام کیا ہے against terrorists. آپ کو یاد ہو گا ہر روز تین تین چار چار دھماکے ہو رہے تھے FIA کے headquarters پر دھماکا ہوا، ISI headquarters پر دھماکا ہوا، 15 پر دھماکا ہوا اور معلوم نہیں کیا کیا انہوں نے اڑا کر رکھ دیا تھا لیکن جب CTD organize ہوئی ہے جو انہوں نے کام کیا ہے وہ تاریخی کام ہے۔ اس کام کو model بنانے کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اسی طرح کام کریں and they were not sparing وہ بہت دلیر لوگوں کی ٹیم بنی تھی اور قابل لوگوں کی ٹیم بنی تھی جنہوں نے بہت اچھے results دیے۔

میں پلوشہ خان کو appreciate کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ charter against terrorism بھی ہونا چاہیے۔ اس میں public cooperation جیسے ابھی ایک ہمارے صاحب فرما رہے تھے کہ اگر لوگ خود اکھٹے ہو کر نکلیں گے، watch کریں گے جو human intelligence ہے اس میں ہمیں بہت زیادہ مدد ملے گی۔ There are Ariel intelligence, telecommunication intelligence but human intelligence کی اپنی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ جب ہم سب لوگوں کو involve کریں گے تب آپ دیکھیں گے کہ اس کے اچھے results نکلیں گے۔

ایک ہمہ گیر multi-dimensional project ہے جس کو دن رات pursue کرنے کی ضرورت ہے۔ 2016 کا action plan اس کو بھی ہماری Parliamentary Committee دوبارہ سے دیکھے اور action plan کو restore کرکے اس پر فوری طور پر action لیں۔ میں tribute پیش کرتا ہوں شہدا کو اور شہدا

کے وارثین کو جو بیچارے اتنی تکلیف میں ہیں اور ان کے عقیدہ لوگوں کو، دوستوں کو JUI کے علمائے اسلام کے لوگوں نے بہت قربانیاں دیں ہیں۔ مجھے ایک شعر یاد آگیا کیونکہ آج اس تقریر میں میں نے کوئی شعر نہیں پڑھا۔ کہا تھا محسن نقوی نے:

ہم سے کس نے لہو کا خراج پھر مانگا
ابھی تو سوئے تھے مقتل کو سرخرو کرکے

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر وقار مہدی صاحب۔

Senator Syed Waqar Mehdi

سینیٹر سید وقار مہدی: ابھی جو گفتگو چل رہی ہے جو کہ باجوڑ کے سانحہ کے حوالے سے بہت اہم گفتگو ہے اور یہ بہت دل خراش اور افسوس ناک سانحہ ہوا ہے جس میں ہمارے JUI کے 54 سیاسی کارکن اور رہنما، مقامی اور صوبائی رہنما شہید ہوئے، 200 سے زائد زخمی ہوئے میں اس سانحہ پر ان کی Leadership Maulana Fazal-ur-Rehman سے اور یہاں جو میرے ساتھی سینیٹرز ہیں ان سے میں دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ مسلسل سیاسی جماعتوں پر جس طرح کے دہشت گردی کے حملے پورے پاکستان میں ہوتے رہے ہیں اور KP اس کا خاص نشانہ رہا ہے اور KP کے حوالے سے میں ابھی geo کی website پر ایک report پڑھ رہا تھا اس کے مطابق KP میں ایک سال کے اندر 660 دہشت گردی کے چھوٹے بڑے واقعات ہوئے جن میں 500 سے زیادہ لوگ شہید ہو چکے ہیں اور ان واقعات کی تفصیل اس طرح سے ہے کہ 140 واقعات شمالی وزیرستان میں ہوئے، 81 واقعات ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوئے، جنوبی وزیرستان میں 49 واقعات ہوئے۔ پشاور اور باجوڑ میں کوئی 56 واقعات ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ جو صورت حال جاری ہے اس پر بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جب الیکشن کا وقت قریب ہے تو باجوڑ کا واقعہ ہوا۔ اگلے 60 یا 90 دن میں الیکشن ہونے ہیں تو یہ سانحہ رونما ہوتا ہے۔ اس سے پہلے بھی ہم نے دیکھا ہے کہ جب بھی الیکشن کا وقت نزدیک آتا ہے تو اس طرح کی دہشت گردانہ کارروائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک National Action Plan بنایا گیا تھا۔ اس میں 22 نکاتی ایجنڈے پر تمام سیاسی جماعتوں کا اتفاق تھا اور صوبائی

حکومتیں بھی اس میں شریک تھیں۔ اس میں صوبائیAPEX Committees بھی شامل تھیں۔ ان کمیٹیوں میں صوبائی حکومتوں کے پندرہ دنوں یا مہینے میں اجلاس ہوتے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ ان APEX Committeesکے اجلاس بھی نہیں ہوتے جن میں تمام سیکورٹی ایجنسیاں بھی ہوتی ہیں۔ لوکل پولیس اور صوبائی انتظامیہ بھی ہوتی ہے۔ جس میں تمام صوبے کی صورت حال پر اور خصوصاً وہ علاقے جو بڑےvulnerable ہوتے ہیں ان پر گفتگو بھی ہوتی ہے۔ جناب چیئرمین! مگر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سارے صوبے ان معاملات پر اجلاس بھی منعقد نہیں کرتے۔ مجھے معلوم ہے کہ صوبہ سندھ میں اب تک 20 سے زائد اجلاس انہوں نے کئے ہیں اور ان معاملات پر سیر حاصل گفتگو بھی ہوتی ہے۔ یہ میں بھی بتادوں کہ یہ دھماکا اس موقع پر ہوا جب CPECکی دس سالہ تقریبات منائی جارہی تھیں۔ چین کے نائب وزیراعظم پاکستان تشریف لا رہے تھے۔ اس سے ایک دن پہلے یہ واقعہ رونما ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ میں وزارت داخلہ اور وزیر داخلہ سے بھی درخواست کروں گا وہ اس پر خاص توجہ رکھیں اور KPکی صوبائی حکومت سے درخواست کروں گا کہ اس واقعہ کی تہہ تک پہنچا جائے اور اس کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور سیکورٹی کی صورت حال پر خاص توجہ دی جائے کیونکہ آنے والے الیکشن بھی بہت اہم ہیں اور اس طرح کے واقعات آنے والے الیکشن کو سبوتاژ کرنے کی سازش ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ اور کسی سینیٹر نے بات کرنی ہے؟ جی، کامران مرتضیٰ صاحب۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب چیئرمین! اس issueکو جمعے کے دن رکھیں۔ یہ معاملہ اس طرح نہیں کہ اس پر صرف تقریریں کرکے اور پھر مٹی ڈالی جائے۔ منسٹر صاحب بھی statementدیں لیکن اس پر سیکورٹی ایجنسیاں بیٹھ کر نہ صرف باجوڑ کا مسئلہ حل کریں بلکہ پورے ملک کے لیے حل نکالا جائے۔ اگر صرف مرنے والوں کے لیے تعزیت کرنی ہو یا مرنے والوں

کے لیے امداد کا اعلان کرنا ہے تو پھر یہ ہم خود کر لیں گے۔ یہ تعزیت والا کام بھی اور امداد والا کام بھی ہم خود کریں گے۔ آئندہ کے لیے اس طرح کے معاملات کو روکنے کا کوئی طریقہ معلوم کریں۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Friday, the 4th August, 2023 at 10:30 am.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 4th August, 2023 at 10:30 am.]

Index

Rana Tanveer Hussain 3, 23, 24, 25
Senator Azam Nazeer Tarar 2, 3, 4, 7, 8, 9, 10, 83
Senator Hidayat Ullah 6, 7
Senator Mohammad Ishaq Dar 39, 43
Senator Muhammad Talha Mehmood 22
رانا تنویر حسین 10, 13, 16, 23, 25, 28, 30, 32, 37
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ 3, 4, 18, 24, 38, 60
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 65
سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان 73, 77
سینیٹر دنیش کمار 92
سینیٹر دنیش کمار 92, 95
سینیٹر دوست محمد خان 58, 59, 60
سینیٹر رانا مقبول احمد 95, 98
سینیٹر سید وقار مہدی 100
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی 17, 34, 55
سینیٹر سیف اللہ ابڑو 77, 78, 81, 83
سینیٹر فدا محمد 37, 84, 85
سینیٹر کامران مرتضیٰ 35, 87, 88, 101
سینیٹر کامل علی آغا 30
سینیٹر محمد اسحاق ڈار 38, 39, 51, 54, 55, 61
سینیٹر محمد طاہر بزنجو 17, 68
سینیٹر محمد طلحہٰ محمود 22
سینیٹر محمد ہمایوں مہمند 36
سینیٹر مشتاق احمد 31, 61
سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری 43
سینیٹر مولوی فیض محمد 87
سینیٹر میاں رضا ربانی 27, 34
سینیٹر ہدایت اللہ 37, 47, 69